

۱۵۹

قصص الانبیاء
مؤلف: مولانا محمد رفیع صاحب
مترجم: مولانا محمد رفیع صاحب

قصص الانبیاء

(منظوم)

مصنف

مولوی نور الہی صاحب چک ۶۵۹ ضلع لائل پور

ناشر

کتاب خانہ مشرف الزم شہید شاہکوت

قیمت ۳ روپے ۵۰



فَاتَّصَى الْقَصَصِ الْعَلَمُ يَتَفَكَّرُونَ ۝

نورِ اہانت (مع چھٹی)

المعروف
قصص الانبیاء
منظوم پنجابی

مصنفہ

مولوی نور الہی صاحب چک ۶۵۹ ضلع لاہور

ناشر

کتب خانہ شرف الرشید شاہ کورٹ (شہنشاہی)

پاکستان

فہرست مضامین کتاب ہذا نور ہدایت

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۳۶	ذکر موت و قبر فناء مخلوق نفخ صور دوبارہ اٹھنا	۱۲	صفت خداوند تعالیٰ جل جلالہ
۳۹	ذکر سختی قیامت و پلصراط سے گزرنا	۱۵	بیان توحید
۴۱	فضیلت نماز اور درود شریف	۱۶	نعت حضور پر نور محمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم
۴۵	فضیلت علم اور عالم کو دوست رکھنا	۱۷	فضیلت حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ
۴۷	ذکر دوزخ کے سات طبقے و خدمت اہل دوزخ	۱۸	فضیلت حضرت عمر رضی اللہ عنہ
۵۰	فضیلت جنت اور اہل جنت	۱۹	فضیلت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ
۵۲	شرف نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم	۲۰	فضیلت حضرت علی رضی اللہ عنہ
۵۵	ذکر عزرا ایل علیہ اللعنة	۲۱	فضیلت حضرت حسن رضی اللہ عنہ
۵۷	ذکر حضرت آدم علیہ السلام	۲۲	فضیلت حضرت حسین رضی اللہ عنہ
۶۱	ذکر حضرت یاقان قابیل بیٹے حضرت آدم	۲۳	فضیلت حضرت عوث الاعظم عبدالقادر جیلانی
	ذکر حضرت شیدت علیہ السلام		مدح پیر خود
	ذکر حضرت ادریس علیہ السلام		دعا مصنف درگاہ الہی
	ذکر حضرت نوح علیہ السلام		سبب بنا کر کتاب دعویٰ پیر نادان و پتہ سابقہ حال
۶۸	ذکر حضرت ہود علیہ السلام		نصیحت
۷۰	ذکر حضرت صالح علیہ السلام		فضیلت فقر و خدمت الہی و ذکر ہمیشہ بی بی فاطمہ
۷۲	ذکر حضرت ابراہیم علیہ السلام		فضیلت مسواک اور وضو
۷۶	ربا کشی کہنا حضرت ابراہیم کا شہر فلسطین میں		فضیلت اذان و اقامہ و قرآن مجید
۷۸	ذکر قبر بانی حضرت اسمعیل و فضیلت قربانی		فضیلت مسجد میں بھانا اور نماز جمعہ
۸۱	ذکر حضرت ابراہیم کے کعبہ بنانا		فضیلت گامہ روزہ، واعتکاف و زکوٰۃ صدقہ
۸۲	بیان حضرت لوط علیہ السلام		عورت کا حق خداوند پر اور خداوند کا حق عورت پر
۸۵	بیان حضرت اسمعیل علیہ السلام		لڑکے کا حق والدین پر اور والدین کا حق لڑکے پر

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۱۴۹	ذکر حضرت حنظلہ علیہ السلام	۸۶	ذکر حضرت اسحاق و یعقوب علیہ السلام
۱۵۰	ذکر حضرت شمویل علیہ السلام	۸۸	ذکر حضرت یوسف علیہ السلام
۱۵۲	ذکر حضرت داؤد علیہ السلام	۹۲	لیجانا بھائیوں کا حضرت یوسف کو خریدنا عزیز کا
۱۵۵	ذکر حضرت لقمان علیہ السلام	۹۷	ذکر حضرت یوسف کا شادی کرنا لیجانا بی بی سے اور آنا
۱۵۶	ذکر حضرت سلیمان علیہ السلام		بھائیوں کا غلیظہ اور منگوانا برادر بنیامین کو
۱۶۲	ذکر حضرت عزیر علیہ السلام	۱۰۰	ذکر کعبہ حضرت یوسف نے بلانا اپنے باپ کو
۱۶۳	ذکر حضرت زکریا علیہ السلام	۱۰۵	ذکر حضرت اصحاب کہف
۱۶۴	ذکر حضرت یحییٰ علیہ السلام	۱۰۸	ذکر حضرت شعیب علیہ السلام
۱۶۶	ذکر حضرت جبرئیل علیہ السلام	۱۰۹	ذکر حضرت یونس علیہ السلام
۱۷۰	ذکر حضرت شمعون علیہ السلام	۱۱۲	ذکر حضرت ایوب علیہ السلام
۱۷۲	ذکر حضرت مریم والدہ عیسیٰ علیہ السلام	۱۱۵	ذکر سکندر ذوالقرنین
۱۷۳	ذکر حضرت عیسیٰ علیہ السلام	۱۱۹	ذکر حضرت حوئے علیہ السلام
۱۷۶	ذکر حضرت نور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا پشت در	۱۲۲	حضرت موسیٰ کا مصر مدین جانا بلنا شعیب علیہ السلام سے
۱۷۹	پشت ہو کر بی بی آمنہ کے پاس آنا	۱۲۵	مصر مدین جانا نبوت کا اور قوم کو ہدایت کرنا اور شہادت اسیب سے
۱۷۹	ذکر شب و لادت سردار کائنات صلی اللہ علیہ وسلم	۱۲۸	حضرت موسیٰ کا التورات امت لیجانا اور فرعون کا
۱۸۱	ذکر ضاعات مبارک محمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم		بوجہ لشکر پیچھے جانا اور اللہ نے ان کو غرق کرنا
۱۸۵	علیہ مبارک حضرت و بعض خصائل حمیدہ	۱۳۳	ذکر قارون کا نافرمانی سے زمین میں دھسنا
۱۸۶	ازواج مطہرات جاپہ و اولاد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم	۱۳۶	ذکر عاملیل کا مردہ سے زندہ ہو کر اپنا قاتل تانا پھر مرنا
۱۸۷	سردار دو عالم پر نبوت کا اترنا		ذکر عمران بن عنق
۱۹۰	ذکر معراج شریف سردار دو عالم	۱۳۹	ذکر حضرت موسیٰ و حضرت علیہما السلام
۱۹۸	ذکر جنگ بدر اور خیبر	۱۴۲	ذکر وفات حضرت موسیٰ و ہارون علیہ السلام
۱۹۹	ذکر وفات سردار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم	۱۴۴	ذکر حضرت یوشع علیہ السلام و ذکر بلعم بعور
۲۰۵	چند اشعار اور نقل چھپی دوست نور محمد	۱۴۷	ذکر حضرت حزقیل و الیاس علیہ السلام

حکم کھو نچاں ہیں لوں کے جاں چاہے لہڑائے
 سخت پتھر اٹھیں پانی لٹھے قدرت بھید لڑا
 درخت عجایب ہر ہر چیزوں نہوہ خالق جانے
 زیرہ کو پھیاں سے کو پھ لونی نیست خوب پوسے
 ہر ہر چیزوں کی بندوبستی صفت نہائی
 وہی قرآن تسمان جہانے تہروں خرق کرانے
 چٹا کالا نیلا پیلا تھاں برتھاں و گانے !
 ہر ہر اندر صدف خالق عذروں نظری آون
 گدڑی عمر نہ واپس ملنی سمجھ کریں دل نہری !
 صدف انداز انداز یوں باہر آخر جا جسے آون
 خالق حلقاں پائے سب نول سمجھ نہ یادن عقلاں
 ولفخت فیہ من ابروی جان جسم و چہ پائی
 طاقت عقل سے نہ کہ کن ٹھیں دتے جھان پائیں
 مطلب صدف تہ نادا میرا ایہو لہڑوں مماناں

در بیان توہمیں

معرفت علم عمل دی طاقت کوشش نہیں تہہ آئے
 کی ہاں کون آیا ہیں تھوں تیگیوں ستہ دی
 بے مثال زرداں زناستوں ہے جس ذات پسارا
 لانا دی کچھ حقیقت سمجھ نہ سکے فانی
 ستواں قلب نوزانی شیشہ دکھو کمی کارے
 لکھ نہ بوسے نہیں سکے کن : سنکھے تنے
 جس حاکم و ہو کر سکدے دو بے نہیں مہنڈے

بھلا بھلا نہیں ہو پائے کہ ہیں یہاں ٹکائے
 محل پتھر تھیں گدھ دکھائے خوئی باکر توٹے
 وہی یہاں ڈالے گا زبوں کیسے رنگ سولانے
 کایں جیل تے دکھ دیاراں اخروٹ بادام دوسے
 حکموں بن کر دیا ملن قدرت قادر واری
 سمندر اندر لکھ کر وٹاں پیر طے جے لائے
 کئی کئی رنگ پائی دے اندر رکھے جاو جائے
 موتیاں سے مور کھاں چیزاں ترن لئی سیاون
 سسری نو تک جسم دہم آوے نظر نہ آوے گدھی
 چوداں طبع اکھے ہو کر ربدی صوفت ستاون
 ہر ہر جوین ہر ادا کھلاں رنگ برتھیاں شگلاں
 مٹی سے وہی پانگ پائی سا تھہ ہوا رلائی
 اک قطرے تھیں کرے عمل سرتوں پیراں تائیں
 ہر ہر کم ضروری و چوں ایہو ضروری جانان

عشق حقیقی جس لوں ملدا کھل نصیبا جائے
 اپنے آپ جہان نہ بنیا صانع استکارا
 دم گمان موہوم ہستی دا چھوڑ تصور مسارا
 قابض قادر قائم اکمل فدر نہیں اسمانی
 تیج خواں کہن دے اندر پھیریں مثل پیاسے
 اک دو بے دالم نہ جان ہرگز سمجھ نہ سکے
 اکھ دیکھے کن سن دے باتاں سپا پنا کہ کر دے

عقل تیز نہیں کر سکتی اپنا آپ نہ جانے
 صفات اس دی چہ خود کرن عقل پائے شنائی
 کرنا عورت صفات ربی پر ذات اندر نہ کرنا
 عالی ذات خداوند والی ہیں ہاں کون سدا نویں
 رہے ہمیشہ ذات خدا دی ہے بھی او ہوساے
 چہ ہڑا آپ ہوئے خود فانی کیا پیدا کر سکتے
 جو خود آپ نہیں شے کافی کیا وجود رکھائے
 ممکنات جمع جامع گر بود نابود ایہسانی
 ہستی ذات خداوند والی نیست عالم سارا
 ذاتاں صفات مطلق ہستی ہے رب پاک تعالیٰ
 ظاہر باطن ذات ربیدی میں توں مطلق ناہیں
 مطلق ہستی دے سمائے اپنی خبر نہ پائے
 صفات رہے تھیں عالم ظاہر باطن ذات باطن
 آپے سب کچھ کرنے والا نہ جیسا نہ جایا
 ہر ہر اندر ایویں جیوں کر جان جسم و چہ ہوئی
 فقط اظہار سببوں کثرت آپے شہر بانارے
 پہلاں اک اکلا ظاہر باطن عالم سارا
 اول آخر خود ہی مالک آپے باطن حاضر
 ہے جلوہ لکھ ڈھنگاں اندر بھائیوں نظری آندا
 بھائیوں رکھ بھائیوں پت نشاں تخم ال تھیں سارا
 ظاہر بیج تے رکھ پوشیدہ بیج باطن رکھ ظاہر
 با بھوں کامل پیرہ تینوں سمجھ کہ میں آئے
 دنیا مانیہادی عمیوں راز بے چھٹ جائیں

ہوشے واقف کیونکر ذاتوں اعلیٰ شان رہا نے
 چند دیکھیں تھیں بڑھے بیانی سورج اکہ جلائی
 قلب صفائی جس دم ہوئی راہ حقیقت پر طہنا
 جس دم اہلی مطلب کھلن قائم ذات سنائیوں
 کن کہن تھیں رب العالم کیتے ظاہر سارے
 عاقل ایسے خالق کو لوں سمجھ دو راڈا نئے
 بے نمود کیا کر سکے آخر نمود کہائے
 جو نابودوں نظر آئیگا صفت خالق دی آئی
 بے وجود سمجھو جاگ فانی محض عدم بیچارا
 اول آخر ہستی عالم کہے نہیں مت والا
 مطلق ہستی پاک خداوند دیکھیں ہر ہر جائیں
 جس جس طرفے نظر دکائے او ہونظری آئے
 ذات اندر چہ کوئی نہ داخل ہرگز شک نہ آئی
 عباہر ظاہر اندر باطن غیر نہ اس دا آیا
 ذرے ذرے اندر چکے بشیر روغن نمودنی
 اس سے با بھونہ پہلوں پھول میں بھی او ہوساے
 ظاہر عالم میں باطن ہو یا دو جا نہ کوئی یارا
 جان جسم دامالک خود ہی غیر نہ اس دا ناظر
 پھر بھی اوہ وہ رنگ اپنے سے اپنا آپ تکاندا
 وچوں کھل تے خار نکل دے عورتوں کریں نظاما
 پتے پتے اثر اسیدا نظر نہ اوے باہر
 طالب صداق ہو کر ڈھونڈیں خودی خودوں پھر جائے
 غفلت مرضوں ملن شفا میں دھرت غوطہ لاش

بلیا رہی کمال جس نول اس سلامت بیڑا
 پاک عشق بچیں چڑھے ہماری غیرت سے ہمانے
 ظاہر ہوں کارن مرضی جس دم خالق آئی
 کنت کنزاً مخفیاً فاجبت ان نسرماً
 میں ساں چھپا ہوا نوزانہ چاہاں چھپانیا جانواں
 مزاحمت و اکثریت اندر رنگ نئے بدلے
 عالم پردہ اس سے منہ داہر کوئی نہیں چھپانے
 اپنی خبر نہ رہی جنہاں نول اس نول یار بناندا
 چکوں مستی توڑے مستی میں تزل بھل سدہائے
 جے توں ہے میں بعد من پھر کیوں نہیں بول سناندا
 بدن بیمار ہوئے جاں تیرا قبضیوں ہوندا باہر
 دیدے دل سے اندھے ہوئے نشہ خودی دا چرٹھیا
 تیری ہوندی تے کیوں باندی چھوڑا وہ تیرے تائیں
 جان مسموم چہ شور ہے کس اکون کرے گفتاراں
 دن تے رات بدن سے اندر کی کی ہوں کاراں
 منہ کمرنگ اپنا سمجھیں پیروں سرتاک بھائی
 ملکیت مور کھ پاک ربیدی ہست شہنشاہ آیا
 توں چاہیں جو اوہ نہیں ہونا ہونا اوہ جو چاہے
 نور اس سے نول اپنا سمجھیں توڑیں فطرت کاراں
 مطلق عدم توں خود نول عانی نفس اصلاح ضروری
 ظاہر باطن اکو سمجھے اک کے اک جانے
 دیکھ اس نول کلم اس چہ ہوتے اپنا آپ مٹانے
 لازم دیکھ تعین دے زچہ ہے جوار برادر!

خوف طوفانوں شر شیطانوں کرسی امن بستیرا
 آہیں سر دہو سے رنگ زردی نینوں نیر دکھتے
 صفت کمال دیکھن دی خاطر مخلوقات بنائی
 ان اعرف فخلقت الخلق حکم ہریشوں آیا
 مخلوقات کراں اس خاطر ظاہر ظہور بنانواں
 پیراناں جانوں کیا ضرورت پھر نہیں پینانے
 ہوئے جس سے نال محبت اس لھیں پر سے چانے
 چمک دکھا کر پھر چھپ جاندا ہجر النسب لاندہا
 ہرگز غیرت نظری آئے ایوں عمر دیہائے
 ہوش کیری توں ہرگز ناہیں اپنا ہوں بتاندا
 اپنا آپ ہوندا ہے تیرا کیوں دکھ سہندوں ظاہر
 میری جان جنہوں توں لکھیں کون کھڑے کڈھارڈیا
 دعوتے میں من گھڑت تیرا ہے تے توں ہرگز ناہیں
 خود بیمار نہیں تھ صحت دعویٰ خود محنتاں
 بدن اعضا کئے تدرہ ہوسن دسں بال شماراں
 خود خبر نہ خود دی تینوں چشمیں کور خطائی
 کریں یقین نہیں توں کافی ہے لوہ پاک خدایا
 مطلق ہستی نور الہی نور اوستے دے سائے
 مطلق ہستی دا اوہ وارث کیوں نہ کریں وچاراں
 جاں بیماری روح دی جائے ہوئے تریب حضور دی
 لے پر لہیاں اک نہ ہوئے با بھوں چہ ہمانے
 الا الہا سے اندر وہی ہستی غرق کرائے
 باپ ہے باپ تے بیٹا بیٹا تے مادر سے مادر

ظاہر ذات بھائیوں کے تکیے حفظ مراتب جانوں
 لوہے تھیں تلوار بنی ہے لوہا نام بلایاں !
 مٹی تھیں لکھ بڑن ہوتے نام لکھاں در لکھاں
 تینین نام لیاں نہ مٹے سمجھ لویں اسرار ان
 اصلی واحد ! کو معنی تینین تھیں دو ہزون
 سو سو جن ہزون اک جبکہ نہ دن رات دو پہراں
 مہوم ہستی ایہ نفس اتارہ مار کا بل ہو جانے سے
 قرب حضور حسوری جاہل قسمت تھیں ہتھ آئے
 ممکن واجب چہ حل ہو یا سمجھ نہ لیں ناگویا
 قدیم ظہور محدث اندر سور نہ دو جا کافی
 جاں تک روح دی تا بعد اسی کرے ز نفس اتارہ
 صدق اخلاصوں فانی نفسوں پاؤں سر بہانی
 جے کر بہت کرنوں ڈر نہیں ہے ضروری مرنا
 خلقت ربی و چہ تفاوت ہرگز سمجھ نہ لینا
 پہلے مسلم کریں نفس نول پھر دعوتے اسلامی
 اُحد دے و چہ میم ملی جاں احمد نام رکھایا
 احمد و چہ فرق اک میمیں اول آخر نشاناں
 اُحد اُحد پہلاں وانگوں نہ کجھ کمی زیادے
 احمد نبیاندی سرداری بنا جو شروع اخیراں
 نام شریعت ادب ضروری لکھے مرد سپانواں

شان جیہڑی و چہ نظری آئے بلا و اد سے ناموں
 ذات لوہا پر نام ضروری مٹی نام سنایاں
 نام لیاں بن پتہ نہ لگے مٹی ذات بے شکاں
 وحدت و چوں کثرت مطلب مہین ایہو کاراں
 سردی جن کے گہری سورج کم علیہ سورین
 بہت مثالیں سمجھیں قالاں اک نہ تہمت تہراں
 ہر دم و چہ صدا سے راضی عیشاں تھیں چپت چاندے
 نفس اتارہ فانی ہو کر چہ اس سے بل جائے
 جد اجد اتحاد ہو یا نہیں ممکن واجب ہو یا
 اصل قدیم حادث کجھ ناہیں اد ہو ہر ہر جانی
 تاں تک دل نول ہے بیماری بے راز اشارہ
 بے نشان نشان بے گا کریں و چاروں جانی
 چھپیا کافر نفس اتارہ گمان اسلاموں کرنا
 ہر ہر پہن بیٹھا ہے ز پور روحی تھیں من کہنا
 ریا کاری تے دنیا حوصوں سمجھیں باتاں خامی
 میم اُحد دارناں بدلایا نور ظہور کھنڈایا
 میم اندر تقسیم ہو یا سب جو کجھ و چہ جہاناں
 اول آخر قائم دائم رہے ہمیش آبادے
 ادعوا الا اللہ راہ دکھلایا کل خلاق پیراں
 حضرت علی نبی فرمایا شاہنشاہ فقرا نواں

اصحاباں نول سرور عالم تاکید شریعت کر دے

حسن امام حسین شہزادے سر سجدے ہے دھر دے

نعت حضور پر نور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

مخفی تھیں جاں ظاہر ہوں پاک خداوند چاہے
 ایسے خاطر گل پیارے مطالب خاص رہا بنا
 خود خداوند آتے فرشتے پڑھیں درود عایں
 خاص محبت تیرے حکموں جنتی گھل گھمائے
 فرمایا سرور ریداد و دست میرا دوست آیا
 میں بھی فوجاں پاک رہیوں بندہ اسدا جالوں
 حکم حضور پر جو کوئی صد قول عمل کمائے
 زیارت عیسیٰ دو ہیں جہانی ہو نہ نعمت کاٹی
 بندہ ایہ جو رب و بندہ صاحب وہاں جہاں
 ضائع بیاں عمل عبادت ہرگز نہ منتظری
 کھانا کھاؤں حضرت سے گھر بار جیل میں جانے
 کار کے نول پوسے ضروری وہ حضرت پر جان
 مالواں دانگ نکاح نہ جائز حرم حضور پر جانے
 جس پانی تھیں منو کریندے یا پہرے پر پاندے
 پیستہ نقل مبارک والا تو شیلو یا بچھ شادوں
 پھٹے کٹے جسم جہانم سے ڈیلے نکل جانے
 تھوڑا کھانا تھوڑا پانی جس نول ہتھو گانے
 جنگل حاجت حضرت جاؤں پیر دیوں کہ چھ پاد
 جانور نول فخر نراں گل نراں پاندے
 لور و حور نہ سارے ظاہر سایہ سب پر پیار
 چھپا ہویا اثر دعائیں سورج غیر چڑھایا

سر جیا نور پیاسے والا خاص ہارے آہے
 صلی اللہ علیہ وسلم پڑھو درود چھانا
 کہہا اُمت پڑھے تیرے تے ہرگز پھلے ناہیں
 اور ہو مومن اُمتی تیرا پاک اللہ فرمائے
 تا بعد از ہی رب دی مہری ہے ایہ اک سنایا
 کرو شکر کئے و حق عبادت، حکم اسدا مالوں
 درود و ہمیشہ رکھے پاک زیارت پائے
 اصحاباں نول قدر نبی دا تن من کرن قدرائی
 بلند آواز نہ کرو نبی دیوں اللہ و فرماناں
 عملاں دی پرواہ نہ سا نول رکھو رب ضروری
 کھانا کھا کر جلدی جاؤ پاک اللہ فرمائے
 اولوں باہر تین کھلوتے جاں تاکت خود گون
 نبی صاحب سے بعد وصالوں منع اللہ ہمارے
 قطارہ گردن زمین دیندے ایسا شوق رکھا کہ
 غریب کسے دیکھ نہادی ملیا بہتر عطر نہ اول
 جھٹ جائے لب برکت منہ جیس فوراً صحت پاندے
 بھانویں ہوں لکھ کر و طاس سے ہی راج جانے
 بول سجاد زمین ننگری نظر نشان نہ آدم ن
 سورج گرمی اثر نہ کرو سلسلے دیکھ شہر اندے
 دندلیاں نہیں ظاہر ہے ہوں فرش فرش چکایا
 حضرت علی نماز گزار ہی وقت گیا مٹھایا

انگشت اشارہ چن دو پارہ معجزات دکھایا
 جادو کرنے والا اکھن بے نصیب نکالے
 نہ کوئی ہو یا نہ کوئی ہو سی شان رسول گرامی
 جبرائیل پیغام لیا دے دعوتے رکھ غلامی
 براق تے تھم ہناتا روندے عشق فراق جلائے
 تاج شفاعت آپ خداوند رحمت تھیں پہنایا
 مختاری سر داری جنت سرور دے متھائی
 طفیل انہاں دیدار آہی ہووے نابعداراں
 یارب مونسے ٹکھڑے والی بہ دم طلب دیداروں
 کس نول ملات صفت لکھن دی وید زمین اسماناں
 عزرائیل نہانیاں وانگول آواز سنایا
 رحمت عالم اندر رحمت بے شماراں
 جو گل خویاں سب نبیاں وچہ گل انہاں پیریاں
 بعد خداوند افضل سب تھیں پاک محمد عالی

صلے اللہ علیہ وسلم پڑھ مخلوق سنایا
 شان رسول نہ معلوم ہو یا جھگھڑن کرماں مارے
 نور الہی نور محمد ہوئے عرش کلامی
 صدقے جائے بات سنائے کرے سلام مدنی
 پختانہ بول نہ کرے سواری ادب حضور رکھائے
 نفسی نفسی سب پکارن خوفوں دل لرزایا
 شراب طہور پلاون متھیں جس وچہ پاک صفائی
 جس تھیں وودھ انعام نہ کوئی لذت باہجہ شماراں
 نور الہی چمک دکھائے قرب ملے مرکاروں
 آپ خداوند عقلاں کردا مالک کل جہاناں
 وصل پیغام لیا یا حضرت ڈر ڈر کے فرمایا
 ہر ہر جاگہ وقت مصیبت بخشا دن اوگتھاراں
 امانت دار محبت خلق خلق کرے وڈیاں
 صلے اللہ علیہ وسلم صفت بے انت کمالی

فضیلت حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ

تمہید بن اکرم کرن روایت نقل کتاب سنائے
 جاں تک پچھ لیون نہ کھاون کتھوں کھانا آیا
 کہے غلام نہ پچھیا حضرت اج بن پچھیاں کھاؤ
 یار میرے دا ایہ ولیمہ کھانا او تھوں لیا یا
 کہن رسول خدا فرمایا غذا حرام جو کھاندا
 حضرت انس روایت کرے یہ شان صدیق سناندا
 قبرستان آیا اک رستے بیٹھ گئے دل کریا

غلام حضرت اک ابوبکر دا کھانا روز کھولے
 بنیر پچھے تھیں اک دن حضرت لقمہ منہ وچہ پایا
 حضرت کہیا جھگھڑتایا لیا ندا کیوں سناؤ
 سن کر حضرت تے کریتدے لقمہ باہر کڈھایا
 عمل قبول نہ ہوون اس دے نہ اوہ جنت جاندا
 ہمراہ صحاباں طرف طائف سن شریف لیماندا
 لنگھی پھیرن لگے داہری بال زمین پر گریا

روزِ ششتر تک پاک خداوند سب پر فضل کما یا
 اسرار اللہ فتح نبی وی اس میدان کراٹے
 پاک فتح محمدی لشکر آدن رل مل سنگوں
 سمیت پختے اک عورت آئی خیر خادندی پاؤ
 پاک محمد سرور تائیں لڑکا کرے سوال ل
 عم دی خیر ندی سرور کہن عمر بچھہ یا را
 عثمان غنی تھیں بچھیں لڑکے اوہ مدھہ پتہ تار
 علی اسد اللہ رسول بچھیں عثمان دلی فرماناں
 طرف صدیق بچھیں اسد اللہ رسول خیر بچھاؤ
 نکلیا موتوں بچھے آدن سے بیٹا مانی
 دیکھا یہ حالت پاک محمد ایہ کی سا زخدا یا
 بول صدیق اکبر دارب نے پورا کر دکھلایا
 مجبور یا میراں نہ ہونیں پاک اللہ فرماون

برکت بال اس قبرستانوں رب عذاب اٹھایا
 جنگ بدر وہ کئی اصحاباں شہادت دیجے پائے
 ابو جہل ہمراہ کفاراں قتل ہو یا اس جنگوں
 وطنی راہ وہ ملنے آدن اہلان خیر بچھاؤن
 کہندی لڑکیا بچھیں جا کر اپنے باپ احوالاں
 حضرت پتہ شہید ہو یا سے لڑکے باپ پیارا
 عمر ولی نول پختے لڑکا حضرت بول سناون
 عثمان غنی نول لڑکا پختے بابل پتہ تاناں
 مانی بیٹا علی ولی تھیں آکن خیر بتاؤ
 صدیق اکبر نول جا کر دو نہاں پھر عرض ستانی
 لڑکے باپ زندہ کر کے انہاں ساتھ ملایا
 جبرائیل جناب الاہوں اسلام سنایا
 فرشتے آدم جن صدیقوں شکست دیں لیان

فضیلت حضرت عمر خطاب رضی اللہ عنہ

ارادہ کیتا کوڑے لالواں شرح شریف سنایا
 فوراً چھوڑ نہرا بی دتا پھر نہ کرن خیال لال
 گالیوں تسلیں نکالے حضرت کیوں کرو نہرا میں
 حکم خدا رسول بجا نواں اپنا دخل نہ پایا!
 کنبے نبوت ولی دیوں ڈروا پاک نبی فرمائے
 بعد پیرے حق عمر ولی داعیبت ساتھ سنایا
 حضرت کعب روایت کرے کہ رسول خدائی
 لو کری وہ کھجوراں لے کر سی اک بڑھی آئی

نیشوں مرد اک عمر ولی نول رستے نظری آیا
 عمر ولی نول دیکھ نہرا بی لگا دیون گال لال
 عرض کرن اصحاب ولی نول کیوں چھڑا میں
 غصیبوں نفس نہ مرضی متاں حضرت نے فرمایا
 سایہ دیکھ عمر و اشیطان عم تھیں دوڑ گائے
 نبی جے ہونا ہوندا کوئی پاک نبی فرمایا!
 مصافحہ ساتھ عمر وے کر سی میرے بعد الہی
 علی اسد اللہ کہن راہیں اک مینوں خواب دسا ئی

مغل اندر پاک نبی دی عمر ولی در تائے
 میرے صفے بھی دو آیاں دیو مور ستایا
 کھاواں لذت بے حد پائواں لذت ری پائی
 بعد فجر پھر او ہو پڑھی ٹو کری آن رکھائے
 اینویں ہر اک دے ہتھ اندر دو دو ہی کپڑا دن
 جے تڈھ را میں خوابے اندر مغل پاک نبی تھیں
 سن کر بات عمر دی مینوں پیاں خوب و چاراں
 اک دن سورج کمر تپائی حضرت کرن سلائی
 تیزی گم گئی ہو سورج پیا اندھیر خدائی
 حضرت مگر ڈٹھا دل سورج جہل سکیا وہ تابی
 دعا عمر تھیں پڑھیا سورج شان حضور غلاماں
 مٹی و نلت جہاں عمر ولی دی پہاڑ کر پتہ زاری

دو دو ہر اک دے ہتھ رکھن مزیوں ہر کوئی کھائے
 صحتیوں و دھونہ من ہر گز عمر جواب بتایا
 گیا نماز پڑھن میں مسجد حالت عجبے سائی
 ہو ہو خوابے دے وانگر عمر ولی در تائے
 مینوں بھی جاں دو کپڑا یاں ہورنگاں فرادوں
 تنگیاں طیاں و دھتھے تھیں پھر تنگ دھتھے
 خواب میری دی کل حقیقت ایہ واقف اسرار
 گردن موڑ ڈٹھا دل سورج عمر بہادر سائی
 سبت چھن اصحاب نبی تھیں سرور بات سائی
 خوش ہو کر نہ کہن جد تک دے نہ نور الہی
 اک تھیں اک و دھیا ر قیدے رکھیا در تائے
 کہن اصحاب نہ چھائی جائے جد پائے دی و شوری

فضیلت حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ

ابو ہریرہ کن روایت کہے رسول خدائی
 شرم رکھائے رب رسول ذوالنورین پیار
 رقیہ بنی بی فوت ہوئی جہاں سرور نبی سوائے
 ام کلثوم دی بعد و فاقول سرور نے فرمایا
 انس بن مالک کن روایت کر کے نقل سنائی
 قیامت تیکہ بعد و فاقول ظاہر رب کھائی
 ادب سکھاون کارن حضرت کن غلام پھر پیدے
 عثمان غنی سر نیواں کر کے سورج غلام ستایا
 جیول کر کپڑیا کن تیرا میں میرا کپڑ غلاماں

شرم ملا تک جس تھیں کر دے شرم مینوں بھی آئی
 عقدا عثمان و پھر بیٹی سرور رقیہ نام سوہارا
 ام کلثوم بیٹی و اکتا عقدا انس ساکنہ و وابائے
 عقدا بیٹی ما بھی کر دیندے ہے ہوندی بتلایا
 عثمان غنی دی و پھر زندگانی رب تلوار چھپائی
 کدی میان اندر کہتی رہے تھیں کپڑاں
 ہائے تکلیف غلام پیکار سے پھر اس نول کر پیدے
 آذیری نے دل میرے تے آئے بڑا ہی پایا
 کہے غلام نہ کپڑاں حضرت رب تھیں پھر غلاماں

کہ مجبور نہ کر دے تائیں اپنا کن پکڑا یا!
 کہے غلام میں ڈرنا رہے تھیں جیوں تو سنایا
 حق میرا جو تیں پہ واجب حضرت آکھ سنایا
 غلام سزا دار عبد اللہ شان عثمان بتا دن
 خود پانی لے وضو کریندے عجز نماز گزارن
 پی لے نیت سوج پیراں پیا لیا شوق الہی
 حفظ قرآن حافظ خود ہو کر پھر بھی طہن قرآن
 کہن دیکھاں فرمان ربا ناکموں عمل کمانواں
 پہ جبریلے آپ لکھیا نام عثمان ولی دا!
 ہمراہ جنت وچہ مہر دیہا ذوالنورین ہوئے گا
 میرے مٹے دیو چکاراں محل عثمان ولید
 تن سورس زمین اسماناں کیتی گریہ زاری

نرمی ساتھ نہ پکڑیں ہر گز خوب نہیں فرمایا
 اے آقا وہ خوف مینوں بھی شرم نساں تھیں آیا
 رو رو آکھن بخش دتا میں جا آزاد کرایا
 بہت غلام کینراں انہاں نیندوں نہیں جگا دن
 قرآن طہن وچہ دو نہیں رکعتیں ہر گز نہیں مسان
 پنج نزار و روو پڑھیند عادت روز پکانی
 کہے پھیا کیوں اتوں پڑھد خلافت قطدی لو
 ہر دم ڈر داپاک الاہول روو عجز سناواں
 ساق عرش تے بوئے جنت نام عثمان علی دا!
 دوست سیت نمبر اں جیوں کر مینوں لیر سوئے گا
 مہر دیہا جنت اندر لے حد شان ولید
 حضرت عثمان شہیدی پھول مٹھی لگ کھلاری

فضیلت حضرت علی رضی اللہ عنہ

صفت علی دی کرے خداوند صابر نے فرمایا
 کرن روایت ابو جعفر ایہ حضرت گئے باز لے
 لیا کر کہن جو نہ منی لے لے آکھ غلام سنایا
 مہر دیہا کہن میں شہر علم داعی دروازہ جس وا
 ستائی بار پکے راہ موٹے دوست خاص الہی
 دین نہی دے جو انکاری کفرول لڑنے آون
 حضرت ابوطالب دے خودوں انہاں ہنہر کن
 ابوطالب دی بعد وفات اول کافر کرن صلاحاں
 جبرائیل الاہول آیا مہر دم بستا یا!

ہر دن شہر بار علی وافر شتیاں فخر سنایا
 دو قمیض خرید لیا ڈکرے غلام پیکارے
 پکڑ غلام لیا جو نہ منی رہتا حضرت پایا
 علم اسادا سکھنا چاہے دروازہ لنگھے تھیں دا
 تن سوٹھ لڑیاں لڑیاں کیتی کفر تبسا ہی
 علی گرم اللہ قتل کریندے کہا شکستان دن
 ریاست حیدر معظم مکہ غالب ہونہ سکن
 کرے قتل نہی دے تائیں ہر دم رکھن جاہاں
 غار حرا شریف لے جاڈ پاک اللہ فرمایا

بستر اپنے پر کے سلاؤ کیا وحی دیکھنے
 علی اسد اللہ نول فرمایا حضرت حکم ربانا
 میں واری نول میں سلامت فکر تہیں زندگانی
 پاک نبی دے بستر آتے ہے چادر سول جاندا
 لین پچھان کافر آئینوں کہن نبی نول لوڑو
 علی نبی رب دونہاں بیجا یا پاسول قوم کفار
 بہر و پڑھ نماز عصر دی گو واسد اللہ سوند
 ہوئے بیدار پچھاون حضرت کی غم بیجا پیار
 نماز علی دے پڑھنے کارن سورج رب پڑھایا
 رزبہ حضرت شاہ علی واطاقت کون سناٹے

چادر تیری نے چھپ جائے جاؤ اس وسیلے
 علی کہا میں لیٹاں بستر حضرت نول پڑجانا
 تیرے با بھونہ بھاون میں نول بہر گز عیش بہا
 سپر و بیدی کر کے سر و طرفے غار سر ہاندا
 کر کے تل محمد سرور پھر منہ اس ول موڑو
 حوصلہ علی دا کرو اندازہ جان نبی تھیں وار
 ایسے حالت چھپا سورج شاہ علی پھر وند
 عصر نماز گئی لنگھ سرور فکر پئے دل بھاسے
 دیکھو شان علی حیدر و اوقت گیا مٹر آیا
 حسن حسین اماں والا نام لواں دکھ جائے

فضیلت حضرت حسن رضی اللہ عنہ

غسان بن عمران بتا دن حسن پیدائش پائی
 وقت عصر اک عورت کہندی پتہ ننگا میرا
 گڑا دتا جنت خاتول اس لڑکے گل پایا
 قد حضرت واجتنا بڑھدا اتنا کڑنہ بڑھدا
 ابو طالب دے صفرو دے گھر عبداللہ سردا ہوا
 ابوہریرہ کرن روایت سوال اک عورت کردی
 حضرت حسن اندر گھر میں خادم نول فرمایا
 کہے غلام اے آقا میرے دیواں کھانا کھائے
 کہے امام اس حسن جوانی دیکھ ڈراں پیر دل دے
 کرے نکاح پھر ساتھ کسے دے روڑن چھوڑ
 ساتھ غلاماں مل کر حضرت چکی بہندے دانے

قیض موٹی اک سرور عالم آہانوں پہنائی
 جنت خاتول کڑنہ دیویں تیرا شان پتیرا
 رب جنت تھیں بھیجا کڑنہ حضرت حسن پہنایا
 نہ پھڑا نہ میلا ہوندا رنگ دنوں دن بڑھدا
 اس دے تائیں جنت خاتول ایہ کڑتا پھر ڈھویا
 عمر جوانی حسن عجائب آکھے فاتے مردی
 ست درم تے بکریاں ویتہ اسنول دیہو سنایا
 اتنا مال کیوں اس تینا بھید نہیں ہتھ آئے
 نہ پھیں جائے فتنے دے و پیر میرے پیر دل دے
 بیج جائے ایہ کار کنا ہوں سن سے دن تھوڑ
 مالک ہو کر ساتھ غلاماں مل کر کھاوں کھانے

عبداللہ بن مہاو بتاؤں نماز جماعت پڑھانے کے
پچھیا ج کیوں حضرت اتنا سجدے دیر لگایا
حضرت حسن تائیں پنج داراں دشمن زہر دوا یا
وقت وصال قریب ہو یا جاں حسین کی بے زاری
کہن معلوم اساطیرے تائیں جس نے زہر پلائی
کہے امام حسین بتاؤ بدلہ اس تھیں لے سال
شان میری دے لائق تاپہیں ظاہر دشمن کرنا
وقت قیامت ہے کر رہے کیتی بخشش میری
زہر دتی جس میںوں اللہ بکڑ نہ میرے پاروں
عشق خداوند اندر ہر دم رہن منجوں نت جاری
ہن کچھ ذکر حسین ولی و اتھوڑا اکھڑتا لوں

سجدے اندر سرور عالم اک دن دیر لگانے
آکھن حسن اسوار ہونے سن اترے تال ہر چایا
چھیویں واری زہر آہا نڈا دل تے جگر جلا یا
زہر بھائی کس دتی تینوں دس حقیقت ساری
مگراں نہیں بتا ساں ہر گز رکھاں بھید چھپائی
دشمن ظاہر کرنا چاہیے حسن کہن نہ کہہ ساں
صبر کریں اے بھائی میرے ہر اکے سے مرنا
کہے قسم ربے کی کھاں کرساں عرض گھنیری
تال جنت وچہ داخل ہو ساں ہم ہو دوسرے کاروں
ریش مبارک سی تر ہندی اندر عمرال ساری
دھوڑا نہا نڈیاں جوڑیاں والی اکھیں اندر پانوں

فضیلت حضرت حسین رضی اللہ عنہ

واقعہ اک حمیدی اندر ایویں لکھیا پایا
دنوں روزہ رات عبادت و حق قیام کھلونے
ایسے حالت روزے کھولن ست دن است لکھایا
حکموں گولی ساں لے کر حضرت پان جاں آئے
حضرت دیکھیا گولی طرفے کمر جلن دے پاروں
عاجو گولی تائیں حضرت کراں معاف سنایا!
مہر و نبی محمد روشے آزیارت کردی
احمد بن اسماعیل بتاؤں فرشتہ شان کمالا
پانی اندر اک جزیرے گریا غضبیا رول
امام حسین پیدائش پہلوں وحی فرشتہ آیا

معار بن جبل اصحاب نبی سے غربت وقت لکھایا
چھوڑن روزہ ساتھ پانی سے کھانے پاس ہونے
لگا پتہ حسین ولی نول حضرت گھریں بلایا
سالن گرم پھیل کر پاؤں کمر ایدر رڑھ جائے
ماری نوت بچاری روندی معاف کرو جھل کاروں
خوش ہو درم دنے دس اس نول نے آزاد کرایا
دولوں بجانوں بھوق کمالوں ایسے حالت مروی
سستی حکم ربے وچہ ہوئی بچا لے لب تعلقے
گریہ زاری کردار ہندارد و دکھانے پاروں
اللہ سرور عالم طرے دے خوش خبر بچایا!

جدول جزیرے اُپر ولنگھیا دروازا نشانی
 کیے مصیبت میری اُپر کرو دعائیں خیراں
 جبرائیل اٹھا کر اُس نول پیش حضور لیا پایا
 امام حسین پیدائش ہو یا خیراں خوشی سنایاں
 تمہ اٹھا کر نبی الودا اُس حق کرے دعائیں
 تمہ حسین اٹھے تھیں بھر کر بازو اس پر لائے
 اُہو در جبریلے والا پھر اُس نے سی پایا
 حسین ولی دے تمہ لگایاں کوٹھریاں ملن تمہائیں
 خاص اٹھائیں ربی اندر صابریاں کربھائے
 بیت بھتیجے تمہیں ٹورے پاک شہادت کارن
 کربل دیال شہیدان تائیں مؤمن یاد رکھاون
 الود جانے دل نہیں کروا صفت لول نمونہ موٹاں

بہر ایل ہوتے پھیلا بیڑے تیرا حال کیسائی
 لے چلیں دربار محمد فضول ہون نہ دیراں
 درو اُس دے داد و دعا لاسارا اکھرنایا
 فرشتے در در نجاتے دے حق حضرت کرو دعایاں
 رب فرمایا دوست میرے نیماں تہذیب تمہائیں
 ایو عمل کیتا پھر حضرت صحت فرشتہ پائے
 حق حسین دعائیں کردا اٹھاسمانے آیا
 شان حسین دکھایا رجبے علیاں غول رہائیں
 سر و تابیے مددے شو قول کارن بیدریاے
 عزیز برادر حکم انہاں تعین جان جتے سب وارن
 اعلیٰ زندگی زندیاں نالول پاک السد فرماون
 پاک شہیدان یاد کراں نت سدا انہاں دیاں لوٹاں

فضیلت حضرت نوح اللہ حکم عبدالقادر نے لکھا

ماہ رمضان مبارک اندر دنیا اندر آئے
 وقت زمانے نوح اعظم دے سخت جہالت آئی
 مردہ دین نبی دا ہویا تھوڑے مؤمن آئے
 اسمحی الدین تداں ہی خلق پکاراں کردی
 سخی بہادر عادل اکمل غفلت ڈبے تاسے
 اعظم اسم بزرگی نوحی حد حساب نہ کاٹی!
 چور گناہی خدمت آئے ولی دعا اول ہوئے
 قوم نصارا غلبہ بھارا آیا اُس نہ مانے
 جن قبیر تھیں چاہے علیے مردہ دے جو آئے

شیر نہ پیتا وزہ رکھیا ربے فرزند بچائے
 کفر کفاراں بت پرستی ہوئی ہر ہر حسائی
 برکت پیر پیر اندی پارول دین زندہ ہو جائے
 علی اسد السدی اولاد اول نبی سروردی
 رحمت بخشش پاک بے دی ملے تہ اتب بھالے
 قدم بقدم انہاں دے چلیاں توے دیں صفائی
 اندر عشق حقیقی روون بخول ہا نہ پروئے
 کہن عیبائی مذہب سبحانہ کوئی علیے شانے
 دیہو ثروت محمد سرور کرد ایہ کم دکھائے

پکا دیہوت اسانوں مینے دین تسا ڈا!
 دین نبی دے عالم ڈر کروچہ پندادے آئے
 حضرت بن کر بات ہتھاندی سا تھا ہتھاندی
 قبر دکھاؤ کوئی اسانوں میں خسلام محمدی
 قبرستان اندر عیسائی لے حضرت تون جان
 قبرستانوں لاشاں سبھے زندہ رب کرایاں
 کلمہ پڑھدے پاک بیدار ہویاں دین صفایاں
 میں تیراں میراں جی کلمے میرے قدم نکالوں
 اکم مبارک یاد کرنوں میں کجھ ذکر سنایا

ہیں تے جبراً کراں عیسائی مطلب غماں ادا
 عرض کرن باحشرت صاحبت یاں تورو چا
 مسلم غیراں تائیں آکسیر پیراں فرماون
 انشا اللہ ایہ کم کرساں لے انعام محمدی
 حکم ربے تھیں زندہ ہوو مرویاں نول فرلون
 حق گوہی سن اٹھاں تھیں خلقاں حیرت کیاں
 پیر طفیلوں دین محمدی مرویاں نہ گیاں پایا
 دلوسے دیدے روشن ہو کر قرب محمدی ہادوں
 شان بیان کرن سے لائق قدر نہ میرا آیا

ملح پیر خود

پندہ مچھل دق ہندوستانے مرد خدا اک آیا
 غلام رسول اک عالم حافظ عالماناں گھر سارا
 اٹھن بیٹھن مسجد اندر پڑھن پڑھان شاگرداں
 بے نمازاں کرن نمازی وعظ کلام پیاری
 حق دارا سمجھاون نہ کال خلق مرید چو فیہے
 محمد چو پیراں برساں بچوں ملیا مست قلندر
 دیدن دچہ ہر دم تاڑی نہیں بھٹری لگائی
 دل دردی تھیں آہیں لکھن زردی چہرہ آیا
 ساقی مست قلندر دم دم کرے ذکر الہی
 صفت کی دساں صفتوں باہر محبت غیر ٹھایا
 ظاہر کرنا نہیں اجازت باطن رمز چلائی
 ساقی مست قلندر پایا خلق زیارت آوسے

اگر تیردی جناح تحصیلوں زہد کمال کیا یا!
 گرد گرد سے اثر نہ ہا نہا ہر جسا پکارا
 پذیر رہا کن رہن اٹھا میں کرن وظیفے دواں
 خلق محبت روشن چہرہ ہر دم سطر تیار ہی
 ہتھ دیوں دچہ ہتھ میرا نہ سے چاہے غفلت پیرے
 اندر رکھے سدا سلامت روشن باہر اندر
 گنہ سے نہ حصول جی لپچایا بھکی کار کمائی
 صورت جوہنی نے من موہنی کراں والی جایا
 خلق کمالا حضرت والا برے نور الہی!
 عین سبت اک الف پکایا دوئی دور کرایا
 مشہوری دی خواہش نہ کائی پیر دھال چھپائی
 بے مراد مرداں پاوں میں حق دعا سنگا سے

نام عبدالدرستی تائیں رب دتیاں تو قیال
ظاہر اکھتیں نور مبارک کر چھٹیا قربانی
دل دیال اکھتیں روشن پاوں فیض ہزارا

وصل الہی اندر تا منگاں ہر دم رہن اڈیکال
تعیب پیغمبر والی حالت تلخ ہوتی زندگانی
نور ہدایت کے یقینوں واقف ہو اسرائیل

دعا مصنف دربار گاہ الہی!

اے اللہ وہ سخن بندے کے فضلوں بکت پائیں
کر تو دل خمور سینے نول راز نیاز دکھائیں
نفس شیطان و دشمن میرے کر کے فضل بجائیں
فضل کرم تھیں سخن میرا یہ ہے قیامت تائیں
یارب جو کوئی شوقوں پڑھن لطفوں عمل کرائیں
ال اولاد جو کتبہ میرا طاقت بخش انہا ہیں
دوست میرے خاصے عافی ساتھ رسول ملائیں
عشق اپنے دچہ ماریں منوں دعا ایہ وقت میری
طلب ہے دیدار تیرے دی ہو بھلن سب کاسل
ہر دم وہ بہت تیری آنجوں ہار پر د نواں
مٹ نہیں اوتا دنیا اندر مسافر وانگ تیاری
دنیا بندی خانے اندر ڈاٹھے گھمن گھیرے
جو بندہ کے میری کتی کے رسم رب سائیں
اندر تھی وقت نزع کے بخش لقاء حضور

بخش محبت فضل کرم تھیں غفلت پر وہ چائیں
رات دنے وہ ہر ہر دم سے اندر نوح کھائیں
ساتھ ایمان رکھتیں وہ دنیا ساتھ ایمان چائیں
عمل کماون فیض اٹھاوان ساتھ شہر گرائیں
غیر محبتوں روک انہا نول اپنی طرف لگائیں
ہوں نہ غافل یاد تیری تھیں سب پر رحم کمائیں
بعد وقت جو یاد کریں گے انہاں بھی بخشائیں
وہ از مائش ثابت رکھیں دے کر آپ دلیری
دو رخ نوح تے جنت نوشیاں رکھاں دوزخ سارا
وہ ہجر دے شوق وصالوں طبع دلید ہونوں
مستغریق وہ وعدت ہو کے نکلے جان پیاری
وایاک نشین پڑھاں کر دو شام سورے
لطف نزلے تھیں اودہ پاوں ساتھ بیٹ جائیں
ہے زبان پر کلمہ جاری فضلوں کر منظوری

سید بنائے کتاب و عرض پیش دانا نواں پتہ سابقہ حال

مطلب شعر کرن و امیرا کرساں عرض کلاماں
لگے زور لگا دے جتنا کرے نصیحت چارماں

عالم ہونہ کرے ہدایت دوزخ اک لگاماں
غفلت بھلیاں یاد کرائے نبیاں ماورقارا

اپنے ذمہوں فرض آدائی حکم قرآن سنائے
 پہلیاں امتاں والے حلے جیوں نرائین یاں
 فرقی چار انعاماں والے رحمت بخش پائی
 کم نیک ایسے زندگی اندر اچھریاں بھی پائے
 ہدایت کارن عالم عامل لکھاں لکھن کتاباں
 دین نبی سے باغ بہاروں میں بھی بوٹا لالواں
 تفسیر قرآن اسلام کتابوں ذکر حدیث کراساں
 حکم شریعت بات طریقت ذکر تہذیبت جلالاں
 میں کوئی دعویٰ علم عمل واسطہ گز نہیں کریندا
 حضرت یوسف دکنے ویلے خلق خریدن آئی
 سخن سخن دچہر نامہ لکھن ملک کسانا میرا!
 پیر بھائی اک پیر میرے دامیرے پاس پیارا
 عاباں پاسوں چھپا ہوا خاصاں بات کریندا
 بت شکن اس نام خلیلی کیتا اس سوالا
 اکبر علی گوہرتے نعتونشی ستوسارے
 مستری محمد حسین سخن ماقدر کراون والا
 ذکر مناسب غھوڑا تھوڑا پیریاں امتاں حلے
 ہر طے اصل جو ظاہر باطن سارا نور پیارا
 پیر کامل آتھہ جانجہ ہوں قول راست نہ ہایں
 جے انعام کیا آتھہ نفلوں گل مراداں پائیں
 ہر ادا میں اندر پڑا نفلوں رب کراسی
 کمر دتیاں برے نظر ان خود دچہ نظر لگا بے
 چکے زر مہراب اکھیں دچہ چکاتا سے ماسے

نور دوزخ وانوشی جنت دی پوری بات بتائی
 نافرماناں تہر قہاروں کی کجھ سریں دیہا یاں
 صالحین صدیق شہیداں نبیاں ذکر ایہائی
 بنائے مسجد کھوہ لگاٹے قرآن حدیث پڑھانڈے
 پاون فیض ہزاراں بچھوں نہیں حساب تگیاں
 میوہ کھاؤ عمل کماؤ میں حق کرو دعاناں
 عشق کلام ہجر دے ددوں بھی کجھ ذکر لکھاں
 ظاہر باطن پڑھن ثواباں جنت دوزخ قاتالاں
 کم علمی دچہ خاص پنجابی سخن گواہی دیندا
 گاکہ ہوں اک بڑھی صاحبزائی سوت لیاٹی
 رب عشاقاں ساتھ ملا کر کے اہل شگت پیرا
 وحدت سخن کلام مؤثر عشقے دا ونجسارا
 خوش خلقی دچہ خلقت راضی خود میں خودی پربندا
 نبیاں حکم نہ موٹن ہوندا لکھیا تاں ایہ حال
 مولیٰ محمد حسین سخن دے سمجھن راز اشائے
 پیر کامل واطلاب صادق آکھے لکھو حال
 نور قرآن تے نور اہلی نور محمد والے
 نور ہدایت ذکر انبیا نواں نام کتاب پکارا
 عجزل منگ انعام ریے تمیں وحدت غوطہ پاریں
 دنیاتے ما فیہا اندر نہ کجھ فکر رکھا لویں!
 نیکاں بندیاں ساتھ ملاک جنت دیدکھاسی
 دچہ اثبات نفی خود ہوں دے مستی وہم اڑائے
 میچ ککر پھر ہو گیا اس دا جان جسے سب دالے

خدمت و پر فقر الوال محضی لورہ عزائے میرے
 اک گھٹ شوقی شرابوں میںوں کی آپ بیلانی
 دین دنی سے مطلب پانے واہ پیراں تاثیراں
 دوہک اندر اک ایسلا اول آخر والا
 ہوا لب و چہر عشق حقیقی غفلت مرض گواہیں
 ازلی وعدہ عشق جنہاں از خدمت تھیں مل جائے
 بھلائی پورہ پنڈ پور باوالہ پچھلا پتہ سوا والا
 کر حکمت رب ان جلی جگے شغفے وانگ دسا
 پید یساں دچہ کرے مہا جہے از ایش مہاری
 حال رہائش وانگ مسافر اپنا پتہ بتا لو اں
 ضلع تحصیل لائل پوراندر پچھل پورہ پنڈ آیا
 ڈاک خانہ ڈاکوٹ ایٹھے دا جے کوئی منالوڑے
 پوٹھ سائلان حمر انداز غفلت تکر سدا
 اتفاقا جے بعد مرندے یا دا یہ عاجز آئے
 مرے سوالی جیوندیا ندے رب سبب بنانے
 میری طرفوں اسلام و علیکم نصیحتات منالو اں

اپنا آپ گیا جس ویلے عرضش بالمد و چہ دل سے
 یا بھد وصل سے اس سے تاپیں علیبت ہی نہ کانی
 موہم جسی تھیں ملن پنا ہواں چاہے چک جیوں
 اکو ظاہر باطن دے ہی پیم پیسا لاا
 برکت کامل پیر سچا لوریں جو چاہیں شو پائیں
 رب سے فضول بنے بہانہ راز حقیقت پانے
 تحصیل ضلع سی اہر نسر دا خانہ ڈاک و ڈالا
 خورب کر دا چنگا کر دا بصیت کسے نہ پانے
 اپنا ہنایا و کر ایا پھیری موت بہاری
 رہاں ایٹھے یا کدھر جا لو اں چاہے لب سچا لو اں
 چچھ سو اناٹھ نمبر چک والا گب پالی لایا
 موت نقارہ ہر دم و تھے زندگانی دن تھوڑے
 لا تشظون من الذمۃ اللہ اکرام لگانے
 تیرا پیر یا گھر وہ بیٹھا نا حمر بخش چپانے
 مرد کے دے مٹھا ٹھایاں عاجز بخشا جانے
 جھوٹ بیان فضول کلاموں بخشے رب پنا ہواں

نصیحت

لے انسان انسان ہوندا کرے شکر ادایاں
 نافرماناں کارن دنیا دیکھیں سخت ایذا یاں
 ترح قبرتے شتر دہاڑے گھاٹیاں شکل آیاں
 جے جیوان بناندا سانوں کی بین اندر آیاں
 سورج چندین آسمانے ہر شے تیرے کارن

بہترین امت و چہ آئینہ کرے نیک گمایاں
 پاک کلام اندر پڑھو دیکھیں مرگنے ساتھ ہر یاں
 درد عذاب دوزخ دے اندر کرین ملک جہاں
 کھول اکھیں کس مطلب آئے منیں سب فرمایاں
 جیوں گائیں کرے گورے دردم حکموں مارن

اپنے دوسرے پاک خداوند پر سے کر دکھلاندا
 پیغمبری دعوے چھوڑے پیغمبر امت محمدی چاہندے
 چھوٹی عمر سے ماں پوپ بھائی سب سے سمجھاندا
 پڑھدیاں سندیاں بڑھے ہوئے عمل نیک کیا
 پر قسمت نے غفلت پر دے ہرگز دلوں نہ جانے
 عاتق باغ زور جوانی کیا کیا رنگ دکھائے
 صحت کدے بیماری دے کر دکھ چوڑے بنا یا
 شوہنی صورت خرابی والا گل پیدائش نالوں یا
 مٹہ مہ کن انکھیں دل تیرا مروں باہر نہ جائے
 جے شوخ رویا رسول تیرے تے رحمت پھیلانے
 کن انکھیں مٹہ مالک نہ توں جان تے جسم آہی
 ہر ہریم مروڑی اندر نوری الف دسائے
 جے تیرا اپنی مرضی کیتی منگی ساز نہ پا لویں!
 نبیاں ولیاں کوشش کیتی خلق پچھے اُس ناروں
 پھر بھی نبی ولی خود ڈر دے رہے ہمیش ڈرانے
 عاشق صادق دوست رہے پھر دے حال چھپائی

ہر حالت و وجہ حکم قبولیں جاندا وقت وہاں
 سالوں سار نہ امت والی انعام نہیں سمجھاندا
 بڑی عمر سے استاد عالم بھی حفظ کلام ستاندے
 گریہ زاری کر کے یاری کدے نہ حال سناٹے
 فحش بکرم ہوئی ہونے نفس شیطان بھلاٹے
 کہ کمزور بڑھیا دے کر بہر حالوں ارباٹے
 امیر غریب غم و چہ کر کے ہر ہر رنگ دکھایا
 احسن تشویم ہے حق انساناں پائی صفت کمالوں
 منع کیتا جس باتوں تیزوں خواب خیال نہ آئے
 قُرب انعام ہر دے جاں حاصل غیر محبت جانے
 قول میں ہرگز نظر نہ آئے عارف جان ایہاں
 نفس شیطان کجہ طاقت نہ پھر اُس کو رہے پائے
 کام کرو دھول ٹوہب ہنکاروں خود لیل و نعل
 سوا، علیہم رب فرمایا لائی مہر تہاروں
 قدم بقدم انہاں دے چلے جو طریق بتاندے
 ظاہر باطن روشن نوروں اماں سمجھ نہ آئی

فضیلت فقرا و زکوة زہدنی بی قاطر رضی اللہ عنہما

دکھ سکھ دی پر واہ نہ انہاں جاہن دید الہی
 طلب سخن و چہ سب کجھ بھلا عاجز حال نمائے
 زندہ مردہ فرق نہ چاہے حال کی جانے کوئی
 ساقی کاسہ ہو پلا لویں منگن ناہیں منگن!
 دل و چہ یار سجایا ایسا پلک و سار بہر ہمت ہے

عشق جہان دے دلوں لٹیا دنیا دا غم ناہی
 چھوڑے شاہی لوں کرن فقیری پھر دست دینا
 قید عشق نہیں ہیں خلاصی کدی کینوں ہوتی
 دید سخن دی لذت ایسی نہیں خلاصی منگن!
 دن کے رات جہاں ہو ملول ہر دے ہر دے

جان پیاری کرے واری رہندا عند نہ کانی
 لوں لوں رچیا نور الہی شیراں حسب بھلائی
 نیتدا کھال تھیں دوری کپڑی ہندی گریہ ناری
 سخن اقرب تھیں رب نیڑے انہاں سمجھیا ہویا
 بات عشق دی دخل عقل تھیں کیہڑا حد بتائے
 اک اندراگ ہووے جس دم عاشق نام رکھائے
 نام ایساں دے اکوں بھول لکھد لکھال ہوسن
 عشق خرید لیو کر سودا ایسے کارن آئے
 دوی دور کیتا ہے سالوں ہووے نہیں حضوی
 وانگ پتنگال دے مٹر نار سم عشاقاں آئی
 با بھول عشق عبادت کرنی کس گنتر وچہ آئے
 عشق تہادت اکبر والی جھلیں تیغ ضروری
 خلقت متاخریت والیاں نہ انہاں لوں لوڑاں
 طالب صادق بن کر ڈھونڈیں ہو کے بھر مر دانل
 فانیال چھوڑ تکیں ول باقی ایہ کم جانے چنگا
 اُس دی مرضی با بھول اک دم خلقت نہیں نکلاں
 ساڈے جیسے ہو رہی ہے صاحب تائیں بندے
 فقیر امیراں تھیں ودھ درجے سرور نبی شائے
 اسمانی تارے جیوں زمینوں روشن ظاہر آون
 بی شہید فقیراں با بھول ہور نہ اوہ گھر پاون
 ذوالقرنین سکندر شاموں ہور جوکل امیراں
 کہیں جھنڈ ہنرور جھنڈا اندر فقر انواں
 کرو سفارش میں ذی چاہوڑا نبی کراں کساں لوں

مہنڈرانہ نہیں بہانہ گرون پیشس جھکائی!
 عورت بیٹے ماں پیر سخن بھلی ہور اشنائی
 اکھن او گنہارا ایسں خود چنگی خلقت سامی
 جان جسم سب حامن کر کے بھول ہار سپہا
 اک سمندر اندر عاشق شوقوں چھال لگائے
 درد مندوں دے بے درداں لوں لوں نہیں ہٹائے
 سوئی صورت نازک جتے سب قبراں لوں لوں ہوسن
 بدگتے تھیں بھی ہے بدترین خنقوں مر جائے
 نوروں سایہ سمجھو جو دے بار بھو نوروں ہی وری
 خوف نہ موتوں ساتھ خوشی دے جان عزیز جلائی
 سے نامرد بھانویں لکھو واری چلے ہزار کھائے
 لوہا گرم نرم جیوں سٹوں مری نفس غروری
 وچہ درگاہ منظور ہوئے ہو لوڑ نہ رہ گئی ہورال
 رکھ آسانہ ہونرا سا نہیں لک جو انال!
 بھیجا اُس نے سدیاں جانا حکم میں بن بندا
 اُس لوں چھوڑ جانا ہے کدھر کس دا کرنا ماناں
 تیر پرواہ کچھ ہے پرواہ توں فعل جہان دے مندر
 مٹرخ یا قوتوں جنت ملی ایسا ہور نہ کائے
 نچلے جنتی انہاں تائیں ایویں پیے دساون
 دن ادھا سب جنتیاں جتیں فقر اگیرے جلاون
 یوسف نبی سلعاں تھیں بھی پہلوں جان فقیراں
 رب فرما دے نبیاں وانگوں ایسں کسانوں چاہنواں
 طفیل ساڈے بنشاں گاہیں نہ پرواہ اسانوں

سردار دو عالم نے فرمایا شک لکھاں کے پاروں
 بہت حرام کھاؤں تھیں ہوں بے حاکم گناہاں
 رسول حب دنیاوی ہووے ربی یاد بھلا
 سرور کہا اک زماں میری امت آئے
 قرآن بھی دیکھو دیکھی پڑھسن عامل ہوں تھوڑے
 دیوں دنیا اعلیٰ سمجھن عورت قبیلہ جاسن
 پرکھے جاسن فقر تے عالم جیباں انبیاء والے
 یت سب دی اللہ جانے معلم ساز دلاندے
 ابن مسعود روایت کردے پاک رسول الہی
 جسم مبارک اظہر آپر لگے نشان چٹائی
 رحمت عالم آکھن مینوں بستر نرم نہ کوڑاں!
 دنیا سمجھ سا فرخانہ کوئی آئے کوئی جانے
 فاطمہ حجت خاتون سرور شادی جدول کرائی
 صدیق فاروق غنی عثمانے سلمان آسامہ تائیں
 تکیہ پڑے رنگے ہوئیا چھل چھو ہار یوں بھریا
 اک موراک مٹی دے برتن چلی اک رکھائی
 چھل چھو ہار یوں ہی اک جھاڑو یوں فوسن گئی
 مٹی تھال پیالے مٹی ہانڈی مٹی والی!
 ابو بکر صدیق نول سرور آکھن سوہاں جہانناں
 شادی عالی چادر سر پہ باراں گھنڈاں والی
 تھیں بی بی دانے پینہندی پڑھے قرآن بانوں
 دنیا قید مؤمن دے کارن پاک نبی فرماوے
 باتاں تن پسنداس دنیا سرور پاک سنایا

سختی دلدی سے ہو جانندی بہت گناہ شماروں
 بھلے موت حرام کھاؤں تھیں دنیا رسول چاہاں
 سب گناہنواں دی سڑھو دنیا حب سرور فرمائے
 رسم اسلاموں نام ایمانوں صرف باقی رہ جانے
 پیچھے ناسق و طے کا ذب نیکیاں تھیں منہ موڑے
 پیٹ بڑے تے فعل شیطانی نفسانی خواہش مانن
 خواہش نفس مسائل کر کے فرتے کئی نکالے!
 معشر اندر ظاہر ہوں جو رہے عمل کماندے
 سرور میندر کرے خاطر چٹائی بیٹھ بچھائی
 بستر نرم بچھاؤں کارن میں پھر عرض سنائی
 دنیا قانی دے سب عیشوں میں اپنا منہ موڑاں
 غم خوشیاں سب مٹنے وانگوں اس میں منزل لائے
 جو کچھ واج دتاسی بیٹی بات حدیثوں آئی
 جہیز اٹھاؤں حکم سنوں جدا جدا اشیائیں
 لکڑیاں دی جیتی عاماتے اک چوکی دھریا
 ستدی ہونداں والی چادر چھو ہاریاں چھل بٹائی
 اک پیالا لکڑی سدا تسبیح گرت گول ہوئی!
 دیکھ جہیز روون اصحابی صدیق اکبر بے حالی
 بہت جہیز ایہ دنیا اندر ملدی ایتھوں جانناں
 سردار دو عالم دی ایہ بیٹی جس دی شان کمالی
 کہ تفسیر دیے تھیں سوچے روندی خوف رسالوں
 حکم آشد تھیا اللہ دے وجہ عمر نکھاوے
 اک خوشبو تے دوجی عورت نیک ہو کر فرمایا

ٹھنڈ نماز رکھنا نول پاندی تیحی بات بتانی
 رہاں تکیندا سبحناں تینوں ہر دم شوق کمالوں
 حضرت عمر کہن تن میں بھی باتاں دنیاچا ہواں
 عشق امانت توڑ پڑھا نواں عہد جو کر کے آیا
 کھلا نواں کھانائے میں پہلاں دعا سلام پکاراں
 علی اسد اللہ نے پھر کہا تن دنیا ندیاں باتاں
 نیک عملاندی کراں ہدایت دیکھاں عیبیاں
 کراں بھروسہ اللہ پر خلقوں تنہا رہنا
 جنت خاتون بیٹی سرور عالی شان سناٹے
 طاقت ہووے مال اپنا میں رب کے نام لٹا نواں
 وحی کرے رب اسے مجربا میں بھی تھہرنا نواں
 عمر جوانی کرے جو توبہ جو دل نوح رکھا دن

پھر صدیق کہن بھی منوں تن باتوں حسب آئی!
 کراں جہاد تیرے سنگ رکے کہیں تے خرچاں مالوں
 نیک باتاں دا حکم کرا نواں بدیوں وک بٹا نواں
 عثمان غنی تن باتاں آ کہن میں بھی شوق رکھایا
 نیندر لوک کرن جاں راتیں میں نماز گزاراں
 عاشق صادق مسطراں سنگ ہوون میر سا تھاں
 عائشہ بی بی کہن پسداں باتاں تن سناواں
 چور بدیوں کے کراں قناعت ایسے میرا کہنا
 دل میرا بھی تن باتاں نول اللہ جالے چاہے
 وقت نہ امت زاری کرنی ناتیوں میر رکھا نواں
 تن باتاں دنیا ندیاں سانوں ہیں محبوب بتا نواں
 اوہ اکھیاں جو نوح محبتوں گریہ زار کراون

مسواک اور ضروری فضیلت

سرور عالم نے فرمایا ہے مسواک ضروری
 اک مسواک اک بن مسواکوں جو نماز پڑھا دن
 مسواکوں صاف کرو منہ اپنا صفت خداوند کرنی
 دو غلام ثواب آزادوں کھانے بعد کرائے
 تھوڑی تھوڑی محنت اتوں عقے امن شانناں
 حضرت ابو ہریرہ آ کہن ہے ضحاک بتایا
 کرا دنو ثواب دنو حضرت آ کہ سنایا
 برتن پانی یا تھوڑے شخص جہڑا تن واری
 تو گناہ نماز دو جے تھیں تو درجہ ہے تھیں

کیتی فرض نہ رب العالم نہ ہووے مجبوری
 ستر نمازاں بن مسواکوں نہیں برابر آون
 درود شریف کے کلمہ طیب بات قرآنی پڑھنی
 تھوہر اتار نہ بانسوں ہووے منع نبی فرماٹے
 حکم شریعت عین پاروں خوشیاں وصال جہانناں
 پاک نبی دے پاس بیٹھے سال اک اعرابی آیا
 تال پھر پاک نبی سر نے سبحناں نول سکھلایا
 پہلے چلوے تن تونکی فرمایا نبی خفاری
 غیبت جھوٹوں کرے کرولی تا پاک دوریے

خوشبو مشکوں منہ دھو اس والہ دور ہائے
 یک پہاچاں منہ پر پاوے نور قیامت پائے
 ایو پر وہ اس سے تائیں دو نسخ کنول پچائے
 سوام عذاب دو نسخ را کھیلوں پانی جڈوں گائے
 جنتیال بالال تے تھ پھیرے من جنت قلے
 رب فرما سے میں ہاں رانی کے باقول نہ ڈرتا
 سہا پیر دھوون تھیں المد کرسی نور عطائی با
 حساب قیامت پیر کیسے تھیں کرسی رب اسانی
 قدم قدم تھیں بدیاں اس دیاں تے متا کر اسی
 تکلیف و متو تھیں مردی موسم ہر دو پانی تھیں پا
 و متو شریعت اہل طریقت ہر ہر وقت رکھا سے
 حضرت علی حیدر فرمایا جو مرد ارعشا قساں
 دھو کھہ بعض عداوت سبلی حد دلا نہ چھوڑے
 غیبت چھوڑے تہمت شرکوں و متو زبان رکھا
 و متو محرم دمال حراموں کپڑے نہیں پہنائے
 نمازوں پہلاں مومن تائیں پاک المد فرمایا
 مسح سرے واپیر گئے تک ذکر قرآنے آیا

تک و چہ پانی پایاں ملے سے جنت و چہ چہ پاکے
 شفاعت قابل دو جے کون تھیں پر وہ آئے
 سجا بازو دھوون پاروں اجر زیادہ پائے
 دعا قبول کنے رب عالم ہر داسح کر لے
 مسح کتال تھیں وقت نزدیک آٹازہ پائے
 و بیہ غلام ازادان در چہ گردن مسح کرنا یا
 لیصر اطاندھیرا رستہ اور کڑے رستہ سنا یا
 کر کے و سو جان قدم اٹھانڈا ہزار کی تھہانی
 و متو سمیت جانے ول حاکم الفت نال بلوسی
 اس سے بدلے عرش اللہ سے من قیامت سے
 ترک محبت خیراں کر کے قرب کسی پاندے
 بیج و متو تھیں نیچے چیزاں ہر دم رکھو یا کال
 با محمد محبت رب رسولوں خیراں تھیں منہ نور سے
 و متو شکم دمال حراموں بہت پر ہیز کر لے
 و لباس اتقوی و چہ قرآنے المد حکم بتا سے
 منہ تھہ کئی بازو تائیں دھوون حکم سنا یا
 لازم ایہ تعلیم و متو کر پڑھ صلوة سنا یا

آذان و امام کی فضیلت و قرآن بعض مؤذن

آذان مؤذن پڑھنے سے پہلے آواز جھٹول تک جانے
 مؤذن دی تصدیق کر اول رب اس نول بخشا سے
 آذان اللہ جو شوقوں بند عقیدہ نیک جنہا ندا
 جس سے پاروں در چہ پاک جنت سے لکھا نا یا

ابو ہریرہ کرن روایت پاک رسول بتا سے
 اس دی خاطر استغفار ہر اک چیز کراوے
 قدر از قیامت اند سب تھیں سوگ تنہا ندا
 اصحاب اک عرق کریند حضرت مینوں حکم بتانا

اذان سنایا کریں جو مؤمن رکن جماعت بتایا
 یہ بھی حضرت مشکل میںوں پھر حضرت فرمایا
 قاسم کہن ہی فرمایا سن آواز جو آون
 مؤذن وچہ دس باتاں ہوں حق تو ایوں یا
 شوقوں پڑھے اذان صبح کرنے احسان جتنا
 کہے بذات نیکی کارن بدیوں منع کرانے
 حال تک مقتدی نہ آون ادیک امام کرانے
 اذان اقامت مغرب دی تھیں پیراری پائے
 چھت مسجد پر اک دن حضرت حکم اذان کرایا
 در اسماناں کھول دتے رب سنن ملائیک سائے
 ہر اک دی اذان سیندے پاک نبی فرماندے
 چند باتاں جو فرض اماں تھوڑا ذکر لکھاواں
 پاک نمیدان خاص مصلحا جانسا ز پڑھاون
 سب نبیان دے حال قرآنوں پڑھوکیا بتلا دے
 قرآن مجید قرأت حفظوں کرے نہ بہتا تھوڑا
 چیز حرام نہ ہے جس وچہ سخت پر بہتر رکھائے
 مقتدی تنگ نہ آون جس قیلاں بیتا وہ پڑھائے
 مقتدیاں حق بخشش منگے پڑھتیاں استغفار
 مسافر مسجد کرے حفاظت کھاناں اوس کھوائے

اُس کہا یہ مشکل تاں پھر نہیں امام سنایا
 صف پہلی وچہ کھڑا ہویا کر جنت دیگ خدایا
 ثواب برابر کل جماعت بانگے نام لکھاون
 وقت نمازوں واقف ہوو بلندا واز رکھا
 ہوسا اذان کہے جے کوئی غصہ نہیں لیائے
 لحاظ نہ ملے کرے امیراں رکھے خون خدائے
 جاگھر رکے جماعتوں اُس دی جگھڑاناں پائے
 مقرر جگھ نہ رکھے کوئی عذر نہ ظاہر کرانے
 بلال اذان ختم کرچکے پاک نبی فرمایا
 کہے صدیق ممالوں سن دے کوئی جے سو پکائے
 مؤذن روعاں ساتھ شہیدان پھر سن سیر کرانے
 شان امام انداز لیل باہر طاقت نہیں تالواں
 حسدیا طمع نہ رکھے بدوے وعظ ستاون
 حکم ستاون دی مزدوری آپر رب رکھائے
 کامل اقصین کہتے تکیراں رکوع نہ سجدہ سوڑا
 کپڑے بدن صفائی رکھے خودیوں نفس بچائے
 استغفار گناہوں کر کے شروع نماز کرانے
 شفع اہان دے کارن ہووے گرنے عاپکاراں
 قرآن حدیث احکام شریعت امرنی سمجھائے

مسجد میں جانا اور جمعہ کی فضیلت

قیامت نول تن فرقتے ہوں جنہاں نہ غم کائے
 اندھیرے مسجد اندر جاون رب کے ثبوت رکھانے

سرور عالم نے فرمایا عرش المددے سائے!
 سردی وضو کرن سکیناں دین جنہاں کھانے

صفت لیاوے مسجد کا دن جان تک طے تائیں
 مسجد صاف کرن تھیں اللہ گناہ معاف کراندا
 مسجد کے سفارش عشر خاص نمازیں کا دن
 حلت ابن یعقوب بتاون کرے ذکر الہی
 دیکھا اُس حضرت باہر جا کر بات چلا پ سنایا
 حلت کہا ہے حکم نہ رب دا مسجد بات کرن دا
 ابو ہریرہ کرن روایت مسجد اندر جائے
 پیچھی آٹنے جتنی مسجد جوتی ر کر اوے
 ہن کچھ حال جمعہ دا لکھاں دن تبرک آیا
 دن جمعہ دا وقت نمازوں اذان سنائی جائے
 خرید و فروخت چھوڑ و ہر کم جے کر سمجھ رکھاؤ
 دلی جمعہ دے پاک خداوند نظر کرے تن وارال
 رات جمعہ دی حکم کرے رب ملکوت سا نوال
 سرور علم نے فرمایا روز جمعہ جاں آئے
 اچھے کپڑے پہن گھراں تھیں جامع مسجد جائے
 ہدیہ اونٹ ثواب ہمہ سلاں مسجد اندر آیا
 مرغی پوٹھے پنجریں انڈا عمل ثواب لکھایا
 اک جبر تھیں دو جے تائیں معاف گناہ رب کرا
 حضرت ابو ہریرہ کہندے روز جمعہ جاں آئے
 امام لکے بد خطبہ پڑھنے کروا بند کتا باں!
 روز جمعہ دے جنت اندر جبرائیل پکارے
 اک سو تیں صفائ ہمارے چلن ساتھ حضوراں
 پیچھے جتنی گھوڑیاں آپا گے حضرت جاسن

ستر فرشتے اُس دن تا کرا اُس حق کرن دعائیں
 کلمہ جاری رہے زبان پر تیرا تھوں جان خدا
 باتاں دنیا کرن نہ مسجد رب دا ذکر پکارن
 مسجد اندر گیا آیا بات ضروری کاٹی
 کیوں نہ جواب دتا وہ مسجد کے سوال کرایا
 بہت ڈراں میں خوف رہے تھیں دن نزدیک ہرندا
 باجھوں نفل نہ پڑھیال بیٹھے پاک نبی فرمائے
 ان سے بدلے مل جنت و جہاں پاک نبی فرمائے
 خاص غریباں کارن رحمت حج ثوابوں پایا
 دوڑو ذکر خدا دی طرفے جہاں لیا کئے!
 بہتر ایہ تھائے کارن ہرگز دیر نہ لاؤا
 اک نظر تھیں او گنہاراں بخشے سطح ہزاراں
 دروازے جنت کھول دیو اج رحمت باش پاتوں
 کھانا کھائے باہر جائے داتن غسل کرائے!
 حق شفاعت اُس پر میری پاک نبی فرمائے
 ہدیہ گائیں دو جے تائیں تیجے بکری پایا!
 کرسٹی جو پھچوں آیا ایہ ثواب نہ پایا
 ہو توبہ خطبہ سن کر خوف رہے تھیں ڈردا
 جو جو مسجد بندہ آئے فرشتہ نام لکھائے
 سن دا دھڑ بیٹھے چپ کر کے کارن ادب دایاں
 سردار دو عالم شاہ جہاناں ہون بلاق سوار
 بیس ہفتاں گل نبیال امتاں تھو سید پرگورال
 شہید ولی سب مؤمن عاشق عالی درجہ پاسن

شیریں سخن بلند و از اول حمد و اول پڑھا دن
 پڑھو پڑھو دے امانت نرو را ک امانت رب نبیال
 پاک محمد کول رب اکھے منگ جو مرضی چاہیے
 ظاہر ہو کر پاک خداوند میر ذباز دکھا سن
 صاحب نصیب تکن ہر ویلے اکیاں ناہیں جھکن
 یا اچھدید از اول اک ساعت عاشق کرن گزارہ
 اندر دن سے دو دو واری جنت وچہ لکامن
 ہر وار و نا ندادن جتنے واپاک رسول سنایا
 اہمیتا پڑھن دے ویلے جوں نماز پڑھا دن

حکم ربے تعین ملک پرندے سا تھا و از ناول
 اس دن رب عطا کر ہی نظری ما دن بھیاں
 ہر وار اکھن رب کچھ دتا پاک جمال کرانیے
 لیکن تکن ہوش نہ رکھن پیے ہوش تکا سن
 دنیا جتنے دن را میں ایو خواہش رکھن با
 جی پانی یا بچھ نہ جوئے منگن دیدنک سارہ
 کوئی دن اٹھویں کوئی تھینے سالوں دسا سن
 اک ساعت وچہ ایسی اس کے جو منگیا سو پایا
 ایوں خطبہ بیٹیاں سنناں بون رسول جاو دن

ذکر کلمہ شریف روزہ و اعتکاف و زکوٰۃ و صدقہ و فضیلت

حضرت ابو ہریرہ کہندے پاک نبی فرما دن ا
 بنا کر لوح رب قلم بنائی لکھیں حکم سنایا
 آہر تیک جو ہوں والا لکھیں رب فرمایا
 لا الہ الا اللہ لکھ پاک ربے فرمایا
 اتی مدت پھول رب اکھیا قلم لکھا توں
 محمد رسول اللہ لکھ ہو یا حکم جباروں
 بیعت تعین ہوشی پانی ست ہزاراں سال
 ست ہزار برس رہی سجدے کردی گریہ زاری
 ہو بزرگ نہ ہو یا کوئی تیرے با بچھ خدا یا
 اس قول پیدا ہے نہ کروا تینوں بھی نہ کروا
 رہو بیعت نول ظاہر نہ کروا نہ کوئی ہو رہا
 ست ہزار سال پھر لکھیا ایہا اسم پیارا

جس نے کلمہ پڑھیا صدقہ معاف گنہ ہر جاو دن
 قلم کہے پھر عاجز ہو کر کی میں لکھاں خدایا
 جو جو حکم کروا وہ لکھاں مجزوں قلم سنایا
 ست ہزار برس تک ایہا کلمہ قلم لکھا پایا
 مجزوں قلم کہے رب بیعت لکھاں جو حکم بتاوں
 لیکن ملی جاں قلم محمد بیعت گئی وچکا دن
 ہوش آئی تاں ست ہزاراں کہی سال ہی حال
 لکھ کر نام رسول اللہ و مجزوں قلم پکاری
 لازم ادب کہے رب خالق اسے قلم تدرہ آیا
 سارا نور ظہور تمامی صدقہ اس سرور دا
 اس دی خاطر عالم سارا اوہ محبوب ہمارا
 اس تعین بعد لاکر لکھیا کلمہ طیب سارا

چاقیوں نزارتے ایک لکھ بڑیاں کلمہ لکھانی
 کرامت میں بخش کر کے کلمہ لکھن لگایا!
 کس دی عمر ہوئے میں جتنی کون ایہ رتبہ پائے
 پاک خداوند کہن تلم نول اہمت ہر در والی
 صہائبات غنی ہے کلمہ کلمہ نفس امارت سے
 کلمہ طیب دے عروت چوئی نے چوئی گھٹے دن رات
 جو بندہ اخلص اور مئے کلمہ طیب والا!
 اس کے ہر دم کے ہر ساعت کلمہ ہر دن جو سارے
 اس طرح جو ضرب دے پر کلمے طیبوں لاوے
 موم ہوتی واقابل کلمہ پردہ خودی جلائے
 عاشق شاہ منصور جہاں نے ہر سولی لٹکائے
 راز فقر واکھے اندر پچھ پیر دل اسرارے
 کلمہ پڑھیاں کفر اندھیرا ہر گور بندہ نابہاں
 بن کچھ ذکر روزے والکھان خاص امانت جانی
 حضرت انس کے اک شخصے سمیہا پاک رسولوں
 بابے آدم منع درختوں پھل غلطی تھیں کھایا
 ذریت اس دی اپرا سائے اللہ پاک کھانی
 بیس رکعت تلاوت پڑھیاں ملے لو اب گنیرا
 تلاوت سنت پاک نبی پڑھو ضروری کمال
 حضرت عمر روایت کر دے پاک نبی فرمایا!
 ماہ رمضان میں آدھے خوب تیار ہو جاؤ
 اس دی عزت تسانی عزت نفع عبادت آیا
 قرآن تلاوت ذکر الہی فعل نماز گزار!

عزمن کرتے اسے پاک خدا شفقت میں تسانی
 عرصہ عمر دراز میری دا کھنے وپسہ دیہا یا!
 کس نول طاقت لکھے اتنا میں بسا برائے
 کلمہ پڑھے مؤمن اک فاری میں تھیں رتبہ عالی
 پڑھ کر عاشق کلمہ صد قل ایاتن من والے
 چوئی نزار واری ساہ بند ویند ادن تے راتے
 خاص الخاصوں سمجھ پڑھیند ایسے درجے اعلیٰ
 کلمہ طیب سائے ایوں بیوں لکھی لگیاے
 شوق الہوں دل تھیں شعلہ طہون چشم کھلائے
 پڑھ کلمہ گم گئے نہ بنے راز جہاں نے پائے
 اتنا الحق کہا ہو واصل اپنا آپ بھیلائے
 نور الہی عالم اندر جس دے کل پیارے
 وقت نزع دے ساتھی کلمہ جو چاہیں سو چاہیں
 ایہ امانت صدق دے تھیں مؤمن توڑ چڑھانی
 بیس روز سے کہوں ہوئے مقرر مطلب کیا اصول
 اثر مہینہ زہا اس دا پاک نبی نہر مایا!
 کہے اعرابی جیک بھی حضرت بات سنانی
 میں نزار گناہ رب بخشے عبت کرے لیرا
 صد کے خیر خیر اتاں کر یو ہر ہر کوشیاراں
 ماہ رمضانوں اک دن بیلاں پڑھو خطبہ سمجھایا
 کرو عزت رمضان مہینے کپڑے صاف رکھاؤ
 سب مہیناں تھیں دو حقے درجہ عمل پڑھایا
 عشر اند کرے شفاعت روزہ روزیازو

گل مہیناں تھیں سرداری ماہ رمضانے پاٹی
 ماہ رمضانے پاک خداوند قید شیطاناں کردا
 قدر معلوم ہو یا جدر روزے کہن ہمیش رکھانے
 راتِ اخیرِ ماہ رمضانوں روون قرنتے سارے
 قبول دعائیں صدقے ہونے ہنسنے پاک گناہوں
 تڈھ پند جو چند بندے نے خاوند اسان بتائیں
 این عباس روایت کردے پاک نبی فرمایا
 نو لکھ برتساں وقت دیہاوسے جسی اندرتاساں
 مہینے پیراں ہر بریا نیوں رو کو نقصان بھائی
 شہوت نظروں دیکھیاں روزہ اکیہا نڈاٹ جاندا
 پیر تھہ حکم شریعت جین روزہ ہتھ پیراں دا
 سر پیراں تک کل اعضا نواں روزہ کٹ کٹا لوں
 قالو علی ابواب الستوں دم دم پیاسناے
 جہاد نفس تھیں عاشق مرداں ہر دن روزیداروں
 احتکات بیٹھن دا درجہ تھوڑا ذکر سنا نواں
 حضرت انس کہے میں سنیاں عالم دے سرداروں
 لبتہ عمل ہووے جس نیت دکھان تہا نہ کرتا
 اک دن رات اللہ دے ذکر میں خواب تھیں باو
 پنج سو برس ہر پردے رتہ پاک نبی فرمائے
 حضرت زہری کہن تعجب احتکات جو لوک چھوڑیندے
 کسے غلیفے چھوڑیا ناہیں کردے دارو داری
 فخر نہ دل وچہ مول لیائے کر کے عمل بھلائے
 صحبت پوری ساتھ نہ کرنی حکم قرآنے آیا

جیوں کرسب نبیاں تھیں افضل پاک رسول الہی
 دن تے راتین بخشش کردا جو سائل اس دروا
 کھانا سونا ٹرنا ہننا لکھے عبادت جاندرے
 روزے داراں دی تکلیفوں کھینیا نی سوہارے
 پناہنگار لگا کر حوراں آکھن پاک اللہوں
 دروائے بند رب دوشخ کردا کھولے حنت جائیں
 بغیر عذراک روزہ چھوڑے دوزخ جلیے ستایا
 ڈھال روز خدی روزہ مانوں دزیوں بییداروں
 بار ہویں سے وچہ رکھیا جا کے کھاؤ حلال کماٹی
 چغلی چھوڑوں ہے نہ روزہ سمجھو متہ کتا ندا
 دیں صفائی خودی گوانی چھوڑو خیال غیراں دا
 چک امانت پوری کرنی ایہ ہے مرد کما لوں با
 سینے چمکے نور الہی غفلت پردے چائے
 اسم الہی با ہجیوں بھائی ہور نہ جہادوں کاراں
 لازم شرطوں جو خجایاں اوہ میں لکھ بتا نواں
 تو شہید تھاب احتکاتوں اک دن راتے پاروں
 مطابق سنت ٹوکدہ ہونے نعت الاہول ڈرنا
 اس تے دوزخے وچکاراں تن پے ہوجاوں
 دنیا جتنے کسے دعائیں رب قبول کرائے
 وقت وصال قریب نہیدا بھی احتکات کریندے
 دس دن آخر ماہ رمضانوں کرو عبادت بھاری
 مسجد اندر حکم بیٹھن دارب دی یاد پکائے
 دس سو سال عبادت درجہ ربی طرفوں پایا

خواہش نفس آمارہ والی دنیا دے کم چھوٹے
 پڑھے قرآن کے عمل کماے اجر ٹو ایلوں پاسے
 نماز مغرب تھیں پھول کھائے ضروریات سنا کے
 مست پیراں تھیں باہر چلے اجابت شاہنشاہ
 حکم زکوٰۃ بیان کراں کعبہ بتا پنجواں اسلاموں
 حضرت ابوہریرہ اکھن پاک رسول سناے
 غیبوں اگ لگے گھر سائے مال سارا ایل جاے
 ڈاکو چوری یا کر زوری اُس دا مال لے جاوے
 مقدمہ کاری پورے بیماری نجانیز مال لٹیوے
 اُس دا مال اولاد بڑی جا کر سن خرچ ازائیں
 بعد مویاں ایہ پکڑیا جاے رب حساب پچھاے
 سردار دوعالم نے فرمایا مجل جو مالوں کرے
 حال قارون خداوند عالم وچہ قرآن بتایا
 انکار زکوٰۃوں تمہت پاروں دنیا سر من لگاٹی
 ظاہر عزت دیکھ قارون نے جنہاں ل لپچایا
 راہ موٹے دے کرے جو صدقہ کل مصیبت لٹے
 ابن عباس کہن میں سنیا کہندے نبی الہی
 آکھے حرمت کیسے پاروں یارب بخشیں مینوں
 کہن لگاے نبی خدا دے میرا عیب و ڈیرا
 یا حضرت میں بہت غنی ہاں تے ہے کنبہ بھارا
 میں تھیں فاسق دور ہو جاوین کہہا نبی خدائی
 پڑھیں نمازاں رکھیں روزے سال تہرا بتاؤں
 سردار دوعالم نے جہریلوں صدقہ اجر پچھایا

سمجھے مردہ آپ اپنے لوں دن زندگانی تھوے
 کنز العباد حق منکفاندے لکھیا دیا جسائے
 تھوڑا سوے بہتا جاگے خوشبو تیل لگاے
 غسل وضو تے لہل پختانہ جمعہ جنازہ چائے
 تھوڑا چول کڈھ ڈھائی دیوے رہے پیش راہوں
 ہر دے غنی زکوٰۃ نہ دیوے تہر دں مارا جاے
 کرے تجارت مال جہازاں پانی غرق کرانے
 سخت بے عزتی کرے اُس دی جانوں مار گروں
 امن در رب دیوے اُس تائیں وزخ و پھر شیوے
 راگ نشہ تے کعبہ وغیرہ حاکم کھان غذا میں
 مسکین یتیم نہ پیوہ دتا زکوٰۃ نہ حج کرانے
 دشمن بن گئے جان پاتی دے مصیبت سب جوردے
 تن و جہ تھیں اُس دے تائیں غرق زمین کرایا
 ہے نصیحت غنیاں کارن سوچو ساتھ دانائی
 غرق زمین جاں ہوندا ڈٹھا توریہ توب سنایا
 دعا مسکین یتیم دی تھیں پیتری برکت مالے
 کیسے والیلاں پر دیانندے سنگ چمپر یا بندہ کاٹی
 سردار کہہا حرمت مؤمن زیادہ دساں مینوں
 سردار عالم کہن کیا ہے خاص گناہ جو تیرا!
 سوال سوالی کرے جے مینوں تن من بڑا سارا
 تیری اگ نہ میں دل آوے کھا کر قسم سنائی
 جے توں اللہ خرینج نہ کر میں دوزخ جلیں سناؤں
 دکھو دکھ تو اب سناؤں جہرا ایل بتایا!

امیر با ظالم تائیں جتنا دیوے اتنا پاوے
 بیٹا غنی کے ماں پڑ عا جز بیٹا انہاں دیندا
 لو لے لنگڑے اندھیال تائیں یا مڑے پر لایا
 جو عربی دا علم پڑھیندے خاطر عمل کماون
 بیچ باتاں دروازے تہت لکھیال حضرت پایا
 کرنا صبر مصیبت اندر دل رووے مڑے تہتے
 حکم امیری ہونڈیاں ہریاں عاجز ہے تما ناں
 ہو غریب سخاوت کروا خفیہ دن تے راتاں
 حضرت ابو موسیٰ جو اشعری کہن حضور سنا یا
 سرور عالم نے فرمایا صدقے والیاں تائیں
 ناقے والیاں کھاناں دیوے کپڑے شگیاں پاروں
 سخی سخاوت کرنے ولے رب نول بہت پیارے

معصی سلامت بند دیوے دس حقے ودھاوے
 بدلے اکٹے رت سو وافر پاک الہی بخشیندا
 اک بدلے ودھو سو پاسی جبرائیل سنا یا
 انہاں نول اک دیون ولے نو لکھو وافر پاروں
 عمل کماو جنت جاو رساں اوہ میں بھایاں
 قرض غریباں کرے معافی کارن فخر نہ دے
 رکھے پیار غریب تھیال کہے خوف رباتاں
 انکواں نہیں احسان جتاون کرے رہن خیر اتاں
 جو ٹھکے نول کھانڈیوے بہت ثواب بتایا
 بے کر شکر نہ کیتا انہاں بخش دیوے مایاں
 پیاسیاں تائیں پانی دیوے بہتر حج ہزاروں
 سرور عالم ماتم ڈٹھا نہ اک سخیال ساڑے

عورت کا حق تھاوند پرھاوند کا حق عورت پر

حضرت ابو بکرؓ کے رسول خداؐ نے
 ادا نہ کرنا ہے بد نیت اوہ ہے عیسا زانی
 حضرت ایش کن روایت پندہ حق عورتاں
 وضو نماز روزہ سکھلاوے سنت قرآن تہائے
 خلق محبت رکھے اس تھیں امر نہی سمجھائے
 کپڑا تھر حلاوت نہ دیوے جس تھیں جسم دساے
 غیر شریعت گھریں امیراں روکے جاون کو لوں
 بہت فرایق مرداں ڈتے حق عورتاں آئے
 یوی نیک ہوئے جس بندے نا حق چھوڑ نہ دیوے

عورت ساتھ نکاح کرے جو کرے نہ مہر ادائی
 ہو کر غنی نہ قرض اتا سے دونیخ جان جلائی
 ڈتے خاوند جو جو کہاں لکھ دسا نواں باتاں
 جہالت دنیا تھیں اس روکے قیامت خوف دسا
 محبت بد عورتاں مذی تھیں اس نول روک ہٹائے
 نماز شہ میلہ شہر سینما جاون منع کرائے
 بھانویں اوہ ہمسائے ہون کے نہ میلن جھولوں
 وصف جو نیک بتاے خشک بدی نہ ظاہر کوئے
 طلاق دیوے اسباب ایسے کچھ سب کچھ تاپوں دیوے

عمرولی دی خدمت اندر اک اصحابی آیا
 گھر حضرت بھی جھگڑا ہند اسن کرواپس جاندا
 عمرولی نول بات اس دی واکرئی پتہ بتاندا
 کہے سفاون جھگڑا آیا جھگڑا گھر وچ تیرے
 در گزری تھیں وقت گزاراں حضرت عمر بتایا
 کیا حق حضرت میں سمجھاؤ پھر حضرت فرمایا
 اس دی وجہ حراموں میرا باز رہے دل یارا
 پکڑے پیلے سات کریندی پالے پچھتاہیں
 قوم قریش شریف گھرانال اکھبتلی سروردی
 خاوند وقتے خاص حکم مے فلام کینز گھرانہ سے
 آپ جو کھائے انہاں کھلائے عورت کرتے کید
 عورت اوہ جس نہیں محبت رید ساتھ کرائی
 سرور عالم کن جو عورت رید ہی قسم اٹھا کے
 سونا چاندی مال اسباباں مایاں کنول لیاٹے
 جو اس نیک اعمال مکٹے منافع رب کرانے
 پاہجھ حسابول دونخ اندر ریاں تائیں پائے
 ساتھ محبت خاوند تائیں پانی گھٹ پلاٹے
 قیامت اندر سب تھیں پہلاں ب نماز پچھائے
 حضرت حسن امام بتاون کہسا نی خردائی
 جاں تک واپس آنہ آکھے کہ مرضی جو تیری
 حیض نفاصول پاک ہوئی ہو کر دی ہے انکاراں
 پنا سنگار اتارے آپرون باہجہ اجازت جانڈی
 نہ نماز نہ روزہ رکھے عمل نہ نیک کماہے!

اپنی بیوی کراں شکایت دستاں مال و ہایا!
 دل وچہ آکھے نہ ہن دستاں گھر اپنے نول آندا
 بلا کر حضرت اس سے تائیں گزریا مال پچھاندا
 یا حضرت میں واپس آیا میرا دل میرے
 خاوند آپ حق بیوی دا بہت نہ یادہ آیا!
 بیوی دا حق میرے آپ دستاں جو کچھ آیا!
 میرے گھر دی گھرے حفاظت کم کریندی سارا
 ہانڈی روٹی گھر میں پکائے گویاں واکر ایہیں
 بیج سونفل درود بھی بیج سو پاک نبی پر پڑھدی
 ماتھاں تکلف نہ دیوے جو بے قدر سدا آندے
 مرنا یاد کرانے اس نول روز نہ خوشیاں عیداں
 ایمان سلامت جو لے جائے بہتر مردوں بھائی
 نیکی تیری کردی نہ دیکھی خاوند کہے سنا کے!
 قول میں کون ایہ میرا سب کچھ غصے ساتھ سناٹے
 کیوں خاوند نول کیا ایسا لفظ بے ادب سناٹے
 نیک اعمال قبول نہ ہوں سرور حکم بتائے
 روزے نفل عبادت اندر قبول کر سال و ہائے
 دو جا حق خاوند عورت پاسوں پھیا جائے
 گھر خاوند تھیں عورت نکلے عمل قبول نہ کاٹی
 چاہے مار چاہے رکھینوں بخشیں غلطی میری!
 کرنی مارنا سب انسانوں کرے نہ جیکر کاراں
 غیر ال تھیں اس بات کریندی خاوند بہت سنا
 حفاظت کرے نہ ستر پتہ دی بار و شرح بتائے

جس تک رسول کے جاو مد راضی جنت جائے
 لازم غسل جنابت پھپھوں پاک کرے خود تائیں
 یا بھجھ اجانت گھروں نہ جانے کہے ولاد سمجھال
 فلا ند دے مال باپ تریبی قدرت ادب بجائے
 حضرت ایں کہن میں سنیا حضرت عمر خطابوں
 فرشتے اُس گھر آون نایں جاں سر لٹے نہ چادر
 ہزار برس وہر دوزخ جلی سمجھو ایسے پاروں
 جسے بد نظروں غیراں طرفے دیکھن قصد کر لے
 چھریا تاں سمجھن دی خاطر عاجز لکھو دکھایاں

جس دروازے جنت ولے پہلے رب لکھائے
 سستی کرے نہ وہر نمازاں کہے نہ شرک ادائیں
 گھر تھیں چیز چورائے نایں ٹٹے نہ کٹھے گا لہ
 پنجن گاون ڈھول وجا وون نہ کروین الائے
 جاں سر عورت کھولے گھر وہر دھوون گاون یوں
 نامحرم جو وال دکھائے عذاب کرے رقبے
 زانی داکا حال ہووے گا ڈریے رب جباروں
 آتش میجاں ٹھوکن اکھتیں عمر ولی فرمائے
 عمل کماؤ فایدے پاؤ متورب فرمایاں!

لڑکے کا حق والدین پر اور والدین کا حق لڑکے پر

منسلح الفتوح حقیقہ بابت کے سوال سنایا یا
 قرہانی وانگ حقیقہ جانوں کھاواتے کھلاؤا
 مسرفہ الحق اندر ایہ لکھیا والد دا حق آیا
 بکرے دولٹ کے دی خاطر حکم حدیث بتائے
 پڑی بکرے دی نہ توڑو جوڑاں تھیں کٹواؤ
 سنت چوڑاں دن اکیں پھپھوں حقیقہ کرو بتاون
 سن عمر تھیں ابوہریرہ ایہ روایت کر دے
 شرع مطابق نام رکھائے حلال کھوائے کھانا
 حضرت عمر کہن اک لڑکے باپ میر یوں آیا
 لڑکے نوں منگو اک پھچیا بابت کیا بتلا نوں
 میں کیہا مشرک زانی عورت گھر وہر نہیں رکھائے
 امر نہی تھیں روکے اس نوں نیکی طرف لگائے

حضرت امام اعظم دے تائیں انہاں حکم بتایا
 مسکین یتیم فقیراں تائیں تے حق دارو لاؤ
 ستویں دن دالڑکا لڑکی حقیقہ کرو سنایا
 لڑکی بدے اکو بکا ذبح کرایا جائے
 کٹ اعضاد بیہ کوئی دانی خوشاں حق پچاؤ
 مرداں برابر سونا چاندی حق غریب سے جاوون
 لڑکے دے حق چار پیڑ پر حکم نبی سرور دے
 علم قرآن ادب سکھلانے کرے نکاح جوڑنا
 لڑکا میرا حکم نہ میں اس نے آکھ مسدایا
 لڑکا کہندا کی حق نہیں پر حضرت جی سمجھانویں
 اچھا نام رکھانے لڑکے فقہ قرآن سکھائے
 لڑکا کہندا یا حضرت ایہ نہ کوئی حکم بجائے

اک سو دروں کنجری لے کر اس نے گھریں بسائی
 لڑکے باپ کہا میں لڑکا بیچ یا بھوٹ بتائے
 میرے پاسوں چلیا جانویں ہاں میں جھٹک بٹایا
 سرور عالم نے فرمایا لڑکیاں ادب سکھانے
 ہر دم رحمت انہاں آپ اللہ پاک پہلے
 غاندھ سے بچوں جو عورت تھی اس کو پھہ بندھی
 بغیر حق جس نفس اپنے لوں بدلیل روک بٹایا
 مال پیروی خدمت کرنی لڑکیاں کو سنانواں
 عبداللہ بن عمر فرماون لڑکا کوئی آیا
 حضرت پچھیا مال بیو تیرے زندہ ہیں یا تاہیں
 سرور کہدے جا کر خدمت لے اجازت آئیں
 بھانویں کتنی کرے عبادت پاک اللہ فرمائے
 پڑھے نماز زکوٰۃ نہ دیوے قبول نماز نہ ہوئی
 اس داغ لڑکے قبول نہ کر سناں پاک اللہ فرمایا
 حسن بصری دھپ بیت المہرے کرن طوان بتائے
 زنبیل تلے رکھ کر حج بھائی میں اس آکھ سنایا
 خاطر حج لیا یا اس نول حق ادائی کر سناں
 میں کہا ہے ایس طرح ہی لیا نویں شرور سے
 جنت مال ویاں قدماں پٹھان غلبت تھیں تھوٹے
 اصحاب نبی سے حضرت عارف ہو گیا زبلاں
 سرور عالم پچھیا اس نول کہنداگ دسائے
 مال میری ناراضی میرے پر نہ کر دی گفتار ال
 مہر کہنے مال اس دی نول اسد بخش گناہوں

نام میرا نہ اچھا رکھیا قرآن نہ فقر پڑھائی
 انہاں باتاں تھیں لڑکا سچا اس دا باپ منلے
 موثر مندرہ چلا گیا اوہ کیتی تے پھتسا یا
 لگا کر روزی حق حلالوں پھیال بہن کھواندے
 سلام تے برکت اس دے آپ روز برنڈاں لے
 اولاد اپنی دے پالن خاطر شکر تھیں رہندے
 درمیاں سے جنت اندر پاک نبی سرمایا
 من لیون گے قسمت وائے ہوندا قدر سنانوں
 پاک نبی نول بعد سلاموں حکم جہاد پچھیا یا
 کہتا لڑکا زندہ دونوں حکم کیا فرمائیں
 جے اوفہ خوش ہو پھین تینوں لڑن کفار ال جانیں
 حکم نہیں فیماں پاک نبی لایوں ناہیں بھاسے
 میرا لڑکا لڑے بھانویں ادب نہ مال پیو کوئی
 ہر اک حکم نہ منے بلن تک نہیں قبول سنایا
 زنبیل کا نہ ہے پر طوان کرینداک بندہ فرمانے
 کہے زنبیل اندر ہے مانی ادبول بو جھٹا بٹایا
 شام ملک تھیں چک لیا ندی تلے نہ ہر گز دھراں
 پھریاں سب زمین پر بھی نہ حق اک رات آنا سے
 پاک محمد سرور عالم رب دے حکم سنکھنے
 وقت نزع نہ کلمہ آوے خبر حضور پیا دن
 یا حضرت جاں بڑھن نگاں میں غضبول سلطانے
 کرو سفارش دیوے معافی روہو کہے پکاراں
 یا حضرت دل چاہے ناہیں آیا حکم الہوں

کھا کر قسم کہے رب عالم کہیں نہ میرے تائیں
 حکم سبے واسن کر مائی بخشے حارث تائیں!
 ابوذر غفاری آکھن سرور کہندے آسینے
 رسول اللہ دے ساتھ گیا میں آقبر پر رولن
 جبرائیل پیغام لیا یارولن تساڑے پارول
 کہن انصار مذاہبل رول دے میری امت بندہ
 کرن دعا پھر زندہ ہویا الامان الامان کردا
 دتی میں تکلیف مائی نول حضرت معان کرالوں
 سرور کہا ماں جو انا ہے نہ زندہ ر جدی!
 ساتھ بڑھی کئی بندے سن کر سرور قدرت اول
 بڑھی کہندی وجہ نماز سے میں سر سجدے پایا
 نہ راضی لب میں پر ہونے درول آکھن پایا
 قبر اس دی پر کون لگا کریں سرور نے فرمایا!
 یا حضرت میں بخشیا اس نول بڑھی آکھن پایا

مال اس دی نہ جاں تک بخشے میں بھی بخشاں تائیں
 زبان پر کلمہ جاری ہویا ملیاں جنت جائیں
 سہماں مردیاں کوئی نہ وارث ملن انہا نول جیسے
 میں پھیلا کی باعث حضرت کہن مذاہب اس ہولن
 وجہ اسمان فرشتے رولن کر کر آہ پکارول
 کہے جبریل دعا کرور رب کر ویسے اس لفظہ
 یا حضرت آگے بچھے ہٹھول آپرول مرطا
 جا ابوذر حضرت کہہ ماں اس دی سد لیا نول
 تہہ غلامی کردی نہ ہندی جان غذاہاں ہندی
 کریں معان مائی اس لڑکے پاک نبی فرماون
 بیوش نشے تھیں ماریا اس کے لڑیا ستمو سنایا
 معان کرن نول نہ دل چاہے میں اس تھیں دکھ پایا
 رول آکھن بخشیں مائی منول آگ بسلا یا
 طفیل حضور مذاہبل چھٹا جنت لب بسچا یا!

بیان موت و قبر فناہ تمام مخلوقات لفظہ کو دوبارہ اٹھنا

موت فرشتہ روح نولن دی طرف علیین سچا ندا
 رب اپنی دی طرفے جانوں نولن آج ہونو شحالان
 حضرت حسن روایت کردے کہے نبی سواران
 تن تھوٹھ تلوار ہے جیوں وقت نزع فرماون
 عبدالمعین عمر و فرماون میرا پب بتا ندا!
 عقل زبان ہے قائم ر ہندی چاہیے حال بتایا
 کہندا میں نولن لوکان تائیں ہن خود مال بتایسے

اے مطمئن نفس تیرے پر رب راضی ہو جاندا
 ہوا قبر وجہ جنتول و سے پا نولن خوشی کمالان
 ابوہریرہ وقت نزع دی تلخی کریں شماران
 مؤمن نزع لقا الہی ہو قبر بان سداون
 مرن لگا کوئی سختی موتوں کیوں ہیں حال سنا ندا
 وقت نزع جیاں آیا انہاں میں پھر یاد کرایا
 موت حقیقت سن کر آیا اسیں بھی عبرت پلینے

باپ کہے منہ چھوٹا بیہا ہیگی بات و ڈیری
 زبونی جل پہاڑ مدینے موٹھیاں جیوں چکایا
 پیٹ اندر رکھ کٹھے داراں زمین آسمان چھپایا
 تن باتاں تھیں حال میرے دی حالت ب بدلائی
 افسوس رہتا ہے اُس دم مراد و زقدیو چہ جاندا
 جنگ دوران فوجاں دے اندر بے کریں مر جاندا
 ہن معلوم نہیں رب میرا کی درتے ورتا
 سرور پاک نبی فرمایا وانگ مسافر رہتا
 حضرت شاک روایت کر دے پاک نبی فرمایا
 کہندی بدوح اتار آہتہ نزع تھیں گھبرا یا
 پانی پا کر ملے ویلے قسماں رب دیاں پائے
 بعد غسل جان کفن پہنا دے کہے نہ زور لگانوں
 آخر داد دیدار جہاں روز قیامت میلے
 مال اولاد و یتیم میرہ نول رب سپرد کرنا نول
 پنج واری بہرون دے اندر قبر آواز کراندی
 تنہا سخت ڈرونی جاگھ ساتھ نہیں لیا نول
 مٹی پتھر میرے اندر تھیں فرش بنانا
 زبور چھو سب کپڑیاں دا گھر خود تریاک لیا نا
 قیرائیں کیا یا حضرت عمل قرآن بتسایا
 فرش قبر و انیک عمل سب ایہ تریاق بناون
 قیامت نول دو نفعے بھوکے اسرائیل ملا نیک
 اک نہیں مرنا دوجے اٹھنا جو سب و چہ جہاناں
 نفعے دی آوازوں بہ نول خود نول دل لرزائے

بطور تہنہ انشا اللہ کرساں کمی گھنیری!
 روح سُوتی دے نیکوں نکلے ایویں اندازہ آیا
 دو نہاں دے وچہ واسا میرا حالہ نظری آیا!
 جدول آرادہ قتل کیتا میں خاتم نبیاں سانی
 اسلاموں بدلی حالت میری رحمت ربی پاندا
 نماز جنازہ سرور عالم میرا آپ بڑھا ندا
 پڑھ کلمہ پھر جموں روح تے کیتا فیر کتارا
 غافل رہنہ دنیا اندر ناولں میرا کہتا
 انگوٹھی کپڑی کپڑے میت اتارن جدول ستایا
 یا جموں جن انساناں سب نولں ایں بول ستایا
 متھہ جسم پد پھیر آہستہ مجروح نزع کرانے
 خویش عزیز دیکھن منہ میرا سب نولں کھتا نولں
 لحد رکھن تھیں پہلاں تھوڑا اٹک جا داس ویلے
 نہ تکلیف دیو کوئی انہاں کر کے عجز ستا نولں
 سرور عالم نے فرمایا کر لیا غسل بتا ندی!
 سخت اندھیرے ہیں وچہ میرے لے کر لیا آویں
 میں فخر گھر میری طرف سے نخرنی لے کر آنا
 اصحاب کہن یا حضرت اس تھیں واقف حال کرانا
 قبر چراغ نماز عبادت جودن رات پڑھایا
 زہری چیزاں کارن کلمہ پاک نبی فرماون
 فرق دو نہاں وچہ چالی سالوں گزروقت، خلاق!
 گلیاں سڑیاں ٹہریاں زندہ کسی رب یگاناں
 سخت بھونچال زمین ہلا دے ماں بچہ بھل جائے

جملان والبیان عمل گرن گے یہوشیاں خلقان بان
 نغمہ موت منے جاں شیطان خوف دل کعبانے
 کعب احبار روایت کردے وفات آدم جاں آئی
 رب فرمایا بخت جاسیں کر سیں عیش آرامان
 حالت موت اوردی دکھلا توں آدم مرض کراے
 نصف خلایق اُس آوازوں سن بیہوشی پاوں
 اس آوازوں عقل آوارہ خبر وجود نہ رہا سی
 وہیں اسمان پیدائش سب دی بخشی قوت جانوں
 اقل آخر حال قتل دن داخل عذاب جو ساری
 قہری تشریح راز فرشتہ میں ہمراہ سدھاوے
 ریڑھ نطی دی ستر ہزاراں انکڑو جان نکالیں
 رب حکم بجاوں پورا دھمکی دین شیطانے
 ہوش کرے پھر جھٹک سناوں پھر بیہوش سدھا
 ملک الموت اس کہے جبیتا موت مزہ آج آئے
 موت عذابوں شیطان ڈر دا اپنا آپ چھپائے
 وچہ دریادے غوطہ لائے دریا باہر نکالے
 قبر آدم پر کرے پکاسے باعث اج تھاے
 اہل نطی تے اہل سقر منہ عزرائیل پیا لہ
 عذاب نزع دی تنگی اُسوں دم دم سخت جلاندی
 حضرت آدم تھرا تائیں پاک اللہ فرمائے
 حالت اُس دی دیکھو دونوں پھر سجدہ کیجاں
 ترسا ترسا کر حکم بے یقین شیطان جان نکالی با
 پہلے نقیوں مرے جاں خلقت پاک اللہ فرمائے

خوف الاہول جہدے بیٹے جھٹ بیٹے ہو جان
 بیشیاتی حیراتی اندر خمدے غوطے کھائے
 کہن شیطان نہ میرے تائیں کرے مغل الہی
 عذاب ہو وقت نزع گمراہاں شیطان ساتھ تمامان
 فرمایا آخر جس دن آسی اک آواز سناوے
 تن دناں تک ہوش نہ آئے زمرہ بورہ جاوں
 اک دو جیوں دیکھن گے رب ملک الموتے کہی
 میرے غضب تہاں جلاوں عذاب الیس چکانوں
 چار گنا دھم سب یقین کرنا ڈاڈی کریں خوالی
 اک زنجیر اک پیری دوزخ ہر اک ساتھ لے جائے
 ملک دوزخ تول ب کیہاں روانہ کھول دکھائیں
 ہون بیہوش آواز کرے گا ہوں بیہوش جہانے
 پہلے وانگول فیر آوازہ دہشت پاروں آئے
 شروع اٹھیر زائے ساے توں گمراہ کرائے
 اہل نطی پڑھدے جدھرتے اگول موت سائے
 کوئی جگہ چھپائے ناہیں ہوتے سدھ سہلے
 مردود یقین ہو یا میں ظالم ہوئے دشمن سارے
 دگنا چگنا کہے پلاساں کر کے مندا حاصل
 مرضی با جھول پاک خداوند جان نہیں نکلا ندی
 ویری دا اج حال دیکھو سخت سزا میں پائے
 کہن انعام ساں پر تیرے ساتھیوں گنن سجاں
 مردود یقین جانے جیوں نکلی یا جانے ب والی
 زندہ ہو کوئی رہا بتاؤ امرا فیل بتاے

جبریل یا میکائیل زندہ یا عرش اٹھاؤں والے
کوئی نہ رہی تو ہیں رہیں حتیٰ یوم حشر آیا
حضرت عزرائیل سہاں نوں ذائقہ موت چکھایا
جنت دوزخ دے وچکاراں عزرائیل آجاندا
ہے کل خلقت زندہ ہوندی اُن جنوں مر جاندا
لَمَّا نَسَفْنَا السَّمَاءَ رِيًّا وَبَسَطْنَا الْبِحْثَاءَ
فَالرُّسُلُ نَادَتْ رَبَّهُمْ كُلٌّ وَنَادُوا بِرَبِّهِمْ
فَقُلْ رَبِّ انصُرْنِي بِقُدْرَتِكَ وَأَنْصُرْ
الرُّسُلَ بِقُدْرَتِكَ وَأَنْصُرْ الرُّسُلَ بِقُدْرَتِكَ
وَأَنْصُرْ الرُّسُلَ بِقُدْرَتِكَ وَأَنْصُرْ الرُّسُلَ
بِقُدْرَتِكَ وَأَنْصُرْ الرُّسُلَ بِقُدْرَتِكَ
وَأَنْصُرْ الرُّسُلَ بِقُدْرَتِكَ وَأَنْصُرْ الرُّسُلَ
بِقُدْرَتِكَ وَأَنْصُرْ الرُّسُلَ بِقُدْرَتِكَ

عزرائیل تے میں بھی زندہ اے رب ذوالجلالے
حکم دتا رب ملک الموت مارا نہاں نہر آیا
کل فآن رب فریبا خود بھی مر میں سنایا
جان اپنی خود جموں کڈھے تیغ آوازہ آندا
موت وقت تے ملک الموتے تلخی موت ستاندی
جواب نہ آوے رب فرماوے مالک نہیں فلکدا
اسرائیل تے عرش ملائیکو زندہ ہو دباوے
اسرائیل پھوکا دے حکموں روح ملکدے جاوے
پٹھے زمین قبر تھیں نکلیں طرف ربیدی آون
انقر و ننگ ہوں ہونیکے اگھاں ہوں جاری
شتر ہزار سالاندی مدت اکتے جگہ کھلو سن
شفقت نظر تے دیکھے اللہ مدد کرے نہ کاٹی
حکم بے تھیں کل خلایق محشر طرفے جاسن

قیامت کی سختیوں اور پھر اٹھنے کے بیان

حضرت عائشہ کہن میں پھیا اک دن پاک رسولوں
کہن حضرت تن وقتاں باہجوں کہن یاد بیاسے
جنت دوزخ جانوں پہلاں کس تھن اعمالاں
دوزخ تھیں اک صورت نکل طوت انساناں
آکھے تن نہریاں دی خاطرینوں رب بنا یا
پکڑ پھیاں کھڑے وپر دوزخ حکموں رب تعالیٰ
محشر اندر کل خلایق جمع کرے رب باری
جیسا عمل تو ہیں پکڑاؤں نیک بے بد کیسے

دوست باور کھے گا دوست و پر قیامت ہوں
وزن عمل جان ہوں لگن یاراں یار دساں
جس تھے سبے کھڑ کھڑاں کعبیوں بے حوالاں
یار یاراں نوں ہل سدھاؤں جاں وہ نکل دکھاں
مشک ظالم منکر محشر جنہاں رب بھلا یا
معاذ رازی دے بیٹے بیٹے کہن قیامت سالا
نکی بندی حساب کراؤں جو عمر اں دی ساری
سرور اُمت پیش کروہن حکم ہوں پھر تے

حساب اُمت سُن بدن مبارک لرزیا شاخہا ناں
 متکثر خونِ بے رحماں نول اللہ پاک بکلفے
 جنہاں ماں پُور دکھ پچلے گل بدکاراں تاہیں!
 رحمت عالم کرن ارادہ چاہوں عرض سناون
 یتیم غریب سنائے انہاں نہ سن رحم کراندے
 نیکیاں! انہاں دیواں انہاں کراں عدالت پوری
 حضرت عکرمہ کرن روایت روزِ شہر جا آئے
 پھر عورت تھیں منگے نیکی ناہیں دیساں کہی
 ہائے فسوس اواز اں کرن اُس دن دنِ کاری
 ابوہریرہ کرن روایت پاک نبی فرماون
 ابوالبشر شفاعت کرنی عذاب کیوں ٹل جائے
 نوح نبی نول اکھو جا کہے اوہ اچ بخشاون
 ابراہیم خلیل کہو جا پاس خلیلے آئے
 کہے خلیل نہیں کہہ ہنداز ورا اور نہ کالے
 کلیم اللہ نول اکھن جا اوہ اکھن اکھ نہ ہوئے
 روح اللہ دے پاس آون سب اکھن کردلاری
 چلا کٹھے ہو سب چیلے حبیب خدا دربا سے
 سخی سید و ربار دو عالم آسب عرض سناون
 آدم نوح دل نوح خلیلے خلیل بھین دل موسے
 اول آخروے سب بندے سُن آئے دل میرے
 حق شفاعت کبرئے تیرا پاک اللہ فرمایا
 محبوبا من لواں نہ موراں نیکیاں شہر ہٹایاں
 ذرا ذرا بھر لیکھا ہوئے رب عدالت کرسی!

نیکیاں والے جنت جاون من عالی شان ناں
 حاسد زانی غیبت والے سود خوراں منگواوے
 پکڑ پکڑ پکڑ کھڑن فرشتے دوزخ کرن سزائیں
 نہیں شہر پیراں کرو سفارش پاک اللہ فرماون
 حق جنہاں دے کھادے انہاں اچ دو آہائے
 نہیں نیکی تال بدیاں انہاں پاروں عین ضروری
 باپ بیٹے تھیں نیکی منگے ناہیں دیاں سنائے
 عرض از مالش سب وی کر کے دوزخ طرفے وہی
 گناہوں روپاں دنیا اندر بنجھے گارب باری
 نعت قیامت تھیں ڈر خلقت آدم عرض سناون
 میں خود غلطی تھیں شہر مندہ حضرت اکھ سنائے
 نوح نبی تھیں کرن عرمان اوہ نہ ذمہ چا دن
 کرو سفارش دوست رب دے کرنی شہر چلائے
 کلیم اللہ نول عرض سناؤ کر دیوے کچھ چالے
 حضرت علیئے تہاں آکھو وسیلہ ہو کھلوئے
 کہے روح اللہ پیش نہ جانوی سروروی سرداری
 رحمت عالم نبی محمد عالم گل سہا سے
 سجدے پکرا اکھن یارب من ایہ کدھر جاون
 خوف تیرے تھیں دم مارن موسے بھیجے دل علی
 شرم رکھیں میں کراں شفاعت فضل حامیہ سے
 سب نبیاں تے خلقت سب نے تیرا شان دکھایا
 کراں حساب کہے رب عالم نیکی تے بیاباں
 لے بھائیو کھو خور کرو سن ہر کوئی عملاں پڑھی

فضیل بن خیاض بتاؤں ذکر مضایح آیا!
 اشاراں ہزاراں سالال پینڈا گون گناہرا
 کل غلائق اس راہ گزے سوال پہلے پر کرے
 احکام ارکان نماز دو بے پیچھے زکوٰۃ پچھاؤں
 غسل و وضو کی چھویں اُپر حق ستویں مقدار اں
 حضرت اوس کہن مکی رستہ سخت کافر جہولال
 ہوا بجلی دے وانگول لکھن بعضے مرد خدائی
 بریل حال بے اس جانی شمار مذاب آئے
 ایک تو بیس رہن اندھیرے پشیمانی حیرانی
 رحمت عالم سرور انبیا صلے اللہ فرماؤں
 سب خطرے تھیں تھوڑا خطرہ وقت تڑعدا کیا

پل ست پلصراط بتاؤں اک داطول سنا یا!
 چھٹی ہزار پلاں پر چھتاں بے وزخ بہ کر دیا
 تصدیق ایمانوں ہر سالوں رتبے ساتھ اترے
 چوتھے اُپر سوال روئے دبا بخویں حج سناؤں
 مال بیوے حق پچھیدے تے سب رشتے داراں
 تلواروں تیز پار کی والوں اُپر تر کھیاں سولال
 کئی پندل وانگ اُن کئی گھوڑے جیوں بولال
 فرماں بردار جو رہا سولال نہ عم انہاں کاسے
 آپس اندر ٹکراں کھاؤں تلخ ہوئی زندگانی
 جنت جاؤں اندر تے لکھال خطرے آؤں
 پچاس ہزار برس دن عشر مؤمن گھری دسا یا

فضیلت نماز اور درود شریف

فرض نماز ہوں تھیں پہلاں نماز دو وقتی آئی
 حضرت گیاں معلیٰ ڈٹے ملک عبادت کرے
 پیاری بہت عبادت لگی عرض کرے سب سایاں
 رب فرمایا اُمت کہنا بیچ نماز گزاراں!
 عبادت ملکاں ست اسماناں پڑھے جو درجہ سیال
 سنت حسن کہن میں سنیاں کہے رسول خدائی
 حضرت ابن عباس حضوروں سن کر ابہ فرماؤں
 سبحانک اللہ تین سال عبادت ملک نورانی
 رتبہ اللہ جال پڑھے نمازی بخشیا جائے عاصی
 انکے پڑھیں سستی رکوعوں عمرے پایا

چڑھتوں سورج تھیں کہ پہول لکھتوں بھائی
 قیام رکوع تے سجدے اندر انجیات بہ پڑھدے
 ایہ انعام بیوں بھی بخشیں ہویاں قبول دعایاں
 حکم اساتذے یاد رکھن سب ہرگز نہیں ساراں
 کون پڑھے تے کون پڑھی کرانائش لیسال
 بعد توحید نماز پچھن گے وجہ قیامت جانی
 اللہ اکبر پڑھے نمازی معاف گناہ ہواؤں
 اٹوڑ پڑھن تھیں وقت نہ عبادت سانی آسی
 ملی نیکی پیا ہزاراں بد لوں ہوگ خلاصی
 اُحد پہاڑ برابر سونا طریباں جیوں درتایا

سبح اللہ تھیں رحمت نظروں دیکھیں گار شب دانا
 اَلْعِیَّاتِ مِثْنِ دَسے پار دل ثواب جہاد سنایا
 اٹھ دروازے جنت کھلے چاہے جس تھیں جائے
 ہر دن پنج غسل جو کرنا میل بدن نہ رہندی
 وقت نزع دے سرور عالم حضرت انس پتا یا
 حضرت ابوہریرہ تائیں پاک نبی فرمایا
 چار ٹپے سے اک قصدا چھوڑے حکم نبی سرور
 رحمت تھیں محروم ہوئے اُوہ جو دو چھوڑن والے
 چھوڑاں کتاباں دا اُوہ شکر چار نمازاں چھوڑے
 پاک محمد سرور کہا گلیساں وچہ بازار سے
 تر شتر کیتا ہے رب سائل شکر نہ بیل بنایا
 اوتھ کہن نہ شیر بنایا بے حد حمد بحسب یا
 گدھا کہے نہ کتا کیتا کھ پڑھاں شکر اتاں
 سور کہے کھ حمد اللہ نہ کیتا بے نمازی
 سرور عالم نے فرمایا بے منساں جو سردا
 حرام کماں بے نمازاں نہ رل کھا دکھانا
 حضرت ابوہریرہ کہندے پاک نبی فرماون
 دل گردا گھریں انہاں دی جا کر اگ لگا لوں
 سن آذان نہ آون جیہڑے کرے لا پر وہی
 تکبیر اُوٹے نہ ضائع کریو پاک نبی فرمانا
 فجر نمازوں پھول حضرت کہن وحی سی آیا
 شتر حج عمرہ دا اسوں ثواب اعمال لکھایا
 ساتھ امام جو سجدہ کروا درجہ بہت نوابوں

حرف قرآن غلام اتنے ہی سمجھ لیاں ہیرا زاداں
 دروازے بند رہ دوزخ کروا سلام نماز کرایا
 نمازوں معاف گناہ سب ہوئے سرور نبی سئلے
 پنج معراج نمازیاں تائیں حدیث نبی دی کہندی
 نماز وصیت کرن اسانوں بہت تاکید کرایا
 جماعت ساتھ نمازاں پڑھنا بے حیا جہ بتایا
 بغیر چھری خود قتل ہو یا اُوہ ایڈ دلیری کروا
 چھوڑیاں تن تکلیف نینوں چوں کی مینہ کالے
 پنج چھوڑن تھیں غضب دبا تا دوزخ اندر لوڑے
 تعریف خداوند کرن فرشتے روز بروز پکھلے
 شکر نہ سائل اونٹ بنایا بیلاں اکھ سنایا
 شیر کہے نہ گدھا بنایا تیرا شکر خدا یا
 کتا کہے نہ سور بنایا شکر گراں رحماناں
 وچہ کافر مؤمن فرق نمازوں کہا سور قاضی
 امتی مول نہیں اُوہ میرا دوزخ اندر سردا
 کرو نصحت انہاں تائیں بھلیاں قول براہ پاتا
 وقت نماز جماعت نہ حاضر جیہڑے نظری آون
 میں ناراض نہ کراں شفاعت دوزخ بیان سزاوں
 لعنت کرن زمین اسماناں تے جو خلقت آہی
 اونٹ نہرا کرے جیوں صدقہ کہے جاسنایا
 تکبیر ٹپے جو ساتھ اما میں رب دا حکم بتایا
 ساتھ امام رکوع دا بدلا تو دینار دند آیا
 تو غلام آزاد کرے جیوں آسانی ہوگ بول

نہیں آسمان رو درق بن وقتوں پاک نبی فرمایا
 گریہ زاریتیاں دیے غسل جاں زانی کرے
 اسلحہ بہارت شگے رب تعالیٰ پر اپناں گرجا لول
 صبر کرو بجے بخشش سنگن پاک اللہ درماتے
 رکوع سجود نمازاں اندر مجزول میں جھکایا
 جے نہ اچھی طرح پڑھائی کرے نماز سنائی
 باہجوں عشق نہ زوق دے نول نمازوں لطف آئے
 دیر تکران کہے رب عالم نماز رو کے بڑے یوں
 پاس اولیا نوان ٹھہری سکیں انصہبت پین بانویں
 دیکھے مینوں پاک جملہ ندرتے میں سنوں دیکھاں
 نفس آتارہ مارن کارن قیمت بنجھ کھلو سے
 لڑے بدن خدائے خوفوں آہ نکالے دل دروں
 دید طلب وچہ دن کے راتیں نہ خیندیر بھر سوندے
 جن عشق تعالیٰ چھری چلائی سمجھ لوے گا آپے
 یعقوب قاری وا ذکر سنوں نماز پڑھن اکواری
 دیکھن والا کسے آوازہ چادر اوڑھو دواتے
 پھر بندہ آہ چادر اوڑھے شرف دیو پر کھائے
 عرضاں کردا دیو معانی کیتارنج تسالوں
 مرد نمازی پڑھن نمازاں بطور مثال سنایا
 قتل کریندے ابوسریرہ جیوں سفیان بتایا
 جال آوہ قدم اٹھائے تال ہی درو دنی پر پڑھدا
 برکت خاص دروٹوں کی کچھ ہے توں نفع اٹھایا
 میں کہہ تاہم عبداللہ میرا باپ عباس بتایا!

گری عرش کے لوح قلم بھی کہیں اکھ سنایا
 تکبیر اڑے دے نوت ہر دن تھیں غنہ سب سے
 کہے زمین کہیں اسے اللہ انہاں غرق کرانواں
 زندگانی وچہ کرن جے توہ بہلت دتی جائے
 کہے نماز تیرا رب حافظہ دیسی شان سوایا
 برباد کرے رب تیرے تائیں صنایع وقت گیہائی
 نہ انعام معراج ہوئے گا جے تیریں وہاں سے
 برکت پاک نماز تیری پیار ہے خطا یوں
 وچہ نماز نہ باہجہ خدایا وند طیراں خیر رکھاں نویں
 ذرب حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس نول کھتی جھدیں لکھاں
 بے عذر او وچہ دربالے مجزولن جھم جھم رو کے
 ذکر الہوں نفس آتارہ فرج ہو دین کردوں
 مگن وصل پریم شے وچہ طلب ایسی وچہ بھوندے
 فضول کلاماں باہجوں حالال سر لوے تان پے
 دیکھیا کسے جو انہاں ابروں چادر کسے اتاری
 جے بدوھا کرن حق تیرے ملن نہ پھر چاں سے
 بعد کا زول حضرت تائیں چادر در کر سنائے
 حضرت کہن آتارن اوڑھن چادر خیر سنوں
 ذکر درود شریف بتانواں کرنا عمل سنایا
 ابن عباس طواف کریندیاں بندہ اک سنایا
 ابن عباس کہن میں پوچھیا کسے تجیل نہیں کردا
 کہند ہم کوسے رب میں پوچھوں میں کون سنایا
 کہند امینوں وچہ زمانے شرف بڑا نول پایا

نہیں تھے میں مدد اپنے مالوں ہرگز نہیں بتاندا
 شیخ اک منزل رستے اندر بیمار ہو یا پتو میرا
 پاس پتو سے طرف سرہانے بیٹھا میں کہتا تیں
 باہجہ اللہ کس کوک شانوں کون تھے فریادوں
 اچانک پتو سے منہ وی طرف کمال میں نظر اٹھائی
 انا اللہ وانا الیہ راجعون میں بڑھسا
 ڈٹھا شخص اک وجہ ترائب اوہ کوئی نور الہی
 بھروسوں دے پتو کو لوں وافر اس نور نظارا
 حور بنت قریبانی ہوں خلق شیریں گفتاروں
 خالق سر جہاں ہمیشہ اس نول تکدار مہدا
 تعریف کرن دی طاقت کتھے باہر حد بیانوں
 بات جتانوں مر رہے دی جس نے خواب بنایا
 باپ میرے دے کو نہوں چادر سنبھان اتارے
 چمکیا چہرہ باپ میرے دا اڈ گئی رنگ سیاہی
 جان لگے میں پلا پھیر یا حضرت نام بتاناں
 مینوں کہن لگا پھر سوہنا مینوں نہیں چھپائیں
 آکھن شرح فضولی پاروں مشہر پٹی سیاہی
 حکم دے تھیں مدد کیتی مدد کار ہماری!
 میری اکھلی تے ڈٹھا چہرہ باپ پیاسے
 بزرگ کلام درود پڑھال میں اوسے ن وایارا
 رحمت کرے ریا نام خلیل پر جال کیتا کونج جہانوں
 امام تائیں اس پھیلا خادم حال کیا ہیں تیرے
 خادم چھپیا کس سبوں پیشا عرض شانوں

کہن لگا پھر میں سنگ والدری حج ارادوں جاندا
 علاج کرن وی خاطر او تھسے میں لگا یا ڈیرا
 مسافر وچہ پردیں بیاسی سیال غمدیان تیں
 غم اپر غم مینوں مل سے رونواں ہونا شانوں
 تبض ہوئی روح چھوڑ جسم نول منہ پٹی سیاہی
 منہ اس دے پر چادر پا کر میں ترائب کرا
 صورت خوب لباس پاکیزہ خوشبو اس تھیں آئی
 حسن اسدے دا سورج برودا چھپ کے گزرا
 صفت اس دی سن تھلا شاعر خبر تہ رہی اشعاروں
 ٹرے تائیں تھے تائیں جاں اوہ اٹھا ہندا
 بے خود ہودے جو کوئی دیکھے ملک نول اسانوں
 اوہ کہے شہنشاہ ٹر دا ٹر دا پاس میرے پتو آیا
 دست مبارک برکت والا پھیر پانہ پر مارے
 پاس انہاں میں ادبول آکر بخنوں عرض سنائی
 تیرے پاروں پاک خداوند پتو نول دستاناں
 صاحب قرآن ہاں نام محمد بن عبداللہ عایں
 پر بہت درود سی پڑھدائیں پراج اس مدد جاہی
 جو کوئی پڑھے درود میرے پر کرساں سیاہی
 اوہ سیاہی نظر نہ آئی سفید ہونے رخصارے
 پاک محمد سرور عالم دے گئے سبق پیا را!
 ابوالحسن نوری سے خادم خواب ڈٹھا پڑ شانوں
 امام کہے رب بخشا مینوں کر کے فضل گھنیرے
 آکھن برکت پاک دودل کثرت پڑھیں بتانوں

سے افسوس قیامت سے دن جو نہ دیکھن میں
کہن بخیل جہاں نے میں پر نہیں روڑ پٹھایا
سبھو روڑ پٹھے خود خلق نہیں سہ کوئی ساہوں
اجڑے گستر نہ اروں جس اک وار پٹھایا
عمل عبادت سے نہیں پینہ آسمانے پٹھدا
ابو ہریرہ ثرویاں را سے پینڈھے کوئی آیا
ترو فوہ بھی ناہیں پٹھدے سمجھیں اوہ اسٹینڈے

نور حضور کہن سے عائشہ بات دساں ک مینوں
کون نہ دیکھے کہے صدیقہ سرور آکھ سٹایا
جو روڑ پٹھن تھیں تجلا تجلا جنت راہوں
سرور پاک محمد کہا تہرا نسل بتایا!
ذوالنورین عثمان بتاوں درود نہیں جو پٹھدا
حضرت انس روایت کرے پاک نبی فرمایا
رات کے دن وچہ لوک جو آتھے کم درود پٹھیندے

فضیلت علم اور عالم کو دوست رکھنے کا درجہ!

میرے علم شہر ذابوہا حضرت علی پیارے
حدوں خارجیاں سے تائیں بات دنوں بھائی
پچھبات علی اسد السدے جواب کیا تھی
علم افضل یا مال ہے افضل حضرت کہیں سنا کے
علم وراثت پاک بتیاں مال قارون و بالوں
حضرت کہن سے علم حفاظت کربا تیری جانی
اوہ گیا پھر تہجا آیا کہے دلیل بتانی
مال دیوے اوہ سب سے تائیں کرے دست تائیں
خرچیاں مال کیا پھر حضرت کہتی سمجھ ہو یا تھی
اس دی کیا دلیل ہے حضرت کہن جلال گل کردا
اچھا نام علم تھیں نکلے پٹھنا علم ضروری
مالداران پچھ ہوگ تیا مت کہہا حضرت بھاری
کس دلیلوں ستواں پچھے کرے شفاعت یارا
نام انہا نڈا ختم ہو جاندا کہے نہ یاد رکھایا!

شہر علم دایں ہاں کہا سرور نبی سو ہارے
انامہ نیتہ اعلم و علی بائہا حدیث نبی فرمائی
دھول انہاں دیوں گیا لال بند لال یہ صلاح بکائی
سکھے ان سلام علیکم انہاں تھیں اک آ کے
حضرت علی کہن اس تائیں علم افضل ہے مالوں
اوہ گیا مڑو جا آیا کہندا وجہ بتانی
مال حفاظت تول ہیں کرنا خود ہی فرق بچھانی
حضرت کہن دوست رب کرادیتدا علم جہاں ہیں
اوہ گیا پھر چوتھا آیا کہے دلیل کیسانی
خرچیاں علم نہیں کم سندا بلکہ زیادہ پٹھدا
حضرت کہا بخل بڑا بول مال داران مشہوری
دلیل کیا ہے اس سے اُپر چھو بی عرض گزاری
صاحب علم شفاعت کرن کارن اوگنہاراں
مالداران سرگیاں پچھوں حضرت نے فرمایا

علموں نام عالم دازندہ سے قیامت تائیں
 مالداروں سے دشمن تھے علی کرم اللہ وجہہ سے
 ایویں نانویں پھر کچھیا حضرت نے فرمایا
 پھر وہیں نے عرض گزاری حضرت نے سمجھایا
 گیارہواں بھی آکرے سوالاں دلیل کیا بتلائی
 عالم روانہاں توں کر کے پوجا رب کر اوں
 حضرت پر ایمان لیائے چھوڑے عقیدے گندے
 معنی علم عمل جو کر دیا پاک رہتے تھیں ڈرنا
 بعضیاں نیت پڑھن پڑھا دن تینا کارن آئی
 پڑھن نماز روزے رکھن نہیں سخاوت کرتے
 کوئی پٹواری تے گردا ویر چاہن بنیا لوٹاں
 ڈاکٹر اں تے وچہ وکیلاں کوشش سخت کر دن
 بعضے بعضے عالم بھی ہو دینا حرمساں کرے
 بھانویں انسر بھانویں عالم کھانے حق ممالوں
 بڑا کسے میں کہندا نایں چنگے میں تھیں ساسے
 اک عامل اک عابد حضرت کتنا فرق بتاتاں
 صدیق اکبر فرماون مینوں مفسدہ راتیں آیا
 نمنہ بریاں دی شکل جماعت مینوں نظری آئے
 میں چھیا ایہ کون گناہی سرور نے فرمایا
 چار وقت دی نیندر مندی پاک لاکاں فرمایا
 فرض نماز نیندر تھیں چھوڑے وعظا ندر سون جاندا
 پاس نیت سے تے وچہ قبر اں ہتا نایں جانیے
 بازار اندر جا البیر برہ لوکاں توں فرماون

پھر کچھیا اکٹھویں اونویں با حضرت سمجھایا
 عالم دے میں دوست بہتے غیر خواہی وچہ رہندے
 مال ہمیشہ رہی نایں مسلم رہے بتلایا
 مالوں دانوں سختی ہوندی علموں دل چمکایا
 کہندے حضرت مالوں بندہ عورتے کرن خدائی
 حضرت کہندے اک سوالوں جواب لکھاں ہی اون
 علی ولی دی برکت علموں تے کفر ول جنڈے
 پچھو کر علم عمل نہ کر دا جادو نسخ وچہ مٹو دا
 افسر بن کر تھیں سبک شرم نہ کر دے کائی
 بے انصاف کرن بیرحمی تاہیں سب تھیں ڈر دے
 پلیٹن پولس بتلاں جے افسر بہتی دولت جوڑاں
 دین نی دا عالم ہونواں کم ہی شوق رکھاون
 کوئی کم لکھ کر نہ ہرگزے سا جوت گھر بھر دے
 رب نبی دے حکم تے تال بیشک ہر دکا توں
 بواج زمانہ دنال پیندا ہورہے جو کارے
 سرور انبیا فرمایا جیوں کر میرا وچہ انسا ناں
 ہتھ پکڑ کر حضرت جیوں دوزخ ہی دکھلایا
 پیاون سپاہیوں تے انہاں دوزخ اک جلائے
 لے صدیق علما توں تائیں نہاں دکھت چایا
 وقت نماز حشا تھیں پہلاں فجر ول بعد بتایا
 منہ سے وقت تھن دے چائے ہتے قرآن پڑھاندا
 مجلس ذکر رہے اندر بھی نہ ہا سر پائیے
 کیا کروا تھے مسجد جاؤ میراث حضور و ملاون

پھول بازار بازاری عقلی مسجد طرف سے ہے
 حضرت اسلم میراث دیکھی دقتاً نظری آیا
 لہجہ ہے میراث نمدی ابو ہریرہ کہندے
 ماں پودا منہ ساتھ محبت ہے اولاد تکافے
 دانگ عبادت درجہ ہلا پاک نبی فرماوے
 اولاد باہلی آگن پاک رسول جلاوے
 کہن حضور رفا جو چاہے کلام کرے میں اراد
 کہن حضور نہ دست دن تیکر منہ گزرتن زبان
 بات نبی نہیں سن سدا لہر روئد گمروں آسے
 حدیث نبی وی علی تار کہن جو رہن بہا ڈان
 سرور جنت دیاں سن کردان قول عرض سنال
 شہر گرازل پڑھن پڑا دن تیرے حکم سناوے

کے کعبہ کعبہ نظری آیا ابو ہریرہ کہندے
 کہن تکران تے ذکر کریندے پورے علم سنایا
 کہن سخی بت نساں دی پراس میں غافل رہندے
 بہت نظروں دیکھے کعبہ نظر عالم دل پادے
 محبت بیٹھیاں اک گھڑی سو سال عبادت پاوے
 ولید خرداک جنت جائے بہت عالم نخواستے
 کپڑے پار پھین اسحلی کہن علم جس کاراں
 سال شردا عمل کما یا منافع اس دا جاناں
 بہت خاتون حضرت عائشہ رو دن سبب بچھانے
 انہاں داکیل عمل ہوئے گلستے جو وہ اجاراں
 عالم علم زیادہ کرنا پڑھن جو ہر ہر جانی!
 راہ ہدایت پادن شوقوں عذابہ کنل نی بھلاوے

دو دن کے سات طے و نیت الیٰ ذیٰ ذیٰ کا بیان

عبداللہ بیٹے عمر متعلق ہند سے دو دن جاوے
 پھر دو دن و پھر داخل کے کے سقہ متھوڑیاں دن
 دقتی گہرا یوں باہر یا کر مار کر اترے
 ایسا کرنی لعنہ ہر سی جو مذاب نہ پائے
 حکم مطابق ڈنگ کریں نہ بتے نہ متولے
 چالی سال جواب نہائے ہر جواب لیرا دے
 دو دن تیس کڈھ دنیا بیجیں کہن پھانڈا لوریں
 نقی دار بنایاں دیتیاں جتنی دیر لگاوے!
 کھا کرتے کہن عبداللہ ریل اواراں جاوے

دو دن سے بریل فرختے پڑھتھوڑیاں آون
 چالی سال غوطے دے کر پھر پڑھ لیا دن
 پہلے دا گول غوطہ دیون اندراک جلا ندے
 سبب بھوت کساکٹ کھاوے اندراک جلائے
 کہن فاذن دو دن تاہیں سب اسانوں چھوے
 بیٹھ دو دن اندر بل سو پاک اللہ فرماوے
 پھر حکم قبول نہ کھاں کریں جوں پھر چاہیں
 اتنی دیر جواب نہ لسی چپ رٹو فرماوے
 مثل گدھے وی لہن سائے دو دن پھر تادون

ہزار برس فریاد کرن گے نہ رب سے پکاراں
 مہیروں بھی نہ ابروئے گاہلن جہنم نار اں !
 سخت پیاس جلن تھیں رو کر منگن ہارش پانی
 ظاہر باطن واقف حال لالہ سردیاک سناون
 اسے اللہ سب تینوں معلم ہارش طلب کراون
 کرن اُمیدال ہارش بسے ہویاں قبول دعائیں
 دو ہزار سال اک ڈنگول زہروں اثر نہ جلتے
 جلد سے سینے پانوں ہارش ٹھنڈا پس پے جائے
 سمجھن ہارش ٹھنڈا کرے گی دیں اُمیدال لالہ
 سال ہزار ہا ہارش زہروں ڈنگ اکوار چلایاں
 کفر فسادوں باز نہ آئے کر دے نافرمانی
 حکم ربے تھیں اک جلائی اک ہزار سال لالہ
 مٹھی رنگ ہویا پھر اُس ما پھر سال ہزار چلایا
 رنگ سیلہ ہویا پھر اُس داخل کے وانگ انگاری
 چھیک سوتی دے نکتے جتنا دوزخوں ہو جاندا
 دوزخیاں دا پکڑا لٹکے وچہ زمین اسماناں
 دوزخیاں نول بکٹن کارن جو زنجیر لگاوں
 کسے عذاب جے مغرب ہوئے سختی اُس پاروں
 تقوہر سپاندیاں سریاں وانگول دوزخیاں دکھانا
 جیس بدل جبریل آیا سی انس دا بیت کرے
 عقربت دوزخ دی میں دیکھی جبرائیل سنایا
 حال چھیاں دا کہہ چپ ہویا پاک نبی فرمایا
 جبرائیل کہے نہ بچھینے حضرت کہن تباوے

مہیروں ابروئے چپ ہون تکر برس ہزاراں
 فریاد مہرے اکتو جہا ہون نہ چھٹکاراں
 منگدے رسن برس ہزار سال سے پاک بھمانی
 رب فرماوے کیا سناون جبرائیل تباون
 بدل گھٹال دوزخ دے اُپر حکم ربے تھیں چھاون
 تدخیر دے بچھو بدلوں گر گر لٹن اُنہا میں
 پھر سال ہزار کرین عرضاں لے بت ہارش آئے
 بدل کالا دوزخ اُپر حکم ربے تھیں چھلے
 گردن اُونٹ جیڑے سب بدل لالہ لٹن کو دیا
 کلال عذاب عذاباں پر رب قرآن سنایاں
 کدی آرام نہ ملے انہا نول اندر دویں جہانی
 سرور عالم نے فرمایا پیدائش دوزخ حال لالہ
 رنگ سپید ہویا سی اُس دا پھر سال ہزار تپایا
 کھا کر قسم سنور رہے دی کوی حقیقت ساری
 تیزی گئی تھیں سب عالم مل بل کے مرجاندا
 مرجاوں بدلوں اسی تھیں جو کج وچہ جہاناں
 اک گز بگڑا اگر سے بہاڑیں کھل زمین پر آون
 مرجاوں سب مشرق والے ایسا قہر تہاروں
 گرم پانی تے پیپ لہو دا جو سے اُنہاں پلاتا
 پچھیا سرور کیوں جبرائیل شکل آیوں بن ہرے
 ست دروازے دوزخ دینے پہلا ہٹھاں آیا
 جبرائیل کول ستوں تاپن حال سنایا
 آکھیا ترے جو تہہ با بھوں مٹی لوک تسکے

گناہ کبیرہ بہت جہانم سے دھپہ جہنم جاؤں
 نہ مہارک جہرا نیلے اندر گود اٹھایا
 کہن حضرت عم امت مینوں روڈ گھر نول آئے
 سرور امیال بات نہ کر دے سب امحب بلاؤں
 اوڑھ چادر پھر جنت خاتون نمبر والد نول آئی
 قترۃ امین کہا سرور نے کھول دتا دروازہ!
 لے بابل میں واری جانواں حال کیا فرمایا!
 دور کتال پڑھ کر حضرت دعا امت حق کرے
 پاک خداوند کہا سرور تیری امت تائیں
 ڈیوار پر دکھنے بندے چاہن موت قبول!
 مانہ بدوق مرل خود اپنے چاقو پیٹ لگانے
 اک اندر کئی چھال لگاؤں طریقے مرل کئی نے
 جان اپنی نول آپ جو مارے سخت عزوجل ہوا
 قسم قسم مذاب بند خدا ہیں انت شماراں
 کئی کتاباں ہیں جے لکھنے کرے استغفاراں
 سمجھیں سچ تاں سمجھل و بلا کرے موت چاراں
 قھوٹا قھوٹا ذکر کراں میں سوچو ہتی واراں
 پیر میرا قرانے مینوں توڑیں استی تائیں
 جسم اپنے دے وال برابر جے کڑھوی کھانویں
 اپنے آپوں نکل جلدی پکا قلندر پلا!
 ہتی دوزخ سمجھ پیاسے ایہا نمودیاں سولال
 سب اٹھوڑیاں اندہ ہتی ساتھ لیجانویں تائیں
 چھوڑ ہتی سرستی اندر بھل جہاں سب کاراں

نام امت دامن کر سرور ہو ہوش سد جہاں
 ہوش آنی تاں حضرت تائیں جہرا نیل پچپیا
 تن دن گھروں نہ برابر نکلے اصحاباں پتے پچھلے
 مدین اکبر سب یار تمامی رور حال پچھلے
 سلام و حکیم جاور مانھے آبانوں فرمائی
 بی بی چہرہ دیکھ بابل دامن تھیں کرے آوازہ
 امت میری دوزخ جاسی سرور اکھ ستایا
 جنت خاتون نے اصحاباں آین آین پٹھ سے
 جس ایمان دتہ پھر سو یا عذاب کراں گائیں
 ٹون پانی مرسہ کھادن گل رستا پا چھو لن
 گڈی موڑ ہٹھاں آکر جان عزیز نہ گواند سے
 دوزخ اندر جان نہ ملکے کہا جہرا نیل وحی نے
 تھیں جان ہمیش لکھے سے ایویں ہی کر دیا
 سردی گڑھی سٹن پہاڑوں کی کسلاں کاراں
 لیا ایمان قرآن پیغمبر میں لوں گفتاراں!
 تابعدار جو رب سولال انہاں سدا بہاراں
 زیادہ لکھیاں بھی نہ سمجھن جہاں ازلوں ہاراں
 دھپہ بقانہ خالی ہو میں ہوگ خلا می تائیں
 مجلس عاشق صادق اندر کھڑا ہویا فرمانویں
 ہج کچھ گیا سکھ نکلن دا ہو جائے مددہ بھستلا
 ہتی ساتھ شریک رہیدا استیوں قہر نزلال
 کٹ کٹ کھانے رہن ہمیش پائیں سخت منہ زائیں
 طلب جنت نہ ڈر دوزخ دا طلب بھدیاراں

فضیلت جنت اور ان جنت کی را

مرد عالم نے فرمایا لوگ جو جنت جسا دن
چہرہ سوج داگول چمکے ہر گھر جانن لائے
اُپر ولے روشن چہند ول بیٹھ جو دانگ ستارے
اساں بھی پڑھی نماز تے روزے دا گول رکھا
ایہ رکھن جھکتے تیں راج رکھویں پڑیاہ تے
رکھ نوکر مودہ پے بیٹھے تسان نعمت ساراں
تیں جمع کر دایہ خوج کر بندایہ جاگن تیں سونے
کیوں دعبہ لے اپنا ندا سوچ کر وشر ماڈا
حضرت عکرمہ نے فرمایا ہوسن عمر جو اناں
سٹھ گز لمبے بارہ چوٹے ہشتی مرد بتاؤن
تتر وار تتر رنگ مٹے گھڑی گھڑی بدلاؤن
ایر و پک سرے سے با بھول وانگھر ہوسن
ذکر حدیث مبارک اندر جس کھانے نول کھاؤن
کئی طرح دے کھانے کھاؤن کئی طرح دے پانی
بول بجانہ کوئی تہ حاجت پسینہ خوشبوداراں
اک لیٹ سونے دوجی چاندی از قمر مشکوں گارا
رحفران مٹی ہے اس دی باقوت موتی دار و ڈا
سونے چاندی جڑھاں دختال شاخاں موتول کابل
جس بھل جمان کرن اشارہ آپے مڈ و پیر آئے
بہت ہنراں دپہ شہد دل شیر دل کوڑتے کافور دا
حضرت وہب روایت کردے جنت حد جو آئی

سدا امام رہے گا اوتھے جو کچھ جمان پاوا
ہیٹھاں ولے اُپر دیکھن جو علیین آئے
ہیٹھاں ولے اُپر لیاں نول کسلی آواز بھلا
اُپر والیاں طرفوں اندر آب جو اب منلے
تیں پہنوں پایہ فگے پھر دے تیں تازے لہے
یہ کر نعمت کھان کھلاؤن پتہ نہ پیش بہاراں
تیں غافل یاہ یاد کر بندے تیں ہواہ ردندہ
عزت دیکھا ہندی ہاٹھے کیوں دل نول ترسا
یتی مرداں عورت سولال سالال عالی شانال
چھ گز چوڑا تر یہ گز لمبا عورت قد ساون
شیشے دانگ بدن سے دچھل چہرے نظری آواز
نہ کوئی غم تکلیف نہ کالال دنیا سے دھچھوسن
پیلے فگے مڑے جو آئے ہرد و جیدا پاؤن ما
اک گھٹ دے ساتھ نہر سی بڑھ کر لذت جانی
جو گھر جنیاں نول من ہتی رینت داراں ما
نوتے طور ناواں حالہ بھیت سبے نول سارا
لباس بدن پاکیزہ ہوسن میل نہ کدھرے بھورا
بھلاں بھلاں تیں بھریاں ہویاں بہت بھلاں
کھڑا بیٹھا یا بیٹھا ہونے کھانے لذت پائے
تسینق رینق بھی نام نہر اندے پاک تہرب لہور دا
پاک نہر اوندا یا بھد نہ جانے چوڑائی لمبائی

درجے اٹھتے اٹھ دروازے جنت رب بنائے
 زکوٰۃ والے وچرے مہرے چوتھے رویداراں
 غیبول معانت کرن کزوالا وہ چھوڑیں تھیں جان
 غیر محرم پر نظر نہ کر دے اُوہ اٹھویں تھیں آون
 دارالخلد جا ندیا پہا عامال من لکانے !!
 دارالاسلام تیجا یا قوتوں ما بر فقر احاسے!
 سفارش رحمت مزل نہ چاہی حق عدالت کسے
 دارالقرار سعید رو تیدا پنجمال جنت خانان
 چھٹا نم زبرد سرخوں غلام کینز شہیداں
 خاص نورول جنت الماسے ستویں نام ستایا
 جنت الفردوس ہے نورالہی اٹھواں چمک کھاسے
 سرور عالم نے فرمایا طوبیے رُکھ و ڈیرا
 اک کھ ستر بہاراں شاخاں ساتھ عرش گنگاون
 میسے رنگ رنگیاں لذتال جہا چاہوں کھاوں
 نعت کہا ب نعت بن گوشت پکا پکا کھانے
 ساتھ ہوا سے پٹے مل کر عجب آواز ساندے
 این عجم فرمایا عیسہ حور اک جنت آئی
 خمیر گندھا با آب حیاتوں نور شکل چمکائی
 وچر دیا لب ڈالے جگر بوسب مٹھا ہلے
 حکم قبولے پاک رے دا مثل میری اُوہ پائے
 گنگن سونے دے دس ستھیں دس لگو کھیاں باں
 چادر گئی ہے اسمائل ظاہر رب کر اسے
 خادم جنت رب بنائے غلماناں شکل پیاری

نبی شہید سخی سب پہلے نمازی دوسے کسے
 مان بیو خوش جنہاں خوش رکھے پنجواں نہاں کراں
 ستولیل رب رسول تیا مست پر ایمان لیا دن
 اٹھ درجے جو جنت واسے دساں جویں رتوں
 دارالمقام سونے دا دو جا سخی جتنے سب جانے
 سبز زردوں عدل چوتھے وچر قاری زاہد کھاسے
 سخی حاکم پر شانوالے قدم اوہ دیوہ دھروے
 نوڈن حافظہ پاک حرم تھیں پاؤں اس پر کھاناں
 مالک اپنے راضی رکھے حکموں نیک سعیداں
 یا و خدا وچر جاگن راتیں متقیان ہتھ آیا!
 عالم عالی نبی اُدیسے وچر الہ پاک رکھائے
 جڑھ موتی تھیں شاخ زبرد دیا پتر گھنیرا
 کوئی گھرا ایسا جنت وانہ جس پر سایہ پاؤں
 پرندے آپر طوبیے بیٹھے کرن اشارہ آون
 بعد کھاؤں پھر مٹھوے زندہ چڑھ طوبیے برجانے
 کدی نہ سنیا ایسا گے اثر دلال پر پانڈے!
 کبیر متشک عنبر کا نورول الہ پاک بنائی!
 خلق ہر دے سب عاشق اس جے دیو دکھلائی
 آپر اس دے لکھیا ہریا جے کوئی استون جاسے
 دوہر کندھیا نوچراک کوہ پینڈرا پاک نبی ترائے
 جواہر موتی ظنحال پیراں نورل سونل عجیبیاں
 سورج چند تاریاں حاجت دینا نہیں دکھائے
 کمروں سر تک مرداں صورت باقی حور تری

خدمت مرد عورتاں اندر خوشیار کراون
 حضرت اوس کہن جاں جنتی جنت بیٹے جان
 بالانگے پرچاں و بکھن حورال نظری آون
 کہن جیب میرا کن تول ہیں میں رافنی ہاں تیں
 تتر کھر و پر تخت ہون گے تتر فرشت تخت پر
 بیبیاں نیک ہو رب رسول کتی تا بعداری
 حضرت مہرب روایت کردے پاک نہی فرمایا
 جنت اندر مشال کرن غیب آوازہ آوسے
 ظاہر ہو کر پاک خداوند جدول جمال کراں
 سرور کہا قبضے میں دے جان جتہ سب میرا
 نعمت نازہ حورال جنت فیرے کس یکے
 چمک اکھال و پھ نور الہی جاں پائے چمکارا
 حدیث دی باہر حسابوں کوں حساب لگاے
 یاہل ہدن گھائل ہون نور الہی منٹھے !
 جنتی اکھ خداوند و بکھن اپنی اکھ لگا کے
 ویکھ میرا جنتیاں تول پاک جمال الایوں
 دیکھ خاطر دید الہی انجوں مینہ بر سائے
 ایسی آواہ سال عاجز بندہ جنتیاں جہر ستائے
 ذکر انبیا نوال ذکر کراں کجھ قصہ پاک قرآنوں

غلمان انہم و المؤمنون پاک اللہ سراون
 ہر اک ساتھ فرشتے تتر جنت دخل کراون
 اپنا اپنا خاوندے کر کھر دے اندر جاون
 کدی ناراض نہ ہو سکے اس تھیں کہتے ہون خوش تھیں
 ہر فرشت پر تتر زور کھر کرن خوشی تخت پر
 بہت بندہ مراتب پاون حورال پر سرداری
 دبی لب دیدار جنت دہر پختہ مہر کرایا
 دمعہ اندر لہا کر سی حجاب اکھایا جاوے
 دید طلب سے جتے عاشق رہن و پھر نہ آون
 اس وی قسم اکھا کرا کھال ویدوں لطف گھبرا
 اکھیاں تائے لین لٹا سے ہر کیا کوئی یکے
 بے مثل داکرے نظار سب تھیں کرے گنارا
 لگھ سوچ اک ذرے لاکھوں تکے تے تھرا لے
 نہ نہریاں نہ مریاں داخل باہر چھری دے کھٹے
 دل دے کے ہریدل جاون جھرن لین لٹا کے
 صورت سن اندر گم ہون اکے نال لگا ہوں
 کالیہاں راتاں سے و پھر پھر غم سے تھرت پھرتے
 پاک بے سنگ لجرل بیٹھے تھرتے و صلہ پائے
 میل سے تول صابن واہ واہ نام جہاں پریشاںوں

تور مجھ سے صلہ الی اللہ علیہ وسلم کے شرف میں

حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری کہے سچا نوال
 ہر اشیا کول پاک خداوند پہاں کسبیا بنایا

اے سید سرور دو عالم ماں پور خدا کر نوال
 جابر تول سرور نبیاں اپنا نور بتایا

نور نبیوں کا ظاہر کیتے جو خلقت آہی !
 لوح قلم نہ جنت دو لوح خور فرشتہ کا
 پاک خداوند نور میرے تھیں پیدا کرے جہانوں
 کیتا سجدہ نور میرے نے اگے پاک الہی !
 حقے چار کرے اُس نوروں چیز ان نام بتا لوں
 عرش تیجے تھیں پیدا کیتا سی پھر پاک الہی
 پہلیوں نور مؤمن دیاں کیتے کیتی نور صفائی
 نور زباں تیجے تھیں کیتا کلمے گرن پڑھائی !
 ایسا ہور پیارا تیاں جو ہے عالم سارا
 عرش اپنے پر پاس رکھکے بہت محبت آئی
 جس دن سرچیا حضرت آدم اس سوجہ نور رکھایا
 کس دی ایہ آواز میرے روپہ کردی ذکر عتیرے
 غام نبیاں سب تھیں افضل تہہ آواز سنیدا
 کلمہ لکھیا ویکھ عرش پر پھیں زبانی سارا
 کلمہ طیب سطر نورانی پڑھیا لذت آئی
 نام اپنے دے نال بلا محمد رسول آہی !
 اُس دی خاطر خلقت ساری نے میں تہہ بنایا
 ڈھکے ڈھونڈ بخشش والا کتے نہ لدی ڈھونڈی
 ڈاٹھ اعاہنک دن ہو کے کردا عرض سنا کے
 عاجز بھلا اوگتہارا کریں معاف خطایاں
 پیارے نبی محمد خاطر بخشش حکم سنایا
 وسیلہ سرور رحمت عالم مویا مولیٰ نہ جاندا
 نور خزانہ دوہاں جہانوں پھر دی شکم اٹھائی

میرے نوروں اک لکھ برسوں پھولیاک الہی
 سیر کریندا نور میرا سی جیاں کوئی چیز نہ آئی
 زمین آسمان سورج چند تارے قوم نہ جن انسانوں
 پھیل گیا سب نور جو غیرے جس دی حد نہ آہی
 کرے ارادہ پاک خداوند اس تھیں خلق بنا لوں
 لکھ بنائی پہلی جنز تھیں دو جیوں لوح بشتائی
 چوتھوں حقے چار کرے پھر خالق برضی آئی
 دو جیوں نور مؤمن دے دلہا معرفت الہی !
 فرمایا حضرت پاک سبے نول میرا نور پیارا
 جو تھی قسم جو نور میرے دی امانت رب ٹکائی !
 نور میرا جڑھ اصل سبحانہ دی پاک ہی فرمایا !
 حضرت آدم نے آوازہ عرض کرے رب میرے
 اے آدم فرمایا رب نے سبح نور پڑھیدا
 تیری پشتوں پیدا کر سال اوہ محبوب ہمارا
 حضرت آدم طرف عرش دے نظر مبارک پائی
 نول طول رچیا اثر وجود دے یارب کون پہنائی
 اولاد تیری وچہ سید انبیا پاک اللہ فرمایا
 بھل گئے جیاں حضرت آدم تا فرمائی ہوتی
 روندیاں جہراں جاری ہویاں فرش زمین آکے
 برکت عزت نبی محمد بخش خاطر رب سایاں
 کھا کر قسم خداوند عالم آدم نول فرمایا
 گل زمین آسمان جو عالم ہے کہندہ بل بخشاندا
 حضرت آدم پاسوں بی بی تو امانت پائی

بنی تھا پہلے اس تھیں پیدائش جوڑا ہوئی!
 یہ کرامت نور محمدی اللہ پاک دکھائی!
 سرور دو عالم نے فرمایا اندر پشمال پا کاں
 کشتی حضرت نوح سلامت برکت نور ہمارے
 حضرت اسماعیل نبی نول کر دوزخ نہ کر دی ما
 کہ خداوند نور اسدا پاس تھامے آیا یا
 مرضی رب دی پیمان چہڑے انہال براہ دکھلا کے
 راہ سلامت سے خداوند طفیل حبیب الہی
 نور کبھار رب سرور تائیں روشن بہت کمالوں
 نور سورج دا گھڑا بڑھرا اوہ نہ گھٹتے والا
 اس عالم تھیں پردے ہویاں چمکے نور حضوری
 نور محمدی پیدا کر کے حکم خدا نسر مایا یا
 نبوت درجے ایس طفیلوں دیاں اللہ فرمائے
 اِنَا اخَذَ اللّٰہُ مِثَاقَ التَّيْمِيْنَ اِذْ لِي عہد کرایا
 دنیا سے وہی سب نبیل نبوت نبی ستائی
 فایدے ہتے سب نبیاں نے طفیل حضور واقعے
 اصل نبوت سرور انبیا نبی محمد عالی!
 نبوت سرور کنوں نبوت نبیاں درجہ آیا
 درخت بڑھوں جیوں شاخ پتائوں نابید حاصل ہوں
 اولاد آدم تھیں حق تعالیٰ عہد لیا ارواحاں
 سب تھیں اول روح محمد ہاں نول سب سنایا
 پیر روح نبیاں تے کل روحاں کرا قرار پکائے
 ماہیا اریزے وہی لکھیا حضرت مخرانا نالی!

لے پر شیت نبی اک ہوئے دوجا ساتھ نہ کوئی
 حضرت شیت پشمالی اندر نور کسے رشتائی
 پاک رحمان و پور اسدا اگر دار روشن خاکاں
 برکت نور خلیل نبی نول نار ہوئی گزارے
 امانت نور اسدا اُس سپہ حکمت تھیں ڈر دی
 قرآن مجید تے سرور عالم حق پیغام لیا یا!
 کدھ اندھیروں طرفے جانن نور ذریعے آئے
 ایمانوں سینہ روشن ہووے جاہدی کفر سیاہی
 سورج تھیں کئی حصے بڑھرا وہ بے مثل مثالوں
 سورج چمکے کہ ہوں اندھیرے نور حضور آجالا
 سیاتی برکت اُس عالم تھیں بلدی شمع کا فوری!
 طرفے نور تمام نبیاں کریں دھیال سنایا!
 نور نبیاں نور محمدی اُپر ایمان یسائے
 نبوت نبی گواہ پنہیر قرآن اندر نسر مایا یا
 اے قبول ایسی گواہی محمد رسول الہی
 سرور انبیا کسے نبی تھیں تائیں فیض اٹھائے
 بڑھ سب نبیاں نور محمدی جیوں دینتے والی
 ذات نبی تھیں ذات نبیاں شرف بزرگ پایا
 بڑھ محتاج نہ پتال ڈالاں بڑھ پر رکھ کھلوون
 دیہ گواہی اپو اپنی ہاں رب تسلا چھا ہاں
 مقتدا امام سبحانے بھارت توحید اٹھایا!
 مقتدی ہاں پتوں ہاں نہ کوئی فعل کر لے
 کہ پیدار سب صفتی اللہ نول ہی جیوں نکاحی

حق مہر دی کرو ادائی کہن فرشتے نوری
 کہن فرشتے تول تین واری دعا درود پچائیں
 حضرت آدم شرق کمالوں پڑھ درود پچایا
 قسمت عالی مائی خوا ملیا مہر عیبیہ!
 ظاہر اسن صدیق یوسف نول رب عطا فرمایا
 وہ پتھیل سار گئے نول خود نول کھان ملینے کائی
 کرو و پچا جو حضرت یوسف اتنا سن رکھائے
 لکھ یوسف بھی تو اس جیسا اوہ ہے لوز الہی!
 بے انداز طفیل جہان سے خلقت بخش جانے
 نفسی نفسی نرسل رور و اس دن کین بکاسے
 اے پڑھے با بچہ تر جانے کیا اوہ نور حضور
 دیکھے نور ہے پھر قلم کس با یہ طاقت ہوئی
 اسے شید سوار نیباں نین کونئی نہ میرا!
 تسال غلام عالی دیجے کرو غلام فلا مال با
 بیشک صفت نبی سرور دی سینے نول ٹھنڈ پاند
 میں عاجز نول مان تسار اصل شعر بناواں

کہن معنی اللہ کی دیوال کیا اوہ چیز منوری
 اللَّهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ اَشْرَقِ اَكْوَاسِنَا لَوِيں
 ہو گیا مہر ادائی تیرا مکال اکھ سنایا
 تحت و پھر دیوار الہی بے مہر نصیبہ!
 قطار مالے فلقے فال لیل تائیں سن دکھایا
 دن اٹھویں نول ہوشال اول الہی لذت پائی
 صیب محمد پاک بے دا کون صاب نگائے
 سن دی برکت حشر و بہار سے سختی ہے نہ کائی
 صفت قلم شاہی نقین ہتر عامیاں بیجے پائے
 با بچہ شفاعت پاک محمد کے نہیں چھٹکاسے
 دیکھ عاشق پئے تڑپن بھروں منگن صل ضروری
 سن ڈٹھا پھر ہو ہو مٹھا ہو مدل عرض نہ کوئی!
 سن ستارے جاوان الہی تک کے رخ تیرا
 تسال طفیل ہو سے رب رانی بھر دینا انعاماں
 اپنی بولی اندر مہر خلق درود پچا ندر کدا
 دنیا جیسے آل طفیلوں بخش یارن چاہنراں

بیان عزایل علیہ اللعش

قصص الانبیاء سے وہ کھیا شیطان پیدائش حال
 شیراک سے بھیا نول دوج جمع آہن چہ ہویا
 برس ہزار کیتا اس وقت سے سجدہ کفر ماوں
 زمین دنیا پر آیا ملک دوم درجہ رب بڑھسایا
 برکت ہزار لہ ہوا پچہ سجدے اوہ پہلے اسمانے

صورت دسم وہ دروغ کہتی حق تعالیٰ
 جیسا عزایل انہاں تھیں ب تدبیراں ٹھویاں
 پھر برس ہزار کیتا ہر طبقے اہل زمین بتا دن
 زبرد سزوں سے دو بازو آڈ اسمان سدھایا
 خاشع نام ہوئی مشہوری ہونے فضل رب نے

چڑھ گیا نیر دُوبے اسمانے عابد نام سدا یا
 برس ہزار رہا پھر سجدے صالح نام بلا دن
 نام ولی اُس جانی اُس دا پھر پنجویں چڑھ آیا
 چڑھیا نیر پھیروں اسمانے سر سجدے وچہ پایا یا
 برس ہزار کرے پھر سجدہ کھلیاں رحمت ہال
 سجدے تھیں سر چاکر کھئے اے سیر رب سائیں
 دعا منظور کرے رب عالم لوح محفوظ چھپایا
 کوئی عبادت چھکھ برسوں رب ہی خاص کر اسی
 مرد و دابیں کہے گی خلقت نام تمام جہانے
 عزازیلے تول رب فرمایا جو نہ حکم قبولے
 عزازیل کہیا اُس لعنت دیدہ نزار رب سائیں
 عبدالعزیز عباس جہاں پٹھکا تہاں نہت خرفاں
 ہونہ کہے اطاعت رب ہی لعنت اس پر رب ہی
 جا جنت وچہ عزازیل حکم کرے حق تمہارے
 ٹوری نمیر چڑھ جنت وچہ دھنڈ کرے دے درساں
 اک دن کرن فرستے ہاتھ کتے جے ہون خطیایں
 زد ہووے اک لوح محفوظوں نظر فرشتیاں آیا
 کہن اک سجدیوں ٹنگر ہو کر مردود ہووے گا کوئی
 عزازیل آنہاں تھیں سُن کر داعر جس الاہوں
 ملائیک سن کر ایہ گل اُس دی کر جا نہ چپ سارے
 گشت نخلن فساد جو جتناں دُنیا اُپر پایا
 لے اجازت علم ربے تھیں اُپر زمین دے آیا
 کہ کانال وچہ جھنڈے جھنڈے قتل کرائے

برس ہزار رہا پھر سجدے چڑھ تیہے تے آیا
 ہزار برس پھر چوتھے اُپر سجدے وچہ داون
 برس ہزار کیتا پھر سجدہ عزازیل سدا یا
 برس ہزار گیا لنگھاوتھے پھر ستوں پر آیا
 چڑھ عرش معلیٰ سجدہ کیتا برسوں پھر عزازیل
 قدرت دیکھاں کراں دت لوح محفوظ کھائیں
 نظر کرے وچہ لوح محفوظ لکھیا حوت دسا یا
 اک سجدے تھیں ہوا نکاری مٹان سب کھڑا ہی
 چھکھ برس کھڑا رہا رو نہا چڑھ کر حکم ربانے
 کیا نرائیں تول جہانیں ایسے اُس جہولے
 لکھ لے اس تول رب فرمایا ہرگز ٹھٹے تہاں
 لعنة المذنبین ما اطاق اللہ باران ہزاروں برسوں
 منے عزیزوں کراں پنجابی سمجھاوے جو سب ہی
 سال ہزار جو دنیا والا اک دن جنت والا
 ٹنگ مقرب و عطا شنیدے اک ہزاروں برسوں
 عزازیل شفیع کراں گے بخشے رب بڑیا یاں
 ردون پن پٹھے تمہاں عزازیل چھپایا یا
 خوف دلال وچہ پے گیا سا تول ملی نہاں ڈھونڈ
 میریاں پھر تھیاں کرنا ایہ جس ڈرن خطا اول را
 عزازیل کہے کہ اللہ منوں رستہ سلا رے
 مار کراں برباد آنہاں تول دیوں حکم خدایا
 چار ہزار ملائیک ٹوری اپنے ساتھ لیا یا
 زین فسادوں پاک کرائی پاک اللہ فرمائے

بیان حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ

فرشتے کہن اسیں ہر عالوں پڑھیں محمد ثنا نوال
 اک دُور حیدر نون کرن گئے عیب کریں بھار کے
 میں خود جاننا تیس نہ جانوں دشاں خبر کس ہیں
 جبرائیل زمین پر آیا ہوں کہہ جس جاٹے
 میں عاجز مٹھ بھریں نہ میں تھیں واسطہ نام خدائی
 بہت اہل تھیں عاصی ہوں رب خدا میں دعوئے
 جبرائیل مٹی گل اُس دی آگئے کر جہراں با
 امر اہل آون مڑباون واسطہ زمین سناٹے
 عزرائیل زمین پر آیا قسم زمین کرایا با
 کر ہی مجز زمین نہراں اُدہ بھر مٹھ لیسایا
 کراں خلیفہ اس مٹی تھیں کہا حق تعالیٰ
 جیوں جیوں حکم کراں گا تمہوں ذمے تیرے کیا با
 رکھتی گل مٹی ہوئی برسبیاں رحمت باراں
 فتار ہوئی دچہ برس بھو بندے بدلی پہلی چالوں
 لے متتر ہزار فرشتہ دیکھن عزرائیل بھی آیا با
 داخل بُت اندر ہو مڑ پانگرنی تک شماروں
 تابع بار بنا دے اس کا حکم متاں گانا ہیں با
 سرور عالم روح تسبیح ال پڑ خدا اللہ تائیں با
 رو بہ انور تھے سرور عالی شان بنایا با
 مشک عنبر تے خاکوں قطرہ کر کے جمع ر لایا با
 نلیا نور ہو یاد و چنداں بُت آدم اس جیلے

فرمایا رب فرشتیاں تائیں خلیفہ زمین بناواں
 ایہ کون خرابی دچہ زمین دے ظلم کریں کا سے
 اس دچہ حکمت رب فرمایا علم تسال ایہ تائیں
 مٹی مٹھ لیا جبرائیل اللہ حکم کراٹے
 چاہن مٹھ بھراں میں مٹی قسم زمین کراٹی
 مٹی تھیں رب کرے خلیفہ اولاد جو اس تھیں ہوئے
 میں عاجز پر اُن سب ہوں بھل نہ سکال قہراں
 میکائیل آٹے پھر حکموں سن زاری مٹھ آٹے
 عزرائیل تائیں بھر رہتے جانوں حکم سنا یا
 جس دی قسم کریں توں منزل میں اُس حکموں آیا
 حال معلوم خداوند عالم ملک زمینے والا
 ہر مٹھ روح قبض کریں توں سمجھاں دی فرمایا
 اُو مٹھ مٹی حکم رہے تھیں طائف کئے دچکاراں
 دو برس ایہ حالت ہوئی صلابہ چوتھے سالوں
 اٹھویں سالوں آدم صورت اس تھیں بُت بتایا
 آدم عابت دیکھ زمین پر دیکھیا نظر شماروں
 بُت آدم پر کت سُرٹ جاندا آکھے بے بسائیں
 عبد اللہ بن عباس جادون عرش مُتلاے جائیں
 گزہ کر قطرہ عرق اُس جائوں اُپر زمین دے آیا
 حکم اللہ اہل جبرائیل قطرہ عرق اٹھا یا با
 معطر کر پیشانی آدم لیس جبرائیلے

دن چالی تھیں پچھوں آدم روح پیدائش پایا!
 بیت آدم و پھر جان پچاؤ فرشتیاں جان اٹھائی
 ایسا اذخار اذخار فی تیرہ الجسدیہ آوازہ آیا
 اسے اللہ روح عرض کریندا کیف قالب البصیرا
 اذخار کراؤ اذخار کراؤ ناسیر آوازہ آیا
 کھولیاں کھیں حضرت آدم جان خلق و پھر آئے
 مہشہ ٹکا کر حضرت آدم اٹھن قصد کرایا
 مخلوق الانسان و عجز لا حکم قرآنے آیا!
 یرحمک اللہ ربی طرفوں جواب حضرت پایا
 حکم ربی نفس حضرت آدم اُپر تخت بٹھایا
 ایہ سجدہ تعظیمی آیا سارے سجدہ کرے
 سجدہ کر کر مکالم چلے شیطان کھڑا دسیا
 رب دسیا اسے ایسا سجدوں کیوں کیوں نکالی
 اپنے ہتھ دو نہال تھیں اس نول میں ہتھاپ بتایا
 انا خیر من مال بہتر آکھ شیطان متایا
 رہ نہر یا نکل جانوں سرود و لعین کھاری
 بعینے کہن ایما نول نکل کہہا رب تعالیٰ
 منقصب الاہول صورت بلی سینے اکھیں آیاں
 چہر لکھ برس عبادت اس دی اذگئی وانگ ہوائیں
 علم و تاربت ناماں والا حضرت آدم تائیں!
 کہن فرشتے پاک تعالیٰ ہر نقصوں میں پاکی
 ظاہر باطن جان و الا نول ہیں پاک خدایا!
 حکم ہو یا پھر حضرت آدم نول سب نام ستائیں

مقرب سے ہاں فرشتیاں تائیں اللہ نے فرمایا!
 فرشتے دیکھن سب اسماء اول آپہنچے اس جانی
 جان آدم ست بار وجود کچھ دی دخل نہ پایا
 جسم نورانی میرا اس وجہ کیوں کر ہوگ بسیرا!
 جان دڑی پھر نکالنے سے راہوں دخل دماغے پایا
 مخلوق سینے سینوں دماغی سب اعضاء و پھر جانے
 کا شباب ہوے گا بندہ نکالنے نے فرمایا
 جان پی بھک آدم آل اٹھو و بندہ فرمایا
 اٹھے حضرت آدم زمینوں عذر تاج پہنسا یا
 مگر سجدہ کرو آدم نول اللہ نے فرمایا
 صورت ابلیس نہ سجدہ کیا مگر ساتھ فرشتے
 دوبارہ سجدے اندر جان رب ما شکر سجایا
 یا کبر قول ہے کیتا سمجھیں درجہ بھاری
 چیز کبری جس تیرے تائیں سجدوں سے کرایا
 ناول میں نول خاکوں اس نول تو ہیں نہال بتایا
 نکلن تھیں بھی بن مراد اہل جہانے رب باری
 بعینے کہن فرشتوں نکل ہوا ابلیس منہ کالا یا
 درگاہ ربے تھیں راند گیا پایاں سخت ترایاں
 مان نہ کوئی بات کہے دابے پر وہاں رب نامیں
 نام تھے رب دتو کلو جے ہے علم تہاں
 جو نول دسیا اور ہوجانا غیب نہ جاندی آگھی
 نول حاکم خود وایم قائم تیرا بھی نہ پایا
 ہر اک نام سنایا حضرت موسیٰ نال آدائیں

زمین ہواں دیاں سب چیزاں ہو رہی ہیں چھپایاں
 بل شیطان کہہ اسے اللہ جل و اعلیٰ میں تائیں
 گوشت پوست بندے اندر بالکل دخل خدا یا
 گراہ گراں بگاندیاں تائیں قسم شیطان اٹھائی
 بیوں کھیلوں اگوں پھولوں کرساں سوک بہتری
 پاک اللہ فرمایا تینوں تھے تیرے ہمراہیاں
 حکم رہے تین تخت حضرت رافضوں جنت چکریا
 حضرت تین میندر آئی قدرت اللہ والی!
 صفت مانی دی کرن نہ جانو فرسخن حادوں
 خواہوں جاگے تے پیر لاگے جس نظر و چہر آئی
 مہر اندر تسبیح الہی درود حضور پیشایا!
 سب گریا کر و عبادت میں بیسود تمہارا
 میوے جنت کھاؤ دو تویر بیو ٹھنڈے پانی
 اک درخت دکھا رہ کہہ اس دے پاس نہ جانا!
 شیطان دشمن ظاہر کتا پاک اللہ فرمایا
 ابلیس میں اتھاندی طرفے جادوں قصد کیندا
 پہنچ گیا دروازے جنت سوچے اندر جادوں
 آدم تو آگے جا کر سماں پیا اٹھا ندا
 جمع درختوں میوہ کھاؤ رہو حیات سدا
 قسم فریوں کرے تکی بی بی نول بھرا یا!
 دو حضرت دلے کر آئی حضرت کہیں کیساتی
 اک کھاوا دو تیری خاطر کہے آدم نہ کھاواں
 انہو پیر جنت بٹھے کھائے اودہ واسے

کہے فرشتیاں پاک خداوند سا نول خبر الیایاں
 جہاں تک مڑے زندہ ہوں زندہ رہاں تدا
 دیوان دخل قیامت تائیں اللہ نے فرمایا
 چھٹے ہٹے سو بندے تیرے اوتھے دخل نہ کائی
 ہتیاں اُپر قابہ پاساں بات تین جو میری!
 سچی بات کہاں صحیح جانی بھرساں ذرخ جایاں
 باجمہم جس اوداس طبیعت راز خداوند پایا
 کچھ بیسی تھیں کدھ تھرا بی بی پاس اٹھائی
 زریں تختے تاج سرے نہ بیٹھی تخت آدابوں
 حکموں ہو یا نکاح و دہنہاں و اجڑی رب بنائی
 نور محمد شرف اندر میں تھے ذکر لکھا یا!
 میرا ہر شریک نہ کوئی ہے جو عالم سارا
 عیش کرو غم ایتھے ناپیں نہ تکلیف اٹھائی
 پاس جاؤ تے ظلم کماؤ جیتا نہیں بھلا نا
 جنت تھیں نہ باہر کٹھائے کرو خیال بتایا!
 اسم اعظم تین یاد کئے سن پڑھو ست وارا اٹھنا
 سبکے مور فریوں مڑے اندر آدمی کھاواں
 صحیح کہاں میں کراں نصیحت سخن خاص تسادرا
 رہو ہمیشہ جنت اندر رب نکاسے تاملرا
 گندم دانے تین نکاسے اک مٹہ اندر پایا!
 منع درختوں میں تھیں آندا بی بی عرض سنائی
 جمع کیتا رہا سے تائیں نہ نہ ظلم اٹھاواں
 نافرمانی ہوئی رب دی کھٹے کھٹ شہانے

تاج لباس بدن تھیں جھڑپا ہو گئے تنگ تنگ
 اہمیت دے سب بڑے ٹھنڈیاں چھالوں کر دے
 عود انجیر سرد خنت ادب تھیں آگے میں جھکاؤن
 بندے جنت کرن آوازناں حق خواتے آدم
 رب فرمایا تو ہاں تائیں میں تسال حکم سنایا
 کیا تسال نول پکا دشمن خام شیطان تسادا
 جے زنجشش رحم کریں گاسالوں بہت خسار کے
 بی بی خرا حضرت آدم مورتے سب شیطانے
 ٹھہر دو پہ زمین دے جا کر قتا وقت تسادا
 آپر زمین دے زندہ رہو زمین آپر ہی مر سو
 سر اندر پ بزی سے اندر جو وہ ہندوستانے
 سب آتار یا امفہانے ٹورا ترے سیتانے
 چالی سال گناہ اپنے تھیں حضرت آدم روئے
 گریہ ناری دن کے راتوں ہزاراں جاری ہویاں
 ٹرہ و سمہ ہندی ہوئی روون تو اسے پیاروں
 پیغام الہی جبرائیلے اک دن آن سنایا
 جا کر میت ربی و پھر حضرت کرن طرف چوہیرے
 جبل رحمت پر بیٹھیاں ہویاں نظری خرا آئی
 آنر ویک سے بی روون بچھن حال دیہا یا
 عرش الہی نظری آیا مخفی راز دسا یا

ستر چھپاؤن پخت لٹھو نڈاؤن ٹرہم کنول دل سکے
 میوے رنگ رنگ کھواؤن دین نہ پتے ڈرے
 مرفوں بندیاں انہاں درختوں صحت اللہ فراروں
 ربے نافرمان ہوئے نے ایسٹن ہر دوں نادوم
 نزدیک نہ جاناں منع درختے سخت تاکید کرایا
 آکن اے رب جان لہی پر ظلم کما یا ڈا ہرھا
 رب فرمایا اترو دشمن ہاک دو جیبے سامے
 چبے کلاہ جنت تھیں دتے کرو زمین نکالے
 کرو ریاضت نفع لے گا ہنوں حکم اسادا
 وہوں زمین نکالے جاسو جو کر سو سو بھر سوا
 ایسے رب آتار یا آدم سزا سزا سالی
 کہ دماوند دے وہ پشیا مردودین شیطانے
 اک روایت روئیاں سوئیاں تن سوہ سال ہوئے
 جلاقل خرمالونگ اس روونوں سطرال ہنہ کھلویاں
 جو دیا و پڑ گئے آنسو مروارید شماروں
 کناج اے حضرت آدم طریق سب سمجھایا
 میدال عرفات گئے پھر حضرت اوتھلے ڈیرے
 جتے طرفوں ٹردی آوے سینیں جھڑی گلائی
 آدم طرف آسمان نکا پار ب حجاب اٹھایا
 ہو متوجہ پڑھے کلاماں لول لول ذوق سمایا

حضرت آدم سے دل فضول پادتیال تاثیرال
 جنہاں باتاں تھیں جنجشش پائے سیاں رب نظیرال

ذکر ہابیل و قابیل بیٹے آدم علیہ السلام

پاک محمد علی اللہ سے پاروں ب بخشایا!
 سراندر پ آئے دل دونوں حکم جیوں ہی تعالیٰ
 ہر ہر قسم اشیاء ضرورت حضرت پاس لیاٹے
 پست قابیل کے دھی اقلعہاں انہاں نام رکھانے
 پست ہابیل کے بیٹی قازہ نام انہاں سے آئے
 اک روایت اک نوالتی جینیے وارواری!
 حکم رہتے تھیں جبرائیلے شادیاں رسم بتایاں!
 حکم شروع تھیں عقد دیہہ کرد سیا جبرائیلے
 کن قابیل کہانہ مثال صاف جواب سنایا
 آدم کہا حکم بے واسہ گز نہیں ٹوڑیاں
 قازہ بچیں ہابیلے سندی ساتھ قابیل بیاسی
 میں خود خدمت اندر رکھاں جہد نکاحوں توڑیں
 رزقہ کر سال حکم انہاں دانہ چھوڑاں فرمایا!
 کن تیلی خاطر اس دی قربانی کرو بتایا
 نذر میں دی منظوری مہٹے اوہ اقلعہاں پاؤ
 کر منظور اسٹیاں نذراں اسے ساڑے رہ سائیں
 رہا نشان نہ ساڑ گئی گز نذر قبول اسمانوں
 قل لا اتلک ماراں تدرہ بتایا!
 مبارک کردی منظوری جو صاحب تھیں ڈردا
 میں نہ ماراں ہر گز تینوں جے لوں رچلا توں
 نزع تبریل حشر جہنم تینوں اک جہلاسی

نور محمدی ثمرت اندر میں تریہ ذکر کھایا
 حضرت آدم بی بی خوا اگول دشاں حسالا
 جبرائیل لہارے مکمل ساسے کم سکھانے
 عملوں بیٹا بیٹی جوڑا بی بی خوا جاسانے
 دو بے عمل بیٹا بیٹی پیدا رب کراٹے
 اکوئیں عمل سن خوا اولاد جہنم تھیں ساری
 ہابیل قابیل کے لڑکیاں دو نہاں عمر چھوٹیاں ہاں
 بچیں قابیل لول ساتھ ہابیلے ہابیل ہی بچیں قابیلے
 حضرت آدم پٹیاں لول سڈرب دا حکم بتایا
 بچیں میری اقلعہاں سونہی کرے قابیل نہ ریاں
 آخرت حضرت آدم عملوں اقلعہاں ہابیل نکاحی
 حدود کہے قابیل ہابیلے بچیں میری لول بچیں
 حکم رہتے تھیں باپ نکاحی تاکہ ہابیل سنایا
 حضرت آدم ایہ سب حال سننے اندر آیا!
 کوہ منا پر ریکی ناموں قربانیاں تھیں لکھاؤ
 کر قربانیاں رکھن پہاڑے منگن فیروز عا میں
 ہابیل والی قربانی ابراگ پی اسمانوں
 نذر قابیل قبول نہ ہوئی اس نے لول سنایا
 کہے ہابیل جو خرقی ظالم رب پسند نہ کردا
 قسم خدادی مارن مینوں کول اتھا ٹھانویں
 ناحق خون عمل و پیرے میرا لکھیا جہلاسی

حضرت آدم حج گئے سن قابل کریندا چارے
 کیوں کر ماراں بھنڈا آوے مارن ہے سال یا
 چھوڑ متھوں مہر پتھر مارے مار غائب ہو جاندا
 ہابیل نیندر وچہ مار یا مہر پر مر گیا اودہ بچا را!
 لاش بھائی دی کندھے پائی پھرے قابل کھائی
 شہید مرد دی لاش بے ادبی نہ مولا اول بھائی
 پنجیوں پھنچوں زمین پھیندا کو نظری آیا!
 پٹ قابل زمین دے تائیں لاش ہابیل چھپاندا
 دنیا اندر خون ظالم بے انصاف کفاری
 خون پاروں جو گل خلقت کرسی رب سزائیں
 غیبوں اک اسوار قابیلے نیرے تھیں آسے
 واپس جھول حضرت آئے ہابیل نہ نظری آیا
 اہمیریے موت ہابیلوں واقف حال کرایا!
 جبرائیل قبر دکھلائی حضرت لاش لیڈے
 اک ٹوہیں اُس وقت بیٹے سن آدم گتر آئے
 کہن بیٹا دل میوے منگے کریں عاتق میرے
 قل بے عیب بیٹا رب تینے حضرت نے فرمایا
 حکم پر تھیں شیت نبی نے ہنہ دعا کھائے
 جبرائیل جنت تھیں میوے لیا کریش طکا ون!
 جوڑا جوڑا اور ہوے سب شیت اگلے ہوئے
 حضرت آدم کرن وصیت اے میرے فرزندو
 چپ ہو گئے وصیت کر کے موت آدم نول آئی
 غسل دیون تھے پڑھن جنازہ دفن قبر وچہ کر دے

ہابیل نیندر وچہ نظری آیا بکر یا ندے وارے
 شیطان بھیس بدل کر علی دی ہنہ وچہ سب لیا یا
 سمجھنا قابل مارن دی آئی اوویں پتھر چاندا!
 قابل ظالم نل دوزخ لیا کر کے خونی کارا یا
 کلر شور زمین اودہ ہونی خون گسے جس جانی!
 غیبوں کو اینج خداوند سمجھ دفن سکھلائی
 دفن کیتا اُس مردہ کو حال قابیل دسا یا!
 دیکھ ہمدرد کوٹے دا کوڑا ہنہ مارم پھتتا ندا!
 سب خونیا نزار مہر پہلا خونی خلق جو ساری
 ہر ہر ساتھ قابل بھی شامل جو عذاب اُنہا ہیں
 ہوئے زندہ پھر اودہ مائے تیکر شہر دیہاڑے
 سب نول کھن پتہ نہ گلاب نول عرض سنایا!
 قابل ہابیل تے نول پتھر مار گناہ مہر چایا
 گھر وچہ دفن شہید کرایا اہر صبر تھیں پائے
 بیمار ہوئے اک روز آدم پھر حضرت شیت بلائے
 کہا شیت منگو خود رب تھیں دے کساں ڈیرے
 گیاں نول جو کھٹے ناہیں نول میںوں شرمایا!
 وعابرکت رب شیت نبی دی سی منظور کر لے
 شیت نبی دی خاطر آکھن مور بھی اک لیا ون
 حضرت شیت لکھے سوروں ب سبیاں ٹھوٹے
 نول شیت نبی دا کہنا اے میرے دل بندو
 ہجر پدروچہ بیٹیاں بھناں گریہ زار کرائی!
 مختصر میں ذکر سنایا شوقوں رہنا پڑھدے

بیان حضرت شہید علیہ السلام

سب بجائیاں تھیں دسے آسے کوئی نہ درجوں ثانی
 شہادت بجائیاں ساتھ برابر حضرت جس دن ڈاون
 یاد خدا و پیر آدم رہندے شہادت حکم بتاون
 امامت محمد جو رب آدم و حوا کا پایا!
 سوا سب باللہ دینہ دسے وہی لکھیا آدم نے بجایا
 کریں حفاظت نور محمدی خوبیاں خوب بتاون
 پیو تھیں درجہ اعلیٰ بیٹے شان بزرگی پائی
 اک تصور دل جنت و چوں منزل رب کڑھایا!
 اظلامیری جو گل پیغمبر عالی شان تال والے
 جنت دی عقیقت انہاں جنت باہر دل پایا
 اک خطا دل چور دین بلیقیں شہادت میری ہوئی
 اُمت محمدی دنیا اندر کس لکھ گناہاں
 باہر گناہ گر گھر و چہ آون تو یہ کرن معافی!
 حضرت شہید ہوں شہید بن والد گفتاراں
 گھر و چہ شہید نہی دسے بیٹا زب عطا فرمایا
 جہاں قاتی تھیں شہید نہی پھر عقبے طرف سزا
 قتل تامل اس بیٹا دین پڑ پر قسایم!
 اسکر کردا کئی جہانوں طرف جہاد ہی جاندا
 وقت اس ماند روپہ زمانے ثانی ہو نہ کانی
 حشمت عظمت انہاں برابر ہو نہ دو جہا ثانی
 لہند نام کے اوس دن تاون بیٹا ہسلا نیلے

حضرت شہید پیاسے رب کے پہرے چمک نورانی
 اے پر ظاہر کار نہ کرے پڑھتے پڑھتے پڑھاون
 کتاب بھیجی رب کرے پیغمبر نیک ایمان لیاون
 حکموں نور اودہ شہید نہی دل بطور امامت آیا
 بیٹا شہید شاہیہ نور محمدی پاس تیرے جو آیا
 شہید نہی بن حیران ہوئے والد کنول پھلا
 کہے آدم اس اُمت بہتر ساٹھے تالوں آئی
 بے انداز گناہ اس اُمت پہر بھی جنت پایا!
 جان بچی اُمت اس دی اُمت بھاگ دلے
 عارفی جنت لیا منزل و چوں باہر کڑھایا!
 عطا آدم زچہ نقوی پردہ رہیسا نہ کوئی
 کہے نہ ہرگز معلوم ہو سی ویسی رب بنا ہاں
 بیٹا شہید آدم قرایا شان تنہاں دی کانی!
 نور محمدی کرے تعظیم ماں کر دے جان شہاداں
 نوش اس واسی نام رکھا یا عدول بھاتی آیا
 دین بیٹے پر نوش کوئی دن بھی رہ کر مر جاندا
 نہراں لوگ ایمان لیاون کرن نصیحت دایم
 مہلائیل انہاں بیٹا بے حد حسن رکھا ندا
 غنقت مشرق مغرب والی کرن زیارت آئی
 کئی نر زندہ پچھ پچھ اس بھی چھوڑی دنیا قاتی
 سب بجائیاں وچہ قدروں عالی ظاہر دین وسیلے

مطابق عادت خلق چو فیروز تختے لے کر آئے
 صورت مہلائیل بناون فرزند مرے پاروں
 رفتہ رفتہ عالم اندر رسم گئی ہو جاری
 گمراہاں دے دیں اندھیرے کفر سیاہی پائی
 وعظمتیاں اثر نہ کر دی گنگے بولے اندھے!
 کیتے نبی شہید کھاراں ولیاں انت نہ کائی
 ماہے گئے جو راہ الدیر ہوراں وانگے نردے
 مر گئے موت آدن تھیں پھلاں عشق جنہانوں آیا
 خاص کلام قرآن پیارا دتے شان تنہاں دی
 دوست رب نیال نعت نہ کوئی نہ غم انہاں تائیں
 حرم وصلدی وانگ نردے تلخی لکن دیندی
 چونکا بچلا مرنا تازہ بے درداں دے بھانے
 وحدت دے دریا داتا رو اپنا آپ نہ پائے
 اول آخر ظاہر باطن لکھ سبق پکا ون

دوروں آدن خالی جاون نہ مہلائیل دساوے
 اثر شیطان دلا لویہ پاوے پوجن بت پیاروں
 اختراع نام ادیس اس قوموں کو سے پیدائشی
 مہرازل می طے تائیں آب خرد او تدر لائی
 ہور کے کد طاقت ہوئی کفروں توڑے جس دے
 بیدیتیاں مہولل دل تے دنیا زینت لائی
 کھانڈے پیندے سیر کریندے دل ندیوچہ کرے
 رضائی وچہ ہر دم رضائی ہور خیال بھلا یا
 رب رضائی اہو رب پر رضائی قسمت واہ انہان دی
 نفس اپنے سے دشمن ہو کے نیال رب رضائیں
 آہیں شوقوں ملن النبی تن من سب جلیندی
 اپنے جیہا سمجھ انہاں نول راز کیا پھر پانے
 صحیح ہو یا جس کا اللہ اکا اللہ گیا سمانے
 بودیں بقیں نور الہی جلورے نظری آدن

بیان حضرت ادیس علیہ السلام

و عظیمیوں کوڑ بتاں نول لوگ ایمان لیائے
 ادیس پڑھا دن بیتے پاروں نام ہوئی مشہوری
 کرن عبادت پاک بے دی بے حد درجے پائے
 کہن فرشتے پاک الا ہادیر اجازت جائیے
 حق سناون نے سمجھاون حلققت حکم ربانے
 پیران سیون کار انہان دی موبہل ذکر کراون
 اک دن ملک الموتے اپنا آدم بھیس بنایا!

بے نصیب ازل سے جہڑے ہن نہ مول ہٹائے
 معجزہ علم نجوم انہاں دا سمجھ خاص ضروری
 عمل انہاں اسماناں اُپر بل بن جائے!
 ادیس تینبر دوست تیرے ایسے ہارت پائے
 سورت مریم ذکر انہاندا صفت لکھی قرآنے
 محنت تائیں لین کسے تھیں نہ احسان جتاون
 وانگ مسافر امرا لہوں دروازے پر آیا

روزے دار پیغمبر رب و اجنتوں کھانا آوے
 قدم آپرہ کھ قدم مسافر یہاں عبادت کرنا
 اور میں تیری نے ثمن مسافر تیل جنگل نول جلیے
 حضرت کہیں قل حق ملاول کھا ارات نہ کھانا
 جل دیال باغ پیا اک نظری سن انگر دسلے
 اگے جانوسے بڑی ڈٹھی کہے ذوق کر کھائے
 تن دن ل کر دو لیں ڈوسے شک نی نول پیا
 کہے مسافر میں قرشتہ عتر سائل بلا دل
 ملک الموت کہے رب حکموں میں ہی کتھاں علماں
 عورائیل کہا نہیں تیری جان نکالو آیا
 تن دن ملاول ساتھ میرے نول حضرت کے فرمایا
 ملک الموت کہا کل روحاں قبض کراں ہر انہوں
 جس دی موت آوے رب طرفوں میں کرتھ نکالال
 کہن حضرت تال یا رہنا سال دین جسے موت پیا
 کراں عبادت بہت رپے دی ہوئے شوق ہوایا
 یارب دلریاں باتاں جائیں فرشتے عرض کرایا
 کترہیں جان جیویں یاہر راضی میں راضی فرمایا
 عزرائیل دعا پیر کر و احسان مالک میرے
 مردہ جتہ رب زندہ کیتا اور ریس پیغمبر والا
 اور میں نی نول کہے فرشتہ جان کندوں و احالا
 اور میں نی فرمایا جیوں کر ہر نول پیراں تائیں
 کہا ملک الموت منزل ہے قسم خداوند والی
 حضرت کہا عورائیل اللہ جل و ذوق دل جانوال

حضرت دین مسافر تائیں نہیں مسافر کھاوے
 سخت ہوتے حیران پیغمبر و حکم جان ن پڑھنا
 ٹہریاں راہوں کتک رسائی کہے مسافر کھلیے
 طلب حلام کریں جن کیوں نول پیل الگ سے پانا
 کھاوے قصد مسافر کرنا حضرت جمع کرانے
 نہیں حضرت ایہ چیز بیگانی ناہیں کھانی چاہیے
 واسطے پاک رہے دین کون کوئی ہیں کہنا
 نکالیں جان جہانناں دی نول حضرت اس نراون
 حضرت کہن میرے دل آیا یوں سکون موت بہاتاں
 کراں زیارت تیری کرا سو میں مطلب پایا
 انہاں دنان و صہ بھی توں کہتے زائقہ موت کھایا
 بندر اندر سے تھا توچہ رہتی قابو ہو کے جیویں
 میں ادیس کراں میں دوست جانیں سچیاں قالال
 پکڑاں عبرت دیکھ زندہ نول نوت کھاں حق کمال
 ملک الموت کہے بن حکموں و قل نہ میرا آیا
 چاہے موت پیغمبر تیرا تسکم اللہ فرمایا
 کترہی جان باور میں نبی دی حکم بحسب السایا
 کوزنہ ادیس پیغمبر کرفضلانہ سے پھیرے
 دعا متلو فرشتے ہرٹی کی شکل حق تعالیٰ!
 کیوں کر نظری آیاتینوں دسیں بحید نرالا!
 اتاری کتل زندہ دی جائے سمجھ اندازہ پائیں
 حضرت تیری بہت کھالی میں ہے جان نکالی
 نوت خدا دا بڑھے زیادہ عبادت بہت کرا نول

حکم رہتے تھے اس لیے فرشتہ دوزخ پاس لیجاندا
 حضرت کہندے عزرائیل جنت بھی دکھلائیں
 عزرائیل جنت دے پوسے حکموں لے کر آیا
 ان دوزخ دی گئی میرا دل تے جسگر جلایا
 کہے فرشتہ عہد کریں توں جے کرواپس آون
 ادیں نبی کر عہد ٹھہرایا واپس پھر کر آنے
 فکھ دروازہ عجیب نظر آون جوڑا اپنا چاون
 عزرائیل آوازاں مارن یا حضرت ہن آئیں
 کل نفس ذالقتہ الموت حضرت آکھ سنایا
 مرگ جہانے جو رب فرمائے نہیں نکالیا جاسی
 کہن حضرت کیوں عزرائیل منوں باہر نکالیں
 چہ تک نبی محمد مرور جنت جاسن ناہیں
 عزرائیل میرا سلسلہ اہود سبیلہ کہساں
 غلماں بھی ہیں رہند ایٹھے سمجھ میوں غلماںوں
 رب فرمایا عزرائیل رہن دیویں اس تائیں
 پیچھا اولاد ادیں نبی دی خبروں کرے زاری
 بن انسان آیا پھر شیطان بت بنا کر دیندا
 گئے اس زمانے مشرک پھر اس بت پوجاون

طقتے ست ہودوزخ ولے ہراک جگھر دکھاندا
 کراں عبارت بہت زیادہ شوق چاہیں چاہیں
 حضرت کہن نزع دی تلخی ساں ڈاھڈا گھبرایا
 اک پیالا پانی جنت، پیواں دل وچسرایا
 حکم رہتے تھیں اندر جا کر کہے پیوں کھاون
 طوبے ایٹھا اتار یا جوڑا جنت لگھ سدھانے
 پھر جنت وچر جا کر حضرت درخت اُپر چڑھاون
 آو دیر نہ لاؤ ہرگز چھوڑیں جنت جاہیں
 موت ترہ ہاں میں کھنڈ میٹھا نکول تر گئے آیا
 نہ تکلیف تے نہ غم اس نول جو چاہے سیکھای
 عزرائیل کہے یا حضرت ایجے نہ جنت بھالیں
 سلام جنت کل فیماں اُپر حکم خداوند سائیں
 اس مالک اُمت اس دے داہو کھام رہیا
 ورنہ جنت پاک محمد فراناں باہجھ بیانوں
 ورنہ نبو اسال اٹھایا مکتا تا علیا جاسیں
 باپ پیارا کرے کتارا کون کسے غم خزاری
 بیہن صورت ادیں نبی دی صورت بات کیرت
 چار سو برسے بعد اس عمرے حضرت نوح پھر کون

بیان حضرت نوح علیہ السلام

نوح دے معنی ناری ہون ناری بہت کراون
 ساٹھے نو سو برس انہاں وچر وعظ کلام سنایا
 ہر وہاٹھے اُپر پہاٹھے پوڑھ کر کہے پکاسے

بیان شکرنام انہاں دا پھر نوح لوک بلاون
 پھیا میں پھر رب فرمایا نوح قومیں وچر آیا
 کل زمانے پھر اتنی ایمان لیاون ماسے

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مَعْبُودٌ رَبُّ سَوَاسِئِ
 مَشْرِقِ مَغْرِبِ كُلِّ دَوْلَةٍ وَجِبْهَةِ بَيْتِ أَوْتَارِ جَاوِدِ
 اِكْ دَوْنِ مَكْرُوْنِ حَضْرَتِ اَنْدَرْتَا پَا كِچَاوِنِ
 هُوْشِ اَكِي تَيْ پَا كِ رَيْبِي نُوْلِ حَضْرَتِ عَرَضِ سَا نَدَا
 بُوْطِي بُوْطِي جُو كَا قَرِظَا لِمِ اَنْدَرِ قَوْمِ اُنْهَا لِي دَسِي
 نَشَانِ تُوْرَتِ كِي وَجِہِ تِي رِي مِي تِي تِي رَا كِي ہَا !
 لُو كِ غَرِیْبِ كِي نِسِي عَا جُوْرِ مَجْلِسِ تِي رِي بِي ہِنْدِي
 حَضْرَتِ كِي ہِنْدِ اَلْتِ رِي دِي مُنْكَرِ مَلِكِ مَنْرَا ہِي
 كَسِي غَرِیْبَا لِي رَحْمَتِ نَشِشِ مَوْنِ مَعَا نِ مَجْلِسِ
 رِي دَا حَكْمِ سَاوِنِ بَدَلِي اَجْرِ مَسْكَانِ كِي جُھِ نَا ہِي !
 اَسِي اَلْمَدِيْنِ اُنْهَا لِي بَلَا نُوْلِ تِي اِي جَانِ پَرِي سِي
 اَنْدُوْنِ رِي بِي دَا حَكْمِ سَاوِنِ مُنْكَرِ مَارِ كِرَاوِنِ
 بِيوِي مُنْكَرِ كِي بِي دِي مَارِوِي اَسِي سِي رِي لُو اَسِي !
 ہُو كِرِ تَنَكِ پِھِرِ كِي بِي نُوْلِ كِهَانِ اُنْهَا لِي تِي رَا ہِي
 دَعَا مَسْطُوْرِ ہُو ئِي دَرِ بَارِي سِي دَعَا بِي شَا مِ لِيَا يَا !
 اِكْ سَا لَرِ كُرْ كُرْ پِٹِ كُرَا اُوْرِ جَا لِي پِھِرِ بَرِي دِي ہَا دِنِ
 ہِي سِي بَرِي سِي وَجِہِ قَوْمِ كِفَارِوْلِ جَمِيَا لِي كُو ئِي نَا ہِي
 ہِي سِي بَرِي سِي پِھِرِ حَضْرَتِ كُرَا دَرِ حَتِ پِرَاوِنِ
 كِي ہِنْدِ حَضْرَتِ تِي سِي طُحْطُحَا كِرِي سِي ہِي طُحْطُحَا كِرِ سَا لِ
 جِدُوْلِ تِي تَارِ ہُو ئِي پِھِرِ كِشْتِي ہُو يَا حَكْمِ رِي بَا نَا لِ
 كِهَا تَا دَا نَرِ لُو تِي دَرِ ظَا لِي ہِرَا كِ جِنْسِ رِي كِهَا نَا لِ
 حَكْمِ رِي بِي تَقِي سِي ظَا ہِرِ ہُو يَا نَكَلِي اَنْ مِي نُوْلِ پَانِي !
 پَانِي اِكْ تُوْرِي سِي وَجِہِ لِي جُو شُوْلِ بَا ہِرِ اُوْرِي

اَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ فِي رَسُوْلِ خِرَاسِي
 كِي سِي مُنْكَرِ اَنْكَلَا لِي پَاوِنِ مَارِنِ كَارِنِ اُوْرِنِ
 اِسِي تَكْلِيْفُوْلِ تِنِ دِنِ تَا ہِي حَضْرَتِ ہُو شِي رِي پَاوِنِ
 دِنِ تِي رَا تِ اِسِي قَوْمِ اِنْہِي نُوْلِ ہِي ہِي ہَا جِھَا نَدَا
 تُوْلِ ہِي سَاوُتِي سِي جِہَا دِي سِي خُو بِي كِيَا سَا نَدِي سِي
 كِهَا نَدَا پِنْدَا حَكْمِ كُرِ شِدَا بَا سَكَلِ سَاوُتِي جِہَا ہَا !
 تِي رِي اَتِي اُنْہَا لِي دَسِي اَنْدَرِ كِيَا نَرِ لِي كِي ہِنْدِي
 فَنَّاوُلِ اَبِ ہِي جَانِي تِي نُوْلِ اُوْرِي رَحْمَتِ طَا سَا ہِي
 نَمَانْدَانِي مَرِ دَارِ غُرُوْرُوْلِ پَا ہِي كَسِي مَنْرَا ہِي
 جُو دِہِي سِي طَبَقِي سِي رَا ذِقِ سَبِ دَا اَجْرِ ہِي سِي مَنْرَا ہِي
 سَخْتِ اِنْدَا ہِي دِي اِنِ مِي نُوْلِ مَنِ حَكْمِ تِي رِي سِي
 جُوْنِ بَدِنِ تَقِي سِي كِپُرِي سَا رِي لَا اُوْرَا لِي اِسَاوِنِ
 كَلَا كَلِيَا لِي بَا تَا لِي كُرَا نَا ہِي حَقْلِ مَكَا لِي
 مُنْكَرَا كِ زَبْ جِھُوْرِي زَبْ كِنَا غَرِقِ كَفِ رَا ہِي
 كَارِنِ كِشْتِي رُو كُرِ لُكَا نُوْلِ اَلْمَدِيْنِ نَسْرِ مَا يَا !
 كُرَا تِي تَارِ كُرُو پِھِرِ كِشْتِي حَكْمِ جِيوُلِ جِيوُلِ اُوْرِنِ
 نَا ہَا نِ سَبِ بَا نِ ہُو ئِي حَكْمَتِ سِي رِي سَا ہِي
 وِي كِي نِ كِشْتِي بِنِ دِي كَا فَرِ طُحْطُحَا ہِي بِي تِ كِرَاوِنِ !
 جِدِي بِلَا ہَا لُو كِي عَنَابِ اُوْرِي جَا لِي عَرِشَا لِي
 دَرِ دَرِ پِھِرِ جُو پَا ہِي ہِرِ تِي جُوْرَا اِبْرِ پِھِرِ ہَا تَا لِي
 پِنْدِ ہِرِ رِي دَا رِ كِي حَكْمُوْلِ جُو حَكْمِ رِي بَا نَا لِي !
 اِہِلِ اِيْمَانِ سِطُھِي سَبِ كِشْتِي دَظْطِي نَعْتِ بِنِ شَانِي
 اِبْرِ دِلِ مَارِشِ بِي دَرِ بَرِي سِي مُنْكَرِ مَرِ تِ دَسَا جِي

بِنِعمِ اللّٰهِ عَجِزْ لَهَا وَ مَرْتَبَهَا نُوْمِنِ پُھن زبانی !
 یارب سائیں اسان بچائیں مگن پیسے دعائیں !
 اس کشتی نول خمر ہزرگی زینت ملی سفر دی !
 کنعان بیٹے نول حضرت کہندے کشتی اندر آئیں
 حضرت کہن عذاب الامل ہرگز بچیں نائیں !
 کوئی نہیں اچ بچاؤن والا ہا بھول سن تعالے !
 لب فرمایا مینہ برسایا ابرو نول کھول دہانے !
 کنعان بیٹا پھر حضرت نوح واپڑھے بلند پائے
 پاک خداوند حضرت تائیں ڈبدا پت دکھایا !
 تیرے اہل بچا ساں نفلوں مردا بیٹا میرا !
 لب فرمایا نول نہ جانے کہو نہ میرے تائیں
 تا فرمان ایہ بیٹا نیز اخیالی گیا ایسا نول
 اس طوفان پانی سے اندر ڈب گئی قوم کفائل
 حضرت کہنا نفاق سائیں مینوں دیر پینا ہیں
 جے کر جم نہ بخشیں مینوں میں نقصان اٹھانوں
 زمین آسماناں مکم کر تیدا اللہ پاک جہانناں !
 جو دی نام پہاڑے لگی کشتی نام دیارے
 لب فرمایا رہیں سلامت برکت کران دھیرے
 آدم ثانی نوح نبی واپچلی نسل بہسانے
 اکثر قدم شیطال پر ٹر سے بٹ پرتی کرے

ایسے سرفرل چلے کشتی ایسوں کھڑی کرانی !
 باہجہ عبادت کار نہ کوئی پٹھدے حمد ثنا میں
 وانگ پہاڑاں عظمت موحول سبحان لیکے تزی
 کہے آبانہ نوح پانی واپڑھاں پہاڑاں چائیں
 مدد کرے پھڑٹے کیہڑا عرق کرے جس تائیں
 جس پر نفل کرے گا کہے اُد ہو قسمت والا !
 دتے چلاز میں تھیں چشمے پانی پھرے جہانے
 پانی اُتجا گیا پہاڑوں چالی گزر تبارے
 حضرت دیکھو کہیاد لب میرے وعدہ تہہ کرایا
 کر کے نفل بچاؤں املوں نفل جا ہیڈ تیرا
 منع کران میں کران نصیحت جاہل موبوں تائیں
 اہل کیا جو ٹھکر ہویا چلیا قدم شیطانوں
 ڈب مویا کنعان نبی وائمت دتیاں ہاراں
 علم تیرے نول میں نہ جانال دخل دیاں مڑتائیں
 بھلیاں بھل کر م کر بخشیں ہر دم رحمت چاہنوں
 اے زمینچی جا پانی نہ ہو میں اسمائاں
 اُتیا پور بیڑی واپچرا سجتے ٹھگر گئے
 بہت بڑھانواں نسل تیری نول وٹھے چا پویرے
 حضرت نوح دی بعد وفاتوں پھر گئے ہونانے
 حضرت ہود آئے رب حکم انہاں پہ پڑھدے

بیان حضرت ہود علیہ السلام

قوم اپنی نول حضرت کہندے عبادت کرو خدا نے

حضرت ہود خداوند بھیجا عاوتوں میں وجہ آنے

حاکم اُس دے با بھج نہ کوئی ہر تسا ڈا آیا
 نصیحت کرن بلاون انہاں طرفے خالق باری
 سہم بندی اتے درازی دے طاقت ازماٹے
 چار سو گز جو بہت لمبے سن دو سو گز جو وچلے
 قوم کہے نہ پاس اساطے تل کوئی سسٹد لیا یا
 کہن حضرت جو حکم بناواں منگال نہ مزدوی
 ٹیپاں اچیاں محل بناؤ کر منبر طاوچا نواں
 دیندے دچہ تختاں لے کے صنایع عمر گو او
 نہراں باغ زمین تے چشمے مال عورت فزندان
 سخت عذاب تساٹے پارول ہن رال بنانے
 دین عذاب پیغمبر تاپن ایسں برابر جانال!
 باپ دادے دے رستے ٹنڈا ڈٹھا جو یوں انہاں
 رب رسولی حکم نہ منے قحط پیا جگ سارے
 ریت سُرخ رنگ ٹبا اچا جاکھ برکت والی
 دعا بارش نول جاون او تھے قوم کفار مکا سے
 حاکم مومن کہے انہاں نول ایمان نبی تے لیاؤ
 پاس نہ ہور جانواں گے ہر گزہ تنور اکھن نواں
 لگے فیر دعائیں منگن بدل نلسا ہر آون!
 غیب آوازہ انہاں آیا ابر پسند کراؤ
 بل سیاہ پسند کراون ہانے نال انہانے
 وہیب بن مہر فرماون ریح العقیقہ ہوا سے
 شتر تہرا فرشتے اُس پر محافظ ہن سدا میں
 گنگھال وانگ پہاڑ اترائے زمین میں اسمانال

جھوٹے موت جہانم سے تائیں ہے کر رب پوجایا
 رکھو یاد جو حضرت نوح دے بعد تساں سداوی
 کرنا یاد احسان خداوند شائد بھلا ہو جائے
 خالق خلقت عجب بنائی شتر گز جو پھسلے
 اپنے مہوداں کیوں پھوڑاں تیرے کہے سنایا
 بلہ دینی الدین علی سینو بات ضروری
 اونڈیاں جانڈیاں کرو منرا خالقی نہیں تاناں
 کیا ہمیشہ زندے رہو فزول بڑے سداؤ
 شکر کرو جس دتے خالق ہے ہودائش منڈال
 جے نہ ربا دے حکم قبولے روزخ من ٹکانے
 سمجھاویں یا نہ سمجھاویں ہے اسال بٹ پوجانا
 چھٹے تیرے اود لگ جا دن ہوئے نوح جہانول
 تن برس بند بارش ہوئی جاون پیش نہ چلے
 وچہ مصیبت جاون او تھے کرم کوے رب عالی
 حاکم اُس جگھ دے پاسول اجازت طلب گارے
 بارش بدے تہر نہ آوے عرفاں ہورناؤ
 کراں دعائیں خود اس جائیں سا تھا پر پیمانواں
 قبلے طرفوں پٹے کالے سُرخ رنگ دساون
 چٹا کالا لال تمامی جس چاہوئے جساؤ
 لے چلے خوش ہون ہتے مندے لیکھ جہانمے
 شتر تہرا زنجیرول بدھی زمین ستویں اُس جا ہے
 قیامت دے دن پھوڑن مسنول حکم الہامیں
 نشا کہے گی ہراک تائیں رہن نہ نام نشا تال

ایسا پھوک جو وہ کرناہ دے اور اقل بچو کائے
 قاتلہ عارضہ منظر و نا آکھن بارش آئی!
 ہولی ہولی بدل و چون ہوا جدول سی وگی
 ٹھہر و ذرا کبھی پھر حضرت مر سو یا نہرایاں
 اک طرفے ہو رہندے سائے تال میں دیوان
 کہن ہوا کی کوسے اساتوں کتھو بندی ننگہ آئے
 سخت آواز آئی اک ایسی بل ہی زور ہواؤں
 کوئی نہ بچیا قوم کفساروں نافرمان ہی را
 حضرت مؤمن جمع کر کے لیک جو طرفوں باری
 نور الہی مؤمن اندر سینہ روشن کردا
 هُنْ كَانَ اللَّهُ لَهُ الدَّجَسُ دَا هُوَ يَا
 دے ڈب سے نہ بڑے ہرگز مضم نہ کر دی مجھی!
 تا تو بلی کہا میثاقوں میں بھی ہاں ہاں کرے
 رب رسول عشق جنہاندے دلوجہ ڈیرا لایا!
 کر کچھ ذکر بنیاں سدا اجر رہے تھیں منگال!
 بیداک عرسے ہو رہی نے پیتا اہل پیالہ!
 تھوڑی مدت پھول حلقہت ہوئی بہت باری
 شیطان ہمیشہ بندیاں دشمن اثر دلال پہ پایا

سورج تھیں جتنی تھکے اپرا نہاندے آئے
 جلد ہی منگو جو اوہ ایہ ہے کہے جناب الہی!
 آکھن حضرت ہوادیکیں ٹھنڈ ہواؤں کی!
 مندیاں سارا وہ تھے پلکے چھپا نہ چکھایاں
 طرفاں تن پہاڑ کاوٹ پتھے زناں بیٹھا ورن
 منگبیرے منکر ظالم نہ سن خوف خدائے
 کدھ بنیادوں محل درختاں کر دی معن مفاؤل
 رہے امن و پیر مؤمن سائے جنہاں نیک عقید
 اثر مولا کسے نہ پایا امن و عدسے رب باری
 برکت اس دی با پھر رہے تھیں ہوراں تھیں نہ ٹھہرا
 کان گل کواہ سب کوئی اسل دا ہویا
 ملیا حضرت عشق جنہاں نول انہاں قسمت اچھی
 نور ایمان انہاندی بھائیں یاسے وجہ گھرے
 اوہ دل عرش اللہ دانییاں پر دل تھو نہ آیا
 طفیل پیاریاں بخشے مینوں کہندا ناہیں سنگال
 مؤمن رورق دنن کراون سخت جبرائی حالہ
 قوم شہود بڑی منگبیرے سن بڑے فسادی
 بت پرستی پکڑی طاقت صالح پیغمبر آیا!

بیان حضرت صالح علیہ السلام

کو پیغمبر بھیجا صالح اللہ نے فرمایا
 کہتا نہ کوئی پوجا لائق با پھر خداوند سائیں
 حکم امانت خالق دانہ کی زیادہ کرساں

بھائی انہاندے پاس انہاندے ساٹا حکم سنایا
 واحد اوہ شریک نہ کوئی چھوڑو ہوراں تائیں
 پیغام پہنچاؤن دی مزدوری اپر تال شہراں

ایہ مزدوری ہو ہے میری خستہ آپر ہوئی
 کینتی مال جو دولت نہراں تے ایہ باغ بہاراں
 نرم غذا آواں شرب پوشاکاں عیش خوشی نت کرنا
 پہاڑ تراش نہایت پختہ گھر مضبوط بناؤ
 حق تہاڈے ہوا جو ہووے کرو نہیں وہ ہاتاں
 قوم کفار کہے اے صالح اثر جاڑو تیں ہو یا
 جے پیغمبر کوئی نشانی پھر سانوں دکھلاؤ
 لگے کہن پہاڑ اس دھول ڈاچی کڈھ دکھانویں
 متوجہ ہو کر رب دی طرفہ کردانی دعائیں
 جیوں گراہتاں اکہ سنایا اس موافق ہوئی
 جیوں کہہاں تیز کی تا پیغمبر نہر مایا یا
 بت پر جاسی قوم نکاری نہ ایمان لیاٹے
 قوم شور وں ست قبیلے کھوہ انہاں اک آیا
 ختم ہو یا سب چشمہ پانی ہو حیران سناون
 چنگریاں گھاں نہ بو تیل ڈر کر کبھی جھپیں گائیں
 بو گھبراٹے دل حضرت سب حالہ مبتلا یا یا
 دن دوجے دو دھنیر ساکے حکم عمل کماؤ
 قائم رہنا وارا چہے پر پھر کوئی مشکل ناہیں
 کجہر وقت تک قائم رہندے جو حضرت فرمایا
 سخت شہرت نول جنیانندی باقیوں کنول زیادہ
 ڈاچی پانی پیندی تائیں اک نے نیر لگایا
 ڈاچی گری تے عمل کرے جھاگ جہانے ماٹے
 حضرت کہند تین دن پہلے پختہ ہوا سواکے

غصے ہو کر جس نول پکڑے نہیں چھوڑا دے کوئی
 قسم بقسمال شیریں میوے کھاؤ لذت داراں
 سبھے چیزاں چھوڑو ایٹھے ہے ضروری مرنا
 بہر آفت تھیں اس وچہ پچھاں خطرہ نہیں رکھاؤ
 منول حکم خداوند تعالیٰ چھوڑو بریاں ساتھاں
 سانوں معلم ہو یا تیرا عقل گیا ہے کھویا یا
 حضرت صالح نے فرمایا کیا چسا ہو بتلاؤ
 لکھریاں سخن بچہ دیوے تال سچا کہلا لویں
 عرش قبول ہی درگا ہے پڑھلا حمد ثنا میں
 پتھر پھلپا بونی کمل کل دیاں ہی سونی
 حجت رہی نہ مول قساوی جو کہا سو پایا یا
 واحد موناں شریک بناون نہ دھیاں کن دکھاٹے
 پیندے پانی مکتے ناہیں جاں بونی منہ پایا یا
 ہن کیا کر سال پانی با جھول کیوں کر وقت بہاون
 گھاں نشان نہ چھوڑے بونی کھا جائے سب تائیں
 حضرت کہندے اک دن پانی وار تہاڈا آیا
 اک دن بونی پڑھدے چکے لہندے مال چچکاؤ
 مارن بونی قصد کرو جے مر سو پا سترائیں
 ہو بدظن نہی پسا تہاں اک دن متا پکایا یا
 پی تہاں ڈاچی نول مارن کارن ہون امارہ
 دوجے نے تلوار چا کر بچھول پیر کٹسایا
 ڈاچی مر گئی تے اس پتھر پھپھانس بہاڑے
 کہن منکر کیا نشانی پہلاں موت اتھارے

فرمایا دن پہلے مرنی رنگ موناہاں پر آنے
 فرماوا میں کیوں ہر سال پھر حضرت فرماون
 حضرت صالح تجھیں سن منکر گہرا کھوہ پٹا وں
 پارچے کر پاس سر پر لے کیں روئی پاندے
 بیویں نشان بتائے حضرت یحییٰ و مریم پائے
 غضب الہی نازل ہوا وحی فرشتہ آیا
 یحییٰ ناری اک جبرائیلے مرگئی قوم کفار سی
 شہر بجز وہ چہ ڈگے ہونے دیکھن لو کہ مکاناں
 اہل ایماناں ہاں بعد ازاں فضول رب بچائے
 حضرت صالح حکم ربے تعین شہرستان سپہ آئے
 دوست رب دائم بقایہ ایسے کر کے پوری
 جامع مسجد سی بنوائی اس دی راہی باہی
 بعد ازاں کچھ مدت پھول خلق بہتری ہوئی
 نمرود ہو یاد وہ شاہ زمانے جن راج چو فرے
 کوڑ جس بن بابل کہند رکھے تخت ایتھائیں
 اس ظالم تے قوم اس دیول رب خلیل پچایا

دن دوپہے مرنے درد ہو گیا سیاہ تیسے ہو جائے
 جبرائیل دی راگتہ محول جاناں نکل جا وں
 ہمراہ زناں فرزند لیل کر اس وچہا ترجا وں
 اس تجھیں مٹی او پینج نہ جانے کن تدبیر و طائرے
 دن تیسے حضرت نول مارن گھر حضرت دے آئے
 چھت دیوازاں گھر الہایاں ہراک باہر کڈھایا
 مر کے مٹی رل گئے ظالم پائے قہر ہساری
 رب منظور نشانی رکھن عبرت اہل ایماناں
 محب بنیاندی رکھن والا کتے نہیں غم کھائے
 شام ملک سپہ اہل ایماناں آکر ڈیرے لائے
 گئے جہاں بقائے اندر بستے جان ضروری
 کہ جنازہ دفن کیتا سی صالح نبی الہی
 بت پرستی دیول خلقت شیطان ظالم ڈھوئی
 قوت شوکت حشمت شکر رکھے بہت و ڈیرے
 آکھے مخروں ہاں لب ہیں ہی سجدہ کروا سائیں
 ذکر مبارک کرال انہاں دیول کر لکھیا پایا

بیان حضرت ابراہیم علیہ السلام

وہ کچھری شاہ نمرودے بنم ساہر ر ہندے
 تباہ ہووے گا اس دے مہوں راج حکم سب جائے
 کہن بخرمی تن دن تائیں ہوسی ہرون والا
 گراں کوشش گئی بے فائدہ ہوراں دخل کیانی
 کہے بخرمیاں تن دن پھیلوں لیا وقت یاناہیں

پیٹ مانی اک لڑکا آئے بیوی پشتوں کہندے
 کہنا لڈنگ پیٹ مانی وچہ پشت بیوتھیں آئے
 شاہ نمرود اوہ تن دن تا کر کردا بہت سمجھا لایا
 پیٹ مانی وچہا گیا لڑکا ڈھکے ڈھوڑ رانی
 کہن بخرمی کہا شکسے نہ چلیاں تیں وایں!

حکم کرے شاہ ممالک والیاں بچے بچوں خاوند
 مان حضرت اول محل نہ ظاہر کہتا خالق سائیں
 وقت اس اندر بستے لٹکے ہائے گئے بچا سے
 جس خا سے وہ چہ عیال حضرت نور اول روشن ہوئی
 غار مونیوں پر پتھر دھسے گروہی گھر نول کی
 دروہہ اول آئی تکون اک دن دیکھوں آئی
 پکڑاٹھایا سینے لایا اجروں اک بھائی
 موقع پا کر فٹے آسے دیکھ خوشی تھیں آسے
 والد ابلا ہم نہیں سے اک دن بی بی کہندی !
 بیٹا تیرا غار پارے چل تموں دکھلائیے
 خوش غمیری سن باپ حضرت راہ چکل اندر آیا
 اک دن لہی مانی تائیں حضرت نے فرمایا
 مانی کہ عسی باپ تیرا ہے رب میرا جو آیا
 نرود شاہے را ہے رب کبیرا حضرت کے فرمایا
 اس زمانے تاریاں یوں سورج بٹ پڑ جائے
 کہ غروب منہ تاریاں طرف سے سجہ کرن پوجا سے
 جدول ستارہ قائب ہو یا کہن نہا رب میرا
 چند امانے چڑھیا جس دم چانن تیر نکایا !
 غائب چند ہو یا ماباں نظروں کھاوں قسم الہی
 چمکیا سورج دیکھ حضرت نے دے خیال ڈرایا
 بہت بڑا ایہ مول ظاہر تیزی نور دسا یا
 تو میری میں بہت بیزاری ہو تیاں شرک کما یا
 مال ہزار گئے در با سے بی بی سلطان الہی !

زندہ ہرگز نہ بن نہ رہو بالکل ہائے جا و ن !
 جو کرنا اس ہونا اور ہو کون رو کے اس تائیں
 وقت غیبے مانی حضرت آجاندی دچہ فارے
 چانن دیکھ لپٹیا کپڑے دیکھے ہور نہ کوئی !
 شاہ ظالم تھیں ڈر کوبی بی رکھیا بھیت بھائی
 دو انگلاں دروہہ شہدوں بھراں کسے چمکیا
 اونوں چھوڑ گھر اول آئی بھید نہ سمجھے کانی
 گز گیاں ست برسوں یوں نہ کائے تے جلدے
 تیروں بان سائلوں تھی جو میرے دل رہندی
 ڈر نرود اول ظاہر نہ کیتا ہن اس گھر میں لیائے
 بہت پیاروں ساتھ خوشی سے گھر دیو چہ لیا یا
 یا اتنی من رنگ کون تیرا رب آیا یا
 پچھیا باپ میرے رب کبیرا پھر نرود نکلیا یا
 چپ ہول بھرا مانی سن کے کجہ جواب نہ آیا
 نرود قائل بھی پوجا کر سے پوجا رب نہ کائے
 ایو رب ستارہ میرا حضرت دیکھ چکا رہنے
 کدے دستے کدے قائب ہو تیاں تھیں رب او چیرا
 چند پوجا ریاں دیکھ حضرت نے بھیا ایو رب آیا
 دکھائے جسے رب راہ نہ سزا قوم رہاں گرا ہی
 پوجا ریاں سورج دیکھ کہن پھر ایو رب میرا آیا
 غروب ہو یا پھر کہندے حضرت تیر بھی نہ رہا آیا
 زیرا ہما نذا جو خالق میں سے اس پوجا یا یا
 نرود تخت پر بیٹھا ڈٹھا بہی شکل سیا ہی

صورت خوب فلام کینزاں علقہ گردن ساریا
 ایہو خداوند ہے سمنا نڈلاں نول میں سمکاون
 ہں کرنی علیل الہی کہندے مانی تائیں !
 قوم میری میں کرال ہایت حضرت نے فرمایا
 رتہ سدھا سبیرے نے منیل ہے دکھلایا
 کہن ساڈھاں معروفاں نول مخول کیوں ہیں کردا
 حضرت کہن نہیں ڈرتیاں طاقت کیا اتہا میں
 آرزو نام جو پاپ نبی ما بت اُس بڑا بسایا
 قوم اپنی نے باپ اپنے قول حضرت کہن نسا کے
 کئی جواب معقول نہ آوے آخرا یہ سنایا
 حضرت کہن انہاں نے ہرگز راہ توحید نہ پائے
 کن جواب حضرت سے پاسل گئے کہن نکاسے
 کریں مخول اساتے تائیں ما میں سچ بتا ندا
 زمین آسمان اندر جو کچھ سب بناون والا
 منیل قسم اُس ذات ربی دی کئی تدبیر کرالیاں
 اک دن مشرک خوشی مناون کرن بتا ندا میللا
 میں بیمار نبی فرمایا پا منع قرآن و ان با
 رکھ کنوے ہتھیار اوہرے تے پھولیں آجاون
 بت خانے ری پوجا والے کرن پوجا جاں آئے
 معبود اساتے توڑ گوائے کس ظالم واکارا
 ابایم اساریاں بتاں ہے سی بتا منسا ندا
 عدالت و پھیر لیا کر مخپن کیا ایہ ہے کم تیرا با
 نہیں اعتبار تے پھو اتہاں و تن توڑن والا

دس مانی کون کونی ایہ مانی آکھ سنایا
 ارو گرد سب بندے اس سے اسوں میں بھگوان
 داد واہ اس سے بندے سونہے کپ توتہا کیوں نہیں
 بت نہ پوجو پوجو رب نول میں جہاں بسایا
 شریک نہ اس سے ساتھ بناو ہے اُوہ واحد آیا
 بہت ایندا دلن سمعتا میں کیوں نہیں قول ڈردا
 دے سکن ہے ایہ تھیکھاں علم دیندار ب سائیں
 دوہتاں اکھا تو چرعل لگا کے بنا سوار سجایا
 قایدہ کیا کتا نول دیشے پوجو آپ بنا کے
 دادے باپ پوجیندے ساتھ سائے انہاں پوجو پوجا
 نقصان قلع ہے جہاں بتاں میں کیا کسے نے پائے
 قول کوئی پتھاراہ لیا ندا ہر حیران پکار سے
 حضرت آکھن سچ کلامل ہمیں کساں سنا ندا
 عبادت لایق دیاں گواہی اوہا لدر تعالیٰ
 جردول انہاں تھیں غافل ہو سو بتاں توڑ گوساں
 باپ کہے چل اہا ہا ہتھا پسا کوسلا با
 ساتھ ہتھیار توڑے بت پھولے ہاں سے پھو
 کیتی سوچ دے دچہ حضرت شاید نصیحت پاون
 دیکھ بے عزتی سخت اتہا ندی ہر حیران سناے
 بت توڑن دی قسم جہاں نے سنی کہن اسکا را
 پیش کر داس پیر عدالت ہر کوئی لول سننا ندا
 فرمایا ایہ توڑے ہون جو ہے دچہ روڈیرا
 کرو کئی ہے خود دشن گزریا اپنا حسالا

شرم کنول سر نیال کر کے کہن حضرت دیتا میں
 دفع نقصان پہنچاؤں فائدہ کیا پوچھا وہ
 سمجھ گئے بت اس نے کوشے تال پھر لول سنا یا
 ہوشمند سے آپیں اندر کہن صلاح بنائیے
 وہ میدان پر طرف دیواراں کر مضبوط بناؤں
 آگ جلاؤں کہ تدبیراں حضرت لول پھر پاؤں
 اسے آگ ٹھنڈی ہو سلامت اللہ نے فرمایا!
 حکم رہے تھیں جلد بالین بیاں مانع بہاراں
 بڑھاناں زنجیر جو بڑھ گئے بدن سلامت تارہ
 چشمہ نکل ٹھنڈا پانی پاس حضرت بسے آیا
 میٹھاں اندر دست دیہار سے بنی ہے اس جا میں
 قربانی ندر دیاں رب تیرے کہ ترو دنگیاں
 کہن حضرت نرود ظالم لول رب قبول نہ کروا
 عزت دیکھ ہی دی پھر بھی نہ ایمان لیا سے!
 بیٹی سی نرود شاہی دی دیکھ ایمان لیسائی
 ایک ٹھہر جہانم سے ہے سن کچھ ایمان لیا سے
 سواہینے پھول حضرت پھوڑ و ملن ٹرا سے
 جنائین الوجہ شہراک آیا بندے نظری آوں
 اسے کپڑے پہن غلامی ہے اک طرفے ہماندی
 غاوندانی سرھیوں پچھے اول جلاؤں سانسے
 با نقاب چہرے شہزادی غاوند لولن آئی

لول خود جانے لول نہ سکن پچھئے کیا اتہا میں
 کرو عبادت و امر خالق پھر حضرت فرماؤں
 بے انصاف نہیں شک لول میں حضرت نسل فرمایا
 معبوداں اپنیاں کہیے مذرا براہیم جلائیے
 نرودی قوم اتقا لول پاس لول بالین نال جلاؤں
 دیکھ یہ حالت گل ملایک سجود رب کراؤں
 آپرا براہیم ہی دے حکم الہی آیا!
 حضرت بیٹھے جنت اندر گل کھڑے گلزاراں
 کس لول طاقت اتنی رحمت لکھے کرازارہ
 نہ گھبراؤں پاس فرشتہ حکم لول پچھایا!
 ہو حیران تھے سب کافر و کھاشان جہانم
 چار ہزار گائیں رولوب سے اس نے ذبح کرایا
 باطل اپنا مذہب نے چھوڑیں رہیں جہنم سڑوا
 بے نصیب نڈل دے کافر سمجھن نہ سمجھائے
 پٹھایا کلمہ حضرت اسلول رحمت تو نہ سگائی
 اتھ ہدایت پاک ربیدے جنوں راہ دکھلائے
 عشق رہے و چہرماں فرود دولت خورش عریبہ جلائے
 بہت ہجوم کٹھی جاندی انہاں طرف سدھاؤں
 پچھیا حضرت کہن گے وہی شاہی جو کھانندی
 مل کر حضرت ساتھ اہانم سے بیٹھے اکت کنا سے
 مژدہ حضرت دلا لیکھ کہے پھر مرماں لول نہ کائی

رسم مطابق شاہنشاہ نے دو مال نقد پڑھایا
 کچھ دن رہ کر رسم سمیتاں شرف شام سردھایا!

بیان رہائش کرنا حضرت لبرائیم علیہ السلام کا قلعہ فلسطین میں

مہر شہر و حاکم ظالم عداس دی جاں آون با
 شاہ سقیال جاں آون بی بی دا مجلس طلب کراندا
 پاک تھراوند پرزہ پا کر حضرت حال دکھایا
 چاہیا پھر دوبارہ پکڑاں رب زمین دھسایا
 بی بی نول فرادون لگا تیری عظمت عالی!
 وھیال وراثت آگول ہی سب ل سجا لگا میں دیشے
 نیک ڈھنھی حال نیت اس دی بی بی بات بتائی
 طلب کر لیا حضرت تائیں کہنا بخش خطائیں
 جبرائیل الایہل آیا بعد سلام سنایا!
 سن کر حکم شاہی چھڑ دیندا رحم ہی نول آیا
 دعا حضرت تھیں صحت پائی کھ کرے شکرانہ
 حضرت کے اس راہ آون تھیں شاہ ہر ایال پایاں
 ہر وہی حکمت حضرت تائیں ملتی سی سلطان
 بی بی اجروہ سارہ خاتون حضرت دہاں لیجان
 ابراہیم بی فرمایا سائوں رب دکھایا!
 اک دن خوشیوں حضرت تائیں ر خاتون بی بی
 فلسطین شہر دسے اندر لگے حضرت رہے
 بیت المقدس بن جس با گھر قبلہ رب بنایا
 اسے تحلیل تیرا ایہ قبلہ تے قبلہ سب بیجاں
 پھر باہل وچہ جا کر حضرت رب دا حکم سنایا
 میں پیغمبر بھیجا رب دا منوں حکم رہانا

پکڑا پای دوہاں تائیں شاہ سے پاس ہنچا ورن
 کسے علیحدہ حضرت پاسوں تلوت طرت لیجاندا
 مستعدانہ کجاول بی بی بازو رب سکا یا!
 نوڈیاں تیک گیا دھن صحتی اکتیں نور گویا
 میری توبہ کھو کھواری بخش یسے رب والی
 ٹھیل جواگے میں کر بیٹھا کریں معاف تھینے!
 خاوند میرا درست رب دا بلا کہ کرے دعائی!
 حضرت کہن نول وں میرے ہے تھرا لہ نصائیں
 بادشاہی تیرے یسے جے کر کرو معاف بتایا
 ادھی چھوڑوئی اس شاہ نول دخل کوھی بیپایا
 خدمت سارہ ہاجروہ بخشی جس دیال عالی شان
 طفیل بی بی سے ہر رورا تاں اللہ پاک بجایاں
 نالے حاجرہ ٹومن مائی اس راہول تھو آتی
 راہ کنعان اندر پھر سارا گزر بہاں سناون
 پر وہ جو دھیر تیرے میرے کے فضل اٹھایا!
 ہاجرہ بی بی بخشی تینوں کہندی نیک لیبی!
 ہر اک تائیں حکم رب سے گئے حضرت کہنے!
 حکم سے تھیں جبرائیلے پھراک رکھایا!
 رب فرمایا کریں ہدایت نرودے قرین بھیال
 نہیں پوچھاسے لائق کوئی باہجول رب بتایا
 نرودیکہانہ حاجت رب دی آمان آپرین اتا

کراں لڑائی مارتیرے رب قبضے کراں خدائی
 طرف اسمائے تیر چلایا تیر واپس پھر آیا
 سمجھیا مطلب پورا ہوا طرف زمین دے آندا
 کہن نکالے ابراہیمال مار لیا رب تیرا !
 حضرت کہا رب میرا نہ ہرگز مرے کدائیں
 مزد کے کہو رب اپنے دل سے کچھ ہے وڈیاٹی
 حضرت کہا فوج نکالیں زور اپنا از مالوں
 سٹھ لکھ فوج اسوار زرہ لاو پیر میداتے آون
 ہر اسوار اپرا مرے مجھ ڈنگ چلا ندا
 پھر اک کمزور اپاچ جو سی شاہ سمجھنا ندا
 سوانہ دن تے راتیں مغتر اسے نون کھاندا
 کون بدایت ہر ہر تائیں حضرت واپس آئے
 کرباں والی رات مبارک نور حضور پیارا
 نور اللعوب دی خواہش بی بی سارہ تائیں آئی
 یہ سہدی سی فکر ہر دم میری دولت کئی !
 نور نبی جس بیانا تائیں چین کیوں اس آئے
 باہجھوں نور نہ سینہ روشن باہجھوں نور انور
 ایہ نور ایمان دلال وجہ عشق حضور گاندا
 غوث طلب او ایہ تمانی نور ول باہجھو گائے
 نور الہی چمکے دل وجہ دنیا حرص مٹائے
 موٹاں دلتوں نوریاں اتوں جوین ترس کلاماں
 انسوس اس نور ول سارہ بی بی ہجھوں مینہ سارہ
 نون بیٹھ گزرن پھوچاں حضرت اسیلے

کرتدیر لگا پھر چڑھنے کر کے مغز کھپائی
 خون آلودہ کر کے خالق پھر اس نون دکھلایا
 کرتدیر خوشی تھیں اتوں سے جہاں نہیں سماندا
 پھر پاتیر ہوا دیکھیں زور بڑا ہن میرا
 دایم تائیم باہجھ نہ اس سے رسمی کوئی سدائیں
 فوج گھلے دل میریاں ذوال اکھیں کرے طانی
 میرے رب ہی فوج اسکی نون نہ تاب لیا لیں
 سٹھ لکھ مجھ پھر پھیلائے اک اک اُپر دھاون
 گوشت پوست تے رگ آنتاں ہڈیاں بھی کھاندا
 ران اُپر مزد دے بیٹھا پھر نک اندر جماندا
 نوکر پر مار کر بندے ماریدا مر جا ندا !
 خوشیاں کر دی سارہ خاتون اہل سمجھے ہمسائے
 ہاجرہ دے دچہ شکمے آیا جا گیا بخت ستارا
 نہ ملنے تھیں رنجی ہوئی ہور نہ بھائے کاٹی !
 ہاجرہ لٹی امانت میری تے میں طالع پٹی !
 گھڑی شکمے کئی سالان دانگول جیوئی سمجھانپائے
 جس گھٹ نور نہ ظاہر ہو یا کفروں لگے جت سے
 گریہ زاری سے وجہ عمرال جاندا وقت دیہاندا
 نوروں باہجھ نہ سوئی سالک کسے مراتب پائے
 نفس اماں تھر شیطانوں ایہ نور بچائے
 حلے نکھاں پاک بنیاں بناں غلام غلاماں
 رہی نہ عالی بہت انوسوں آخر مقصد پایا
 وجہ جہان پیدائش پانی پانی خوشی خلیسے

دیکھیا بی بی سارہ خاتون جاں اوہ نور خزانہ
 جھلیا جاتے زخم تہ تیہیں حضرت کہے سنا کے
 بیٹوں پھر ایہ نظر نہ آئے شاید ہٹے چھوڑیوں
 آیا حکم ہے نامرعی کر یوں خاتون سارہ
 من رضا الہی حضرت پھر دو اونٹ منگائے!
 دوجے اُپر خود پڑھو جانے کے کچھ صبح لڑنے
 اسمعیل تے ہاجرہ تائیں چھڑا اُس جاگھ آون
 صفامرہ پر ڈھونڈن پانی دوڑ ڈھونڈے مٹل
 پانی باہجھ ترفندی تہی لے نہ خالی آئے
 لکھ شکرانہ پڑھدی بی بی دیکھ پتھر دیاں تھاناں
 اک دن رب سبب پہلایا بے سودا گرائے
 لے جانت بی بی پاسوں انہاں ڈیرے لے لے
 ہاجرہ اسمعیل جڈائی کیتا تنگ خلیسے
 ایسے طور آون تے جادوں وقت گزرتے جان
 پاک بیتاں تھوڑا تھوڑا ذکر کراں دل کروا

دوھیرے لگ بی بی پیر سینے بیٹوں کر تیر شاہ
 بیاتے بیٹے دی مانی جھگل چھوڑو جا کے
 روون لگے سُن ہی خدائے یارب کیا کریاں
 جیوں ایڈرائی ایس ہی رافعی کر یوں نہ چارہ
 اسمعیل تے ہاجرہ بی بی آپساک پڑھائے!
 اُن جن جاگھ خانہ کعبہ ایسے حضرت آئے!
 بی بی شتم ہر یا جاں پانی پانی کیتے نہ پاؤن
 چھوڑیا جھگل اسمعیلے وجہ آفات ہزاراں
 پاؤں اسمعیل ہی دیوں ز مزم رب و گائے
 میرے اللہ منیوں دتا بیشک نور خزانہ
 قاتلہ پانی تھیں ترہا یا ز مزم چاہ دسائے
 پشم بے تے ویسے بی بی اپنی گزر کرائے
 لے اجازت سارہ پاسوں مل دے اسمعیلے
 بطور نمونے لکھیا جان جو جڈایاں پاؤن
 حُب ہے دل گل نبیاں دی ہر ہر دامن بردا

بیان قرآنی حضرت اسمعیل علیہ السلام کا اور فضیلت قرآنی

قرآنی کہندا کوئی ساتھ آواز رسیلے
 اتنا مال خلیل نبی نے کر دتا کس ہانی!
 اسمعیل تے ہاجرہ بی بی طرفے فجرے آون
 دنگ ہرے چند دیکھ فلکدواہ واہ روپ الہی
 عزیز مشک لگانو شہوتی بیٹے اسمعیلے
 کھاؤن جائے دعوت مگر ٹوریں دینہ لائیں!

وچہ حدیث آیاتن راتیں ڈٹھی خواب خلیسے
 ہر دن دو سو تھال دنال وچہ چھو سو شتر پچھانی
 چوتھی شب فرزند اشارہ خواہوں حضرت پاؤن
 نوال سالاندی عمر مبارک اسمعیلے آہی
 حاجرہ بی بی نول قرمایا حضرت نبی خلیسے
 آکھیں اس دی سر ہر پانویں پاک پوشاک، نول

بی بی حکموں غسل کریندی لوریا اسمعیلے
 چھری رستی پھر نل چھپا کر نبی غلیل لیاندی!
 شیطان کہا پاپ بیٹے نول بی بی ذبح کرے
 پچھلی عمرے اگر بیٹا ترس دیاں جس پایا!
 تے ہن اس نول ہا بھگنا ہوں کیوں کر ذبح کرے
 کچھ بی بی جے حکم ر بے دامیر اندر نہ کافی
 رخصت ہوئی دھیر راضی ہر سال میر دیسے گا میںوں
 قیامت کھانوں سمبیا ہوسیں شیطان آکھنایا
 اسمعیل کہا پو میرا کسے کدائیں آوے!
 نہ اعتبار جو ہا بھولوں بہوں میں پر چھری جلاوے
 شیطان کہا رجب حکموں میشک ذبح کر اسی
 اسمعیل کہا سب حکموں ہودن جے لکھ جاناں!
 لتا جاندا مگر پو دے اسمعیل پیا رابا!
 یوں ذبح کرالں سب حکموں راتیں سفنہ آیا
 اسمعیل کہے اے بابل کر چوں حکم ر بانا
 میرا کاون والیاں وچوں نشا اللہ پانوں!
 قُلْنَا اسْمَعِيلُ إِنَّكَ لَبِئْسَ الْبَشِيرِ وَتَوَلَّى عَوْشَى رَضًا
 امرالوں ڈھل نہ لائیں بابل عمل کسانا
 پیرا شہر میرے نول بابل کہا اسمعیلے
 غنی جان کنڈن نہیں بل کر کپڑے دلع نہ لائوں
 کسے ذبح جال میرے تائیں حضرت گھر نول لائیں
 کر مضبوط لے نول حضرت بعد امتعال پیراں
 گردن تانبے دانگ ہوئی نہ کئی حکم الالوں

کہندی کھان منیا نیت جانوں اپنے بار پیلے
 ہا جہ بی بی ہاسوں شکھے شوقوں وہاں تکاندی
 معاذ اللہ کتایہ ہو سکے سن بی بی فرمائے
 ہر دم وچہ جہانی رہندا شوقوں دیکھن آیا!
 کچھ شیطان غلیل نبی نول حکم اللہ فرمائے
 او ہود پوسے او ہود پوسے ہورال دخل نہ نہائی
 اسمعیل طرف پھرایا آکھے آکھساں تینوں!
 ذبح کسے پو تیرا تینوں سے ہتھسائوں آیا
 وچہ جہانی میری ہر دم غم نہیں نیر دہا وے
 میرے ہا بھرنہ دوجا بیٹا پھر کنول گل لاوے
 بھالوں سح نہ نہیں میرا وقت سرے پر اسی
 واری واری گول گھالوں کرالں مذہباناں
 کسے غلیل میں اسمعیلا ڈھٹا خواب اشاہ
 اس سٹنے دی سمجھ حقیقت دیہ جواب بتایا
 جیوں ڈھٹا توں پائیں بابل جلدی ذبح کرانا
 دوساں شیطانوں پھنا بابل حکموں عمل کائوں
 زمین طرف منہ کیتا بیٹے رحم نہ پوسے وفاقوں
 رکھیں یادایہ میراں عرضاں جلدی حکم جہانا
 کسے منہ زمین دل میرا پھیر چھری کر جیلے
 بے ادبی بدنامیوں بابل خوف بڑا ہی کھانوں
 مال میری پیرا ہن دینا میر سلام سنا نوں
 گردن چھری جلاوے زوروں حضرت کئی کئیوں
 جیوں جیوں کسے توں توں ثابت حکمت پر واپوں

ایہ کم ابراہیم نبی واپسندہ اللہ فرمایا
 اندر خوب نشان ہو داجیوں کو نظر نہ آیا
 رب کہا از ماش میری مخلص تہد بتا لوال!
 دنیہ لے حضرت جبریلے پھری دے ہٹھ کرایا
 کیوں ہے حضرت نبی محمد شیت اُس کے تھیں آنا
 نعم نبیاں سرور عالم صلے اللہ سے تائیں
 اصحاب اول حضرت کہندے نبی خلیل الہی!
 بہت فضیلت قرابندی پاک نبی فرمائے
 اک اک بالوں اک اک نیکی ابو نوابوں پاسے
 طاقت ہندیوں جو نہ کرسی سرور حکم سنایا
 دس تار بھول بارال تائیں جائزے قرابانی!
 گشت گھل پیشاب گور ہٹھ کیا نوپ تلا دن!
 عید پڑھن تھیں پیلے کھانا ناہیں چاہیے کھانا
 پاک پوشاک غسل کر جائے جتنے قدم اٹھائے
 ہر کلمہ جو خطبے سنیا خاطر عمل کھاؤں
 بھینس گانے تے بل دوسالاج نرے قرابانی
 خوب پئے تال چھ ماہ جائز کتب اسلام لکھایا!
 دند کن سنگ نہ ٹٹا ہودے نہ لاغر بیماری
 قرابانی دے عیڑ سے داسق ہو مقدار دکو سال!
 طالب علم دے سے عربی ایر بھی حق رکھاؤں
 ایہ قرابانی جانور رال ہی سبق ہے اہل ایمان!
 وقت دانش نر زہرہ جائے بولے بولے رسیلے
 کر کردیال سب شہیدال نشان تھیں چایا!

خواب ہو کر کسک دکھائی ڈٹھا جیوں کرایا
 صحیح ذبح کرن دیو لیے خون نہ ریب دکھایا
 حکم قبول کرن دابدہ قبول ابو دیواواں
 بیٹے باپ بلند مراتب دے کر قدر بڑھایا
 واہ سبحان اللہ کیا فضول والی درجہ پانا
 اصحاب نے عرض سنائی قرابانی حکم سنائیں
 یادگاری یہ سنت اُس دی مساکے کارن آہی
 جانور جو قرابانی والا بال جو اُس پر آئے
 قرابانی کر دے طاقت ہو حضور تاکید کر لے
 عید گاہ آون حق د اُس داسنت امر بھلا یا!
 عید مبارک دے دن افضل کہیا نبی رحمانی
 عشر اندر وہ حساباں عملاں ساتھ لکھاؤں
 تتر برس دی بندگی جتنا ہے اُس درجہ پانا!
 اک اک قدموں دے نیکی ابو خدا تھیں پاسے
 غلام آزاد کر اؤں جتنے اُس دے تہم آون
 ذنب چھترہ بھیر جوتازہ سے بند رست بھجانی
 بکرا بکری سال پورے دا جائز ہے فرمایا
 ادھا کاٹا ہے جو لنگاں منظور نہیں رب باری
 میکن یتیم اڑھے تے لولے جو بیوہ عور اتل
 حق دار اڑھے تے نہ بھنوں پاک نبی فرماؤں
 تن من دھن کپڑیں ریبے ہو ذبح انساناں!
 پت بھر بھتیجاں لاشاں تے ہو ریار ر لگیلے
 خود بھی جان پیاری واری لایاں توڑ پڑھایاں

بیان حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بیٹے کا

آئینہ بی سارہ طرف سے نئے حکم امر سے
 تیار کرو جاننا کہ جسہ المدنی نے فرمایا
 قبل کھڑا ہوئے جس جاگہ جاگہ اس بناؤ
 مذکورن فیض اللہ بھی متبرک جگہ بناؤن
 کہیں قبل تول سننے والا حال جاتے رہ سائیں
 بن چکاتال حضرت تائیں حکم الہی آیا
 میرے ساتھ غریب نہ کرتا تھے طواف کرانا
 بہت آداب شرف ہے اس والہ مدنی نے فرمایا
 ارحم ارحم خاق رازق امنوں شہر سائیں
 جو ایمان لیاوے میں پر ابہ روز سہرا میں
 پھر مری بگر وچہ ورنج پاسل حکم جہان سے
 کہ خلیل آواز میری ایہ بیٹھے کی کس ہائیں
 پودائے دی پستے مانوال رحمان سپہ ساساں
 اللہ فرزند کیتا حج آؤ لیک کہن سن حاجی با
 مرے کیوں زندہ کریں فرمایا رب سائیں
 حج تیرا یہ حق حکم ہے دیکھاں دل وچہ آیا
 کہ کے ذبح جو ہراک ٹکڑا رکھ پھاڑ سٹایا
 آون دوڑے پاس تیرے اُوہ دیکھ کریں خود اُوہ
 سرچو ہا نڈا رکھیا اک جا اعضا الگ رکھاندا
 کھڑا ہوئے سرچہ موڑے بڑن لہذا سب سائیں
 حقیقت زندیاں ہوں ڈھی لیکرین دینوں پلن!

بافراخت قربانی تھیں شکر خداوند کر دے
 اک دن جبرائیل الہوں ان سلام ستایا
 بدل سائے نظر جو آوے اس ہمراہ سدھاؤ
 جبرائیل لیاوے پھر غیسل الہی لاؤن!
 پھر لاؤن لگے حضرت دونوں کرن دعائیں
 جوں کہ جبرائیل بتایا توں تمیر کہ آیا
 ٹھیک و تاکر اسال کھاتال ایہ کھراک رکھاتا
 قیام رکوع تے سجدے والیاں خاطر ایہ کھرا آیا
 باپ بیٹا پھر کرن دعائیں اگے اللہ تائیں
 یار رب افضل کرم تھیں میوے رزق کھلائیں
 رب فرمایا جو کوئی منکر نفع دیاں دن خود سے
 فرمایا ہن کریں آوازہ آؤ حج ایسا میں!
 رب فرمایا ہراک جانی ایہ آواز چکساں
 خلیل آواز کرے اُوہ جاندی خلق جتھوں تک حاجی
 اک دن کہن خلیل الہی الہی من دعائیں
 کبہا رب یقین نہ تینوں پھر حضرت فرمایا
 اٹوڑے چار جناور پکڑیں حکم الہی آیا
 پھر مار آواز بلانوں انہاں دیکھ حکمت ہن دور
 گواہی تر مور مرغ نول ذبح خلیل کراندا
 اک اک نول پھر پاس بلائے واہ قدرت سائیں
 اُرک پاس نبی دے آون جس نول آپ بلاؤن

مال اسباب خدا سے ناموں حضرت بہت کثاوں
 کھان برپوشانی حضرت تب تک روزہ رکھن
 زیادہ عمر و ڈیری پر نہ ہو سارا لاد خلیے
 گائے بچھڑا بیٹے وانگوں شوقوں بی بی پاپے
 سمت دن رات مسافر تائیں لبیا نبی خلیے
 حکم اللہ تھیں یا سال بندے بڑے جوان سائے
 بدمرد بچھڑا ذبح کر بندے بھن کباب بیائے
 کہن مسافر قیمت تنوں دے کر کھانا کھا لوں
 کہن مسافر کی ہے قیمت حضرت نے فرمایا
 سن کر حیرانیل کہا پھر حضرت نبی خلیے
 فرزند ہدی گھر تیرے حضرت نام اسحاق رکھانا
 دانگ مسخرین کر آئے کھانا نذر کھو ہے
 قوم کفاروں انہاں تائیں اسین بجات دلائیے
 سن خوشخبری پت پوتے دی سارہ خاتوں ہستی
 خاندان بڑھا بہت میرا سببی بی بات سنائے
 برکت رحمت اس گھرا پیر اللہ پاک چچائی
 بچھڑے ٹہریال جمع کرا کر حیرانیل پکائے
 گھر حضرت ایک نم خشک سی پید چیریل لگایا
 حیرانیل کہا کھانی بی بی بی نے چل کھایا

سکین قیم مسافر یہ تائیں بہت کھوا وں
 حال تک ملے مسافر تائیں تکھے کھانا نہ سنن
 پتہ سارہ تائیں دتا نہ سی رب خلیے
 پتے دانگ پیار کریندی تھیں کاپ نہالے
 لفظہ رکھن کھان نہ حضرت بنائے بے بیٹے
 سلام علیکم کہن بیتا و علیکم نبی سنائے
 گراؤہ کھان مسافر تائیں حضرت جان پھائے
 حضرت کہا وہ قیمت نہ انکار کرانوں
 پیرہ سہا لندر کھانا کھاؤ بعد الحمد سنا یا
 ملک اسین خوش خبر لیا ئے بچھڑا رب خلیے
 تے یعقوب ہدی پت اس واجبے حدشان بنا یا
 شان شہر پھر لوط نبی ول حکم رہے تھیں جائے
 لے اس ظالم ہنگر قدیں نام نشان مٹا ہے
 ہیں ضیف بیٹاں گی بیٹا بات حیرانی نہ سنی
 کیے فرشتہ حیران نہ ہو رب جو چاہے ہو جائے
 بی بی سارہ کہا نکا دس نشانی کافی
 قدر یادین اللہ اللہ حکموں نذہ ہو دو پاکے
 سر سبز ہوئی او حکم رہے تھیں پتہ چل دسا یا
 لے فرزند تسال رب کہن جن نے حکمت بنایا

بیان حضرت لوط علیہ السلام

لوط نبی سے گھروں سے اسلام سنائے
 ساتھ حفاظت کے ساتوں کھانا اچ کھوائے

اس دے بعد لایک نوری شہرستان سدھائے
 آکھن ایسا ہے کوئی بندہ جو اسل رات رکھائے

حضرت لوط تکن دل چہرے واہ عجائب شکلاں یا
 منظر کپڑے پہنے ہوئے اک تھیں اک کمالاں
 قوم کرے دبدی انہاں تھیں سیول کر رہ فرمایا
 سخت ڈاؤن سے اچ والا کیوں نہاںوں کھال
 آنرا ندر گھر سے گئے کرن مہان نوازی!
 سن جوانی مہانندی ڈھی قوم کنساراں
 انہاں نول سمجھان حضرت کہا منوں میرا!
 جو رہ بھیجا حکم سنا نوال سا تھا انت سارا
 شہرستان جو را ورا با اچھو سدوم شہر دے
 بے عزتی کرن سو را اگر ماہنیاں کرے درجیا یا
 حضرت کہا بینار تساں تھیں میں کاری ہاڑوں
 چوں تے جو ساھی میرے بخش نجات غفارا
 دروازہ توڑن نہ منہ موڑن کہن میں قمر سا نول
 حضرت کہن مہان میرے نے بدیل پکڑ لیا ہیں
 حاکم واکوں رعبے کھاؤن کہن نبی سے تائیں
 مدد کریں نہ مول! انہاں دی دھیں یاد پکاراں
 مرضی نفس بھلائے ظالم اثر نہ بات نبی وا!
 نرم جواب کریندے حضرت لڑکیاں عقد پھٹاؤ
 تم محمد سرور والی اللہ قسم اٹھائے
 حضرت ثابت کرن نہ من مہانل پردھاؤن
 تھیلی واک ہر یا منہ سہناں کچھ نہ نظری آئے
 حضرت تائیں کرے طعنہ یہ مہان جو تیرے
 اکھن لوط کہیں مہانل محنت دین اسانوں!

اچھو ریش کسے نول اتنی دیکھ ہون دیکھ مقلال
 پیا انڈیشہ حضرت تائیں دیکھ مہان حوالاں یا
 طرفے لوط گئے مہاں بھیجے دل فکراں وچہ پایا
 گھر کھال نول موڑنہ ہوندا دشمن کانر کھتاں
 حضرت سے گھر کانر ہوئی خبر کرے جاتا دی
 حضرت سے گھر نہ چھوٹا آسکے تھیں بے بکاراں
 بدیل چھوڑو ڈر و خدا تھیں اس ماہنیاں ڈیرا
 کمی زیادہ کراں نہ ہرگز سر تھیں لاہنواں پھارا
 شہرت تھیں دل مرطل نہ دشمن نظر نہاں کرے
 ظلم انہاں تھیں تکی خلقت کر دے بیجیا یاں
 بدعا کراں میں ب تساں نول سے قہر تھاروں
 ہر دم فضل تیرے کھال آساں کتا حکم سمارا
 حضرت کہن جے طاقت ہوندی بیند اور تسانوں
 بے عزتی نہ کروا ساڈی ڈور خداوند سائیں
 تینوں منع کیتا کئی واری کہیں نہ کچھ سائیں
 تینوں کی جو ساڈی مرضی کر ساں ہر سو کاراں
 یہ فعلی پر پختہ قائم گنبد بہت عقیدہ
 کہ قبول جو کہاں تسانوں مہانل بدلے جاؤ
 قوم جو لوط پیہر والی راہ گمراہی پائے
 ناں حضرت جہر ل انہاں پر لک اشارہ پاؤن
 کہن حضرت نول سانجھا دوسے نول لک کر گئے
 جادو کارن پاس بلائے کر ساں تنگ ہوئے
 توبہ کر ساں فعل تھیں اکھال حق تسانوں

مُتَّهِ اُپَر پَر لا جہریلے پہلے موافق کہتے
 بدن انہاں دا خشک ہو یا پھر توبہ تائب کر دے
 دروازے شہر کرن بند آکھن راتیں نیکل نہ جاوون
 حضرت جبرائیل فرشتے حضرت نول فرمایا
 پیچھے مڑ کر دیکھن تائیں فضول ب بچائے
 تھوڑی رات گئی لے جائے حضرت اہل ایمان
 ساتھ ہی دا گیا دور اڈا دن پڑھیا جس ویلے
 بدکاراں دیاں دستیاں مٹھول پکین اٹھلان
 اماتاں نھیں اُپر اُتھائے ایٹ تپھر برساوون
 پھر تخت زمیں اُٹا کر رکھیا چول لہر فرمایا
 اُن اُس جاگہ پانی دوشے بحرے کوٹ پکارن
 دیاو اساکي بھواسہ بھل دیوہ وقت کو اسے
 اک اک سانس جو قیمت والا خرین رقم لیاٹے
 سر قوں لے لگ پیراں تائیں گل اوجھا جو آٹے
 اک اک مال جو تھم تیرے دا کس دی یاد پکائے
 کس کارن تھو پیدائیتا توں کی کار کماٹے
 کس دی خوبی جہاں اندر کس نے رزق پہنچائے
 سجن دشمن دنیا اندر ہون سب ازمانے
 جمن مران نیرا تھ کس دے کس نے لیکھ لکھائے
 نفس شیطانی شرال پاسواں فضول کون بچائے
 نظر والی پہ پاک سبے دی مطلب نیت پائے
 کفول گنگا بولا اندھا منافع عمر گوائے
 سوچو کھول غلام تو مال کیوں کر من سترائے

پھر پچھن واقف کریند وقت گئے بھل بیتے
 پر جبریلوں ہوئے رافعی طرف مڑے پھر گھڑے
 صبح ہوئی تال بدلیساں مہالوں لوٹناوون
 لے جائیے اہاں تائیں حکم خدا دا آیا
 شام یا مہر کٹھے جانا حضرت حکم بجائے
 مری کھاراں دے رنگ پوری بن عملوں کیا ماناں
 جبرائیل آوازوں بچٹے لگے پتے کویلے
 ملائیک لڑسی کئی کوٹاں تک طرف سامن لیجاوون
 ہریراٹ اُپر تل ہر واپس ہر اُپر چلاوون
 حساب غلاب خداوندہ جائے یا جہاں پیدیا
 رب موجود نشانی رکھتی عیترت بنیلاں کارن
 خالق خلقت پیدا کر کے اپنے حکم سنانے
 ذرا ذرا دیکھا ہوسی دم کتھے نر چائے
 تاک اکتھیں کن مٹکی پڑھیا پیر تھم کٹ چلائے
 طلب دیدار یا ریتا مقبے کیا دل حرص رکھائے
 آون جلاوون دیوہ دنیا دے رات کیا تھ پانے
 امر نبی جو حکم قرآنی کس دے کہے بھلائے
 اندر تھی تھیں دن تے راتیں کس نے عیش کرائے
 نشع قبریل مشر دھاڑے کیڑا رحم کماٹے
 اوگتھاراں پر تفصیراں پھر کیڑا بخشائے
 اپنا عشق بچا ہے جس لائے قرب حضور دکھائے
 تو آہی مردہ دل قوں کر کے نقل جو آئے
 من نصیحت ہے حاجی دیرا منافع عمر نہ جائے

لکھے تھوڑے نوں بہتا سمجھیں چھوڑیں جوں ہوا

ازماون کارن بیویا خالق محکم امانت آئے

بیان حضرت اسماعیل علیہ السلام

یعقوب نبی تے نبی خلیلے رب کے ذکر ستایا
 جن کر دین و تار سناوں اس لوں چھوڑ لیا نہیں
 حضرت اسماعیل پڑوں خدمت عرض کراندا
 فرمایا رب تن باتاں تھیں مینوں یار بنا یا
 دو جا با بھجھ مہمان اکیلے کدی نہیں میں کھالواں
 بعد وفات خلیل نبی دی اسماعیل کہاٹے
 پاس نشانی رہے پردی شوق لینوں ٹاٹے
 ذبح الشدن رنجی ہوئی وحی حکم لے آیا
 اسماعیل نبی تھیں بٹھ کر اپنا قدر نہ جانے
 اس دی بکتوں مؤمن ہون بہاں جہنم نشانے
 اسماعیل نبی سن کر دے زاری نور حضور نہ پایا
 چار نہراں پیغمبر پستوں تیر لیں ہون عالی
 جے پیا ہو رب اکھن دیسے یا ایسا ہی سکھن
 حضرت اسماعیل تھیں ترسن نور الہی کارن
 حضرت اسماعیل پوری قبر زیارت آدن
 پیٹے بارال ہوئے انہاں دے آیا حکم الہی
 برس پنجاباں انہاں تھیں نصیحت حضرت کرے
 اسماعیل وعدے دا سچا نشان کرانے آیا

وقت ترغ سے بیٹیاں پڑیاں سمٹ تاکید کرایا
 مرنا دین اسلام ایسے پہ مینوں سب رضائیں
 کس کم پاروں نبی خلیفہ اللہ سال بنا لدا
 فکر رکھیاں کی کل کھا سال کھایا تے ورتایا
 بیجا جو کم دنیا ویسے پہلاں دین کرانواں
 بھائی اسحاق و اسحاق پڑھیں ہنرک ہر ایشیانے
 کہن حضرت اسماعیل برابر توں نایاں ہن ساٹے
 اسماعیل نبی توں کہے کہ شہب تسال فرمایا
 سر وار دو عالم نبی محمد نشین اس دی تھیں آئے
 لونڈیاں عقد پناں ہی جائز ہون انہاں توں جانے
 وچہ افسوس زانیے ہوئے سکھ بے دا آیا
 حضرت موسے و جبرائیل شگ کلام کے رب والی
 قیامت نکل چہ جنت کھن دیوالی تنگن!
 اگو تہر حضور ہی تنگن سب کجھ ہو ورساکن
 نکتے شہر نقول بہر سالے شلے پھیرا ہون
 زمین مشرب جا کرو ہدایت بت پرستی آری
 بتاں توڑ ہوئے سب مؤمن تھوں جملہ تھوڑے
 اہلاں حکم زکوٰۃ نمازاں کردار رب فرمایا

سیدنا مولیٰ نبی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شادی
 آخر اک دن گئے بقا توں فانی چھوڑ آبادی

بیان حضرت اسحاق و یعقوب علیہ السلام

رب اسحاق پیغمبر کر کے طرف بھیجے کنعانے
 حضرت عیص یعقوب دو بیٹے بزرگ شانوں ہے
 اسحاق پیغمبر عیص ولی تھیں بہت محبت رکھن
 نبی اسحاق فعلی حالت عیص تائیں فرمایا !
 کھا دھا کراں حق تیرے پیغمبر رب بنائے !
 نبی یعقوب پیارے ماں نول کہندی بنو دارا
 اپنے باپ کھلا نول جا کر تیں حق کیے دھائے
 اسحاق نبی معذور اٹھیں تھیں بوکبا بول یاٹی
 کباب لیا یا بیٹا تیرا حضرت کھا ون لکے
 کباب تسانوں میں کھوائے اس حق کرو دعائیں
 اس نول تے اولاد اس دی و پیر کریں پیغمبر عالی
 سمجھ گئے اسحاق پیغمبر حرم میرے دا حیلہ
 ساتھ یعقوب محبت اس دی دعا اس حق کرانی
 دعائیری یعقوب کبابے عیص سنے سوخ آیا
 دعا کراں حق تیرے اندر کثرت ہوگ اولادان
 کیتا کوخ جہانوں حضرت نبی اسحاق پیارے
 رونے بی بی سارہ نیٹرے دفن نبی نول کرے
 اک دن نبی یعقوبے تائیں مانی نے فرمایا !
 پیرا پنے دی من و منت کدی دلوں بھلا نولیں
 کے مانی دے راتو راتیں یعقوب نبی تر جان
 پکڑ بھائی دے قدم جمن تھیں نام یعقوب رکھایا

کنعانی سردار اک لڑکی دیوے نبی یگانے
 حضرت اسماعیل نبی گھر حضرت عیص پیارے
 عیص بہادر شوق شکاروں کھیندن تائیں اکن
 جاشکار کباب لیا نولیں کھا نولیں دل و چہر آیا
 عیص بہادر ساتھ خوشی دے طرف شکار سھائے
 کرفوخ اک بگری جلدی کباب بنا منے دارا
 حضرت ذبح کرن اک بگری پیش کباب کھائے
 پچھن کون کباب لیا یا کہے یعقوب دی مانی
 خوشی ہوئے کھانی السدے کہہ لیں ہولگے
 حضرت کمن کباب کھوائے حرم نول ب سائیں
 پھر آ عیص بھی پیش کریندا جمن کبابوں تعالی
 کباب کھوائے اس یعقوبوں بن کراپ وسیلہ
 عیص بہادر پیارے تائیں حضرت بات بتائی
 یعقوب تائیں میں مارویاں سُن پیغمبر فرمایا
 مشرب روم اولاد تیری سب ہوگ چو نیر کبابوں
 وچہ فراق روون کل اٹال پیش نہ جان چائے
 یعقوب نبی اک سال لکھایا چھپ کر عیصو درے
 نامے پاس جائیں وچہ شامے بہت غنی اوہ آیا
 بیاساں لڑکی اس دی تینوں جانوں جان بچانوں
 چھڈ کنعان گئے دل شامے پاس نامے دے آون
 رات آون تھیں نام اپنا نرا اسمرایل بلایا

اے بہت تسلی دے کر اپنے پاس رکھایا
 لڑکیاں دو لڑکیاں تے قیامت بن مامے جان
 دڑی تھیں سی چھوٹی مسرتی دو توین مؤمن مانواں
 کہن بیامسال مامے دے گھر من اتہاندا کہنا
 اے کہا باپ تیرے داپاس تیرے کجھناہن
 حضرت کہا جو حق فہر دے بکریاں میں چارال
 ست برس دے عہد دو تہاں تھے آپراں دیکھتے
 یعقوب بی دے مقداندر بھر بی بی لیا آئی
 کہہ سنا کی کہو لو کالی بڑی رکھی وہی گھر دے
 جے جائیں راجیل اونوں بھر بکریاں تل چاریں
 پھر ست برس میعادوں پچھے یعقوب بی ستائیں
 بی بی لیا تھیں چھ بیٹے دنے خالق سائیں
 راجیل بھی اپنی لونڈی بخشی بی یعقوب جے تائیں
 دو لڑندہ راجیل بی بی تھیں جو پڑشا تال ولے
 اکیس برساق پھول حضرت طرف ملے کھانے
 لے ماما میں جاں کھانے نہ دل لگ داشاے
 چار قبیلے تے لے بیٹے وانگ سو داگر آون
 کھان جیوں جیوں نیرے آئے تھیں دل گھبرائے
 اتفاقاً کھان میدائے کھیندن عین شکاراں
 حضرت نقرال لول سجایا جے کوئی تسال پچھانے
 کہو غلام اک عین ولی دانام یعقوب سدایا
 مال غلام اسباب قبیلے کہنا اس دے سارے
 بکریاں دے سائیں لے پچھے عین پچھا دن!

بیٹیاں وانگ رکھانگا تینوں عین میری دیا جایا
 کیا بڑی راجیل چھوٹیری سنوں وافر آیاں
 کہن یعقوب بی اے ماما مایاں امر سناواں
 شک راجیل کرو میں شادی سخن و سار نہ بہنا
 کیوں بیٹی دیواں تھوں یا بھول تہر آدائیں
 اس وعدے عین سال گئی میں کوسال ایو کاراں
 عبادت اتے ریاضت اندر وقت میعادوں بیٹے
 مامے تائیں حضرت کہندے شرط اصل کرائی
 چھوٹی دی کیوں شادی کیتی و چار پورے پورے
 سکیاں پھیناں اھاک خاوند جائتا اوول چاریں
 راجیل بی بی دی شادی کیتی لے ساتھ عتائیں
 لونڈی اپنی لیا بخشی خونیوں حضرت تائیں
 انہاں دونہاں تھیں چار بیٹیں بنختے اسدائیں
 شمع یوسف تے سنوں فاشن مثل پنگان جے
 مائی بھائی عین جدائے گئے جس لول جانے
 دے کر مال اسباب زیادہ اجازت بخشی مامے
 بنیامین نہ سن اس دیکے کھان میدائیں پاون
 شاید جے بھی عین بھائی نہ میں مارن آسنے
 لیا پچھان یعقوب بی تے وروں ہی لدا سال
 مال اسباب میں نوکر دے کس مطلب لول آسنے
 شام ملک عین طرف مالک حاضر خدمت آیا
 سمجھا کر بات لول چھپ چھپ کھینکے لول واماے
 بکری خانہ ہے ایہ کس دا خادم آکر بیتا دن

غلام اک عیس ولی دادیوں طرف سے شام سدھایا
 عیس ولی کن نام یعقوبوں گریہ زاری کرے
 جانوں دھوپیارا اس نول بیشک بھائی آیا
 یعقوب نوجواں عیس ولی نول دیکھیا زاری کردا
 رات گزارے سی اس جانی دن دوسھے گھر آئے
 بنیامین پھول اک سالوں راتیل بی بی نے جایا
 پالیامین ولی نول بی بی لیس مائی!
 یعقوب نئی وی و عطا کلاموں بہت ایمان لیاے
 عیس اولاد و چل پنیر پڑے ایوب اکلے

نام یعقوب اسادا مالک مالک طرف سے آیا
 اکھن عیس یعقوب بھائی نے بھائی ہون برے
 کہن غلام اس شام اندر بھی عیس غلام سدھایا
 آلیا گل باہوں پاکر بھول دا مینہ ورے دا
 خوشیاں ہویاں سب قیلے دعا سلام سنائے
 بعد جنیپے سرگئی بی بی جنت ڈیرہ لایا
 بیٹیاں تھیں دوہ شفقت اسوں اوہر سی آئی
 لے جانت عیس ولی پھر روم شہر وچ آئے
 اولاد یعقوبوں نرسل نامی ہونے تھلے بھلے

بیان حضرت یوسف علیہ السلام

احسن القصص قرآن سے اندر پاک الہ فرمایا
 عمر ولی نہیں ست ہوداں جھگھڑا آن چایا
 خدمت وچہ رسول اللہ دی حضرت عرض گزارے
 بنیامین ولی دی مائی فوت ہوئی جس ویلے
 گیا لال بھایاں تھیں کن سوئے کردا باپ پیال
 عیس کہے یعقوب نبی نول دیہ یوسف میں پالال
 جہانی وچہ یعقوب نبی دا دل تر طرفدار مندا
 روز بروز محبت بڑھ گئی عیس تائیں فرمایا
 عیس کہیں اس کے با بھول تائیں گھڑی لکھنا نول
 عیس کہہ ایہ ہفتہ میں گھر دیوں رسن پیارے
 مگر بند خلیل نبی دابی بی حصے آیا
 اوہ مگر بند سٹھاں گرتے بی بی بخہ چھپایا

حضرت یوسف داسب حال امر در نبی بتایا
 کتاب تورات قرآن اول بہتر یوسف حال لکھایا
 پاک خداوند پھر ایہ سورت یوسف تدر او تاری
 حضرت یوسف تیج ہوں کے ہوئے کن اس ویلے
 اک دن پھوپھی حضرت یوسف دیکھ کے گفتار ال
 عیس تائیں کے دیا یوسف نے کئی خوش حالان
 گھر مشیرہ جاوے سکھن سب دن اوتھے بہندا
 یوسف نہ ساعت گزے بھیس لیون آیا
 حضرت کہا ہفتہ ہفتہ وار وار رکھنا نول
 قول لیا کر نبی خدا کے عیس سوچے کجھ چاکے
 اسمعیل ویلے قربانی جس دے ساتھ بندھایا
 نہ چاہے جو یوسف جلے جیلہ رکھن بنا یا

چور بنا کر پھر سے آواز سنت دن کون لکھائے
 سنت دن بچوں گھر حضرت یوسف نول آندا
 کہ وہ یوسف کو بلا کرے تلاشی ہر دی
 تیس دن بس ہیری وہی کر ہی خدمت میری
 یہ دن دو برسوں بچوں گزری یوسف نول گھر آندا
 ایک دن یوسف بابل تائب شہی دی خواب سنلے
 کہ حضرت فرعون بیٹا میں خواب نہ بھایاں
 کہم کہ سے لہا تیرے ابر خواب تیرے سکھائے
 یہ واسے دالام سنایا اپنا نہیں بتایا
 خواب تیرے ہی جان بھایاں سرول کرن پکائے
 طاقت مندا میں دل سے کر دابا خطائے
 بھائی آپس وچہ کرن ملا میں مارو یوسف تائیں
 کہ توبہ پھر نیک ہو دل گھر یو داکم بجا ساں
 بھائی یو داکے نہ مارو کھوے وچہ وگاؤ
 کرن ملا میں کیوں سے جائے پھر تیرے بھائی
 یوسف نول ساتھ ساتھ ساتھ پھر تیرے میدانے
 کہہن پیار یوسف نول کہے تیرے کو بیا پیلے
 حضرت یوسف کہنے کے آواز میں ساتھ نول
 بات یوسف ہی پھر نول موشان ہئی مشکل بھاری
 خیر جا ہاں نہت دیر یوسف ہی ساتھ ساتھ توریں
 کہلے کٹر ساں کہلے کٹید پھر حضرت فرمائے
 اس میں تیرے بچر ہو گے کہا ایہ اس کا دن
 کہہ بیٹے میں صاحب طاقت بھیا لگیلے کہائے

شہریت اس و تیرے والی والا بچہ پھر غلام رکھائے
 پھر میرے والی ہی آکھے بند کر کم و سنت آندا
 کھولیا آن یوسف دی کمروں چو کا واڑہ کر دی
 شہریت حکموں میں بیا حضرت پھر دل میں گھبری
 سب فرزندوں میں وہ حضرت اس پیار کا آندا
 تاکہ بیارال تیرے ہر سوچ میں میں جھکائے
 فریب کرن مدت تیرے کارن شیطان سے بھریا
 انعام یوے گا اوں جیوں کر تیرے واسے پاسے
 عالی شان بچہ تیرے ہی دی بختوں نہ جھٹایا
 کہہن یوسف کے بھائی اس داپر نول بھرت پیار
 میں وقت ہکم آواں گے ایہ خیال ہر دہرے
 کرو یو طون بابا پ نہ دیکھے کہ سے پیار اس میں
 گناہ منات کر کے رب سانوں عاجز ہو جھٹاساں
 نے جاسے کوئی کٹھ مسافر نہ سر خون چھھاؤ
 دل دا مقصد کرنے ہا طر جاسے کرن نہراں
 کھیٹے دل پر چاہیے اس باب نہ کہہائے
 ہمیں تیروں ساتھ ساتھ کرے سیر شکائے
 تیرے بچر و دھنلا سیاں سیر کرن نول نول
 بھائی بھی آپر نول کہتے کیوں سے بے اعتباری
 میں جتنا طر تیرے ہی کوساں کہہ تا میں موشیں
 بیوڈن لگاؤ یوسف بھیر یا نہ کھا جائے
 گھنٹا تیرے وچہ سفنے یوسف تال یہ بات پکارن
 سب کچھ فر گیا تم تھوں ڈتے میں لگائے

بیٹوں کے گورنر یوسف لوں نے کہ بہت پیار کرایا
 سے چلے ہو متفق آکھن اس لوں مار گواہیے
 ظلموں تمہا ٹھاٹھ بھائی منہ طماچہ لایا
 تسال سپرد کیتا پتور مینوں نصیحت یاد رکھاؤ
 بات یوسف دی کوئی نہ سندا مارن آکھناون
 حکم ملے تول رکھیں سالوں ہوسی مطلب تیرا
 من کر باتاں حضرت یوسف پاس ہودے آیا
 ہے اقرار کھو ہے وہ پاون پھر کھوہ اپر لیاون
 یوسف روئے راج نہ کوئی پتور لوں خبر سچائے
 جہاں کھوہ وہ پھرتے راہوں ساڈول کٹایا
 پانیوں اپر پتھر اتے حضرت لوں بٹھلایا
 ان ایس خدمت پتور دی کرسال لیسال تنگ سانی
 حضرت یوسف کھوہ سے اندر روون بہت زیاد
 کہن بھائی پتور پتھے یوسف کیا جواب تباہاں
 کہ کبھی قبح یوسف کھوہ سے ابر خون گاندے
 کہن لگے باپ ایس سب اگے نکل نیسے
 یقین نہ ساڈے کہنے کریں بھانویں بیگے پتھے
 قیصوں خون یوسف دی مینوں نہ خوشی آوے
 بگھیاڑ تسال تھیں ہتا سجن جاڈ گرگ لیانا
 حضرت گرگوان چھیا لوں ہی کھادا یوسف میرا
 ولیا گرگ خدائے حکموں قسم خدای کھالواں
 نی شہید صدیق جو صالح جسم اتھاں کھاتا
 گرگ کیہا میں وہ پتھی دے حضرت حال تانواں

بیٹیاں تانیں سوئپ پیغمبر مٹریو جلد سنایا
 خوشیاں کر دایوسف جائے آکھن شہر کھڈایے
 یوسف رو فریاد کریندا میں کیا عیب کما یا
 پھایو مینوں مار دنا میں مٹا پر رسم کماؤ
 چھوٹھ پتالوں پتور لوں خواہاں تارے سیں زون
 آئی موت چھوڑاٹے کپڑا دردی اچ وڈیرا
 کہے پورا مار و تانیں کیوں کر عہد بھلا یا
 تھو پتھر پتھی اوچہ ڈوسے نشکا کر لکاون
 آکے دیکھے پی مصیبت باہجھ گنہا کماٹے
 بھیبھا جبرائیل خداوند راہوں پکڑاٹھایا
 سمجھے بھائی مر گیا ہوسی مطلب دل دا پایا
 کہے قبول خداوند توبہ دعا پتور دی کافی
 ایہ کم بھایاں یاد کراں آئے حکم خدا دے
 کہن کہئے اس بھیرے کھادا پائل شہر جہاں حال
 آون شامیں پاس پتور دے گریہ زار کراندے
 چھوڑیا یوسف پاس باہاں بگھیاڑ گیا کھائے
 دیکھو نشانی کڑا حضرت سمجھے چھوٹھے پتھے
 پاڑیا کڑا مول نہ گرگے یوسف لوں کھا جائے
 خون لگا منہ گرگ اتھاں نے لیا ندا پکڑا نما نا
 تن نازک پر رحم نہ آیا سبح ایہا کم تیرا
 میں نہ تیرا یوسف کھادا حضرت سچ سناواں
 کیتا رب حرام اسال تے بلکہ اجڑو پھ جانا نا
 کئی دنیاں تول بھائی میرا ہویا خدا سناواں

تین دن دامن بکھاتا اس نول ڈھونڈن آیا
 چنگی کرال انہاں دی تائیں میں ہاں بالیجھ گنتا ہے
 فرزند نول کہا حضرت مہربیل کرانوال
 مشکاں مدد پاک الدھیں قساں جو بات بتائی
 نین ناچے ہو گئے حضرت پاسوں وحی پچھایا
 سوٹیا یوسف بیٹیاں پچھیں پاک الدھ فرمایا
 عزرائیل خدارے حکم حضرت دے دل آیا
 زندہ سن کر ہوئی تسلی درد جلا لول روون
 جاں یوسف پچھوں بجایاں پکڑ پوٹاک تاروی
 حری پیرا ہن جنت وچوں حضرت نول پتھایا
 طرقت مصر دی جان سوداگر اسباب تجارت کرنے
 کھو دا پانی شورخ سی سپت پچھو دی زہروں
 سردار سوداگر مالک ناموں چٹا ز غریب ساون
 حکم خوارے تھیں جبریلے یوسف ڈول بٹھایا
 صورت یوسف دیکھ سوداگر اکھن خوب کمالاں
 حضرت کہا ہاں میں بندہ تھو نول بھائی آئے
 جھوٹ کلام سنی جاں حضرت چاہن بول کرانوال
 توت بھایاں حریپ بہند حضرت ہن گئے پھر بھائی
 درم اٹھاراں ہن مصر دے ملن نہ اس طرفے
 لے کر درم ہولے کیتا بھایاں یوسف تائیں!
 نول درم کنعان حسابوں لے فروخت کر دے
 بیج دتا لے ناقص نول کو لیاں کھو گنایاں
 نہ ہودے معتد لیا باقیان دند و نڈ آیا!

صاحبزادے پکڑن مینوں پاس حضور پچھایا
 کھلایا کھانا نبی گرگ نول دے ایازت جاسے
 تسالوں نفس تاسے اک گل و تی بنا بتا نوال
 حجرے جا عبادت کر دے روون وچہ جدائی
 مینوں یوسف کتھے بل سی جبرائیل بتایا
 رحم کریں میں بھلا یا رب حضرت عرض کر آیا
 بیج سلامت یوسف تیرا میں نہ قبض کر آیا
 نظر نہ آئے تے دل چاہے پاس پائے ہوون
 کر شگ وچہ کھو دے شیا وحی کیتی دلداروی
 تین دن رات رہے وچہ کھو ہے سبب بنایا
 قافلہ آوہ مینوں آیا پانی چسا ہن پھر تے
 برکت حضرت ہویا تیریں بپچھے دی مہروں
 لشیر انام غلام اس را کھو لگا ڈول و ہاون
 کھچیا ڈول ڈٹھا وچہ لڑکا ہوسیران سدا یا
 پچھن آدم یا لایک پتہ دیویں خود حالان
 کہن غلام ایہ ساٹے گھر دا دڑ کھو ہے پے طے
 کہن بھائی وچہ لولی عربی بولوں بار مگانوال
 وسچاں میں غلام خرید و مالک بات سنائی
 اود چاہتے لے کر کھو معناسے دے حریفے
 درم مصر دواک کتھائی مہا برمل ایتھسا میں
 غرض انہاں دی باپ یوسف لگے تان نظر دے
 ہوسے بنیرا یوسف تھیں حقے کون و نڈایاں
 حکمت رب دی وچن اندر راز پتھیر آیا

ان دن میں شہرے اندر بوسف اپنا آپنا تکایا
 زب سے سکر قیمت کوئی میری دل و جہ آبا
 مالک ابن زغر بیعتا ہے کرتی زلف سائی
 انہاں سے فرزند دل بروہ خرید لیا عبرانی
 مالک پٹریاں لاکر قدین اپرا اونٹ پر چھایا
 کتنی دور گئے حال راہوں قبر مائی دی آئی
 کے قبل وہ پیر و فرماون آگن میریے ہائے
 پاس سودا رو پچھیا بیوں قدم زخمیر پر آیا
 اتنے عرصے کرواں داد و گیس کھنڈ ویرا
 اودہ کہنے غلام ہے کول ایچھت سچ بھگور اہواوں
 رو رو مشول گرا سما نے حضرت کہن خدا یا
 شرف غلام تھیں بخش پناہیں بھڑوں سنندھ عاہیں
 بدل کر کے کئی چمکے اکس بل لگاتا ہیں !
 چھپڑ لگاوں والا کہنداراں بد عسا کراں
 کن دیال سارا کے دل حضرت کہن معافی بیٹھے
 ہوئے یا آرام تھامی زب عذاب ہٹایا
 اس سیرانی کوئی نہ تانی اپر زینے ساری

دیکھ جہاں کمال کہن ہے غلام منداف سربایا
 درپس ایہ بات زبے نون اند پاک و کایا
 فرزند بیوب اسحاق پچھیرین خلیل الہی
 درم اشوار ال قیمت سے کرسا تھ گواہ نشانی
 پچھینے دی ہوئی پیار حضرت اپرا اور چھایا
 اترا اونٹوں حضرت یوسف قبر زیارت ہائی
 خندوں بھایاں میرے اپر یہ عود ظلم کائے
 خدمت باپے تسال زیارت نون دور کرایا
 اک انہاں تھیں دوڑیا آیا غصہ کرے و ڈیرا
 کرایہ بابت چھپڑ لگائی ٹر کیوں ایک کولوں
 جہا پر کراں زمین حاصل سکال ہلا تھنل سبب آیا
 قاتلے اندران سے تان بھجیاں پرتا ہیں
 مرن قریب ہونے کروانی کہن تصور ساما ہیں
 ایسے پاروں جو کچھ ہوا تے بھیف اٹھائی
 حضرت دعا کرن حق انہاں یارب تہر مٹائیے
 چلے مھر گیاں اوزاں غلام اک مالک لیا یا
 ال مھر سن دیکھن آئے کر کے خواہش بھاری

لے جانا اور بوسف علیہ السلام کو مالک واکر کا مھر میں اور پچھیرینا مھر میں

سنبال منشاں نہیں ودھ پایاں دواہ دیکھتا ہے
 حضرت یوسف کیسے اعلیٰ مالک جو بیعتا ہے
 منادی شہر کراں سائے غلام حسین و بیچا نواں
 مہر بے خواہش جسوں سے وقت مافر پرکے تے

سنو کے مالک گھر اپنے نون رومی فرس پچھائے
 پیریں جوڑا قیمت والا مھر پرتاج رکھائے
 خوش خلق عاقل تھراؤ فرما تھرا رستا نواں
 ال مھر سن دیکھن آئے کر کے خواہش بھاری

حضرت یوسف دیکھی خلقت خیالی دسے وہ پہ آیا
 بیٹھے میرا کرنی نہ واہت مالک درم پنجا ہوں
 حضرت یوسف قیمت اپنی حال اس قدر گھٹانی
 نخر اس پاروں قیمت گھٹ گئی ج توں عجز سنا یا
 کہہ دلال قیمت اس بڑے کروانہ ازہ نظر سے
 ہر دسے تھی بھی تے بدرہ درم ہزار سے
 عقد ہزار جو ہر واریدوں عوروں قبلہ دس سو
 اونٹ ہزار ہر دسے بٹادی ہزار کینز ال رومی
 ہزار غلام خطائی چاہیے ہزار قبضہ شمشیر سے
 سچ قیمت چپے گا ہک ہر دسے نہ ہر مائے پلے
 اس میں دگنی قیمت سے کہ لے لیا ہفت تائیں
 عزت ساتھ رکھیں یہ شاید کم ساڑے آدے
 اکہ دم چاہئے اکتول کر دی ہر دم خدمت کر دی
 پاکیزہ نعمت جو دنیا دی بی بی آپ کھلائے
 بٹھا کر منت حضرت یوسف بی بی کر دی داری
 وچھے وہ پہ جانے سٹھے باہر نہ کوئی دیکھے
 غرض اپنی تھیں ساتھ حضرت کے بات بی بی کر دی
 ویسے حکم کرے جو سٹے باتاں سٹے سٹائے
 ہمسائی اکہ عورت بڑھی پاس بی بی دسے آئی
 کہ بی بی میرانی خادمہ دائیں عشق جسلائے
 بڑھی کہندی لگے بچھے کٹھے سٹے بنا لویں
 ہیں دل نظر نہ ہاویے جیسا اس خٹے سے جانیں
 شہزادیں ہاتے عورت ہی اوتھیں دل سٹے!

تو میری نول بھائی جان نول رماں مل پایا!
 وچھے واجر ہو کر کیا نفع اول دسے بھاؤں
 الہام کیتا رب شیشے اندر قیمت شکل بڑھائی
 دیکھ قیمت کس قدر بڑھانواں کر کے فضل سوا یا
 دس سو بدرہ اثرنیاں وار پیسے دس سو بدرہ سے
 دس ہزار درم بھی بدرہ گندے کر دتھار سے
 اٹھس روپیوں جاہر دس سواتنا مصری بھی ہو
 ہزار گھوٹا معدنیں لگا مول زربیں کر د معلومی
 ہر ہزار چھپرا بھی چاہیے سٹھا لٹو دھیرے
 شاہ مختار عزیز نقب سی آیا مالک دسے
 کسے حوالے آہوی دسے بیٹیاں وانگ کھائیں
 بیوی اس دی نام زلیخا دیکھ بچھین سدا سے
 دل اس نول سے پیدل ہوئی خبر نہ باہر گھر دی
 فاترہ خلعت تاج مرقع ہر دن نسیا پہنائے
 گور گئے ست برس الیوں میری طاقت ہاری
 پہنچتی دلداری کر دی نہ حضرت دسے لیکھے
 جواب نہ دیوں حضرت نہیں رکھن اکھ نظر دی
 بی بی مقصد پا دن خاطر چلے بہت بنائے
 کہہ بیٹیں کی ہو یا نول کس نعم جان جسلائی!
 تے اوہ ایسا سنگ دل ڈٹھا ہیں دل نظر نہ پائے
 تو میرا وہی تے اپنی ہر جا اس یوچہ کھچا لویں
 سہیٹاں آپا سگے بچھے نول ہی نظری آنویں
 آخر میں کر د چھپیں سی کھڑے نکل نہ سکتے

کہہ پڑھی واقفیاں بی بی کیتا جو اس کہہ
 حضرت بوئے ڈرال خدا تھیں جدول قیامت کے
 دو جہتی عزیز جو میوں ساتھ آرام رکھا
 رب حکیم کریم تیرا ہے کرساں خرق خندانہ
 فرمایا رب لوے نہ رشتوت نہر عزیز کھلا نوں!
 حضرت یوسف پاکتے دل دلوں دھیان لگایا
 دوئے حضرت بوئے حرفے بوئے کھل سرھائے
 پھٹ گڑتہ متھ رہا بی بی سے حضرت باہرے
 زینجانی بی کے خاوند نوں دیہہ نرا اس بردے
 عزیز مصر کن کہے یوسف نوں دیہہ گواہ اعتباری
 کھوٹے اندر رہ گیا ایسی بی بی دا نزدیک
 پھٹیا کڑتہ حضرت اگول پھر بی بی ہے سچی
 جیکر پھٹیا کڑتہ پھول جھوٹھی بی بی ہوئی!
 دیکھیا کڑتہ پھول پھٹیا کرے عزیز پکارا
 ہے فریب تساڈا بھارا بول عزیز سنایا
 یقینا توں میں او گنہ ساری حالانظری آیا
 اک لکھ دی ساقن دوجی خاص باورچن آئی
 پنجویں عورت نوان برادرانہاں بات کھلاری
 بی بی دعوت کردی انہاں بھتاں گھریں بلایا
 نیکین مٹھا کئی قسماں کھاتا ہر اک پیش لکایا
 جدول نال نے حضرت ٹٹھا سب نوں دہشت آئی
 بی بی کہندی نی ایہ اوہ جس دا طعن کرایا
 جو میں کہاں ہے ایہ کرسی کٹے گا پھر قیساں

لے گئی حضرت نوں اس جانی کہندی میں دکھ سہا
 ہوئے نرا ناہ سے پاروں دکھ کھلیا جائے
 بی بی کہے نہ ڈریں عزیزوں نہ ہر دیال مر جائے
 گناہ خوش ہو کر فضل لہ بخشے جاں یساں نذرانہ
 کہے شیطان نفس دے لگے نہ نہر نوں چڑھا نوں
 رب برہان دکھایا یوسف جسلوہ نظری آیا
 ستویں دے وہ کھٹے تائیں بل بی بی تھو پائے
 عزیز اتنا چلیا آوے دوناں نظری آئے
 میں گھر جو بریاں پیا ہے قید پورے وہ دردے
 چھواہ لڑکا وہ پھونگے ٹکمت تھیں رب باری
 کہے حضرت بولیا لڑکا گواہی دین صدیقی
 تال پھر جھوٹھے حضرت یوسف کرساں بات نہ کھی
 پھر سچے ہیں حضرت یوسف کڑتہ دیکھو کوئی
 بیشک تسال عورتاں دا ایہ ہے فریبی کارا
 یوسف جان دیوں گل گوری بیوی معانت کرایا
 بیج عورتاں سن ہرازاں بی بی طعن کرایا
 سد بلاون والی بیجی چو تھی تائیں سائی
 سن کر باتاں کرن ملامت مت زینجا ماری
 ہر اک کارن تخت علیحدہ میویاں لہن رکھایا
 اک لیمو اک چھری پھرا کر حضرت سد منگایا
 کٹ لے تھہ کہن نہ بندہ ایہ فرشتہ کائی
 کہے محبت خواہش میوں پر ایہ تھہ نہ آیا
 سن کر حضرت کہن تھلایا میوں بہت امیدیاں

تید پسند اس باتوں بدھرمینوں ایہ بلاوں !
 ہوجاں نہ بے عقل خدایا کریں قبول دعائیں
 کہ اتفاق بیوی تھیں کہندا یوسف قید کرایے
 حضرت سے سرتاج منکمل خوب لباس پہنایا
 حکم بی بی تھیں چل خلع دی بہت صفائی کرے
 مریع تخت جڑاؤ سونے اٹھے اک رکھایا
 خوشبو گونال گون لگا کر حضرت تخت بٹھاؤں
 ساتی اک باورچی دو جانہر اخطاؤں پاؤں
 اک دوسے تھیں واقف ہوئے تن دن گزر سداٹے
 کہے باورچی روٹیاں کھاؤں سروں بند میرے
 خواب تعبیر بتائیں سانوں نیک بندہ تول آیا
 سکھایا علم میرے رب میںوں چھوڑاں مذہب غیر اندا
 کون خدا تیرا وہ پچھن کہا جو رب جہس اتاں
 دین اسلام جو شو داسے دا کہن انہاں کی ناتواں
 کم اساطا ساتھ اللہ دے نہ شریک بناؤاں
 لیکن اکثر شکریہ کر دے میں حق دین سکھانواں
 بھلا معبود علیحدہ علیحدہ کئی بہتر یا اتکا !
 تیں چجاری تہاں دسے پودے نام رکھائے
 فرمایا اس نہ میرے با بھول پوجا ہوساں کیو
 بندی خانے دیور فقیر خواب انکور دساٹے
 دوجا سولی اپر پڑھسی مغز جہس اور کھاؤں
 ساتی تول پھر کہا حضرت اپنے خاوند گتے
 یا بچھ گتا ہوں قید اک بندو اسنوں تاکھیں بھائی

پچانویں جے نہ لکرا نہاں تھیں شاید ایہ بھلاؤں
 پتر عزیز لگا وچہ خلقت پھیل گیاں اتوا میں
 ایہ بدنامی خلقت والی سر اپنے تھیں لاپٹے
 زریں کمر بند بٹھ کر تول حضرت قید کر آیا
 عالی شان مکان بنا کر پھر سونے تھیں بھروسے
 نفیس دیباٹے اپر پچھائے حمبر عود حسلا یا
 دو غلام قریبی شاہ دسے اندر قیدے آؤں
 ڈٹھا حال حضرت والا ہو حیران سناؤں
 انکور پچوڑاں خوابے اندر ساتی اکہ سنلے
 میں ایہ خواب ڈٹھی اج لائیں آئے حضرت میرے
 کھانا کھانوں بیباں کہساں حضرت کے فرمایا !
 رب قیامت تھیں جو شکر نہیں یقین جہس اندا
 پچھن مذہب کیا ہے تیرا پھر حضرت فرماناں
 باپ یعقوب اسحاق بابا بن ابراہیم بتانواں
 پاک اللہ افضل اسال پر تے جو مور ستانواں
 بندی خانے دیور فقیر پاسوں تسال پچھانواں
 ہے رب غالب سب اتے کیا وڈا کیا رنگا !
 سند نہ انہاں رب اوتاری حاکم اوس سواسے
 راہ اٹھے چھوڑو ساسے نظر اودے ول دھر پو
 صحیح سلامت خاوند تائیں جا شراہ پائے
 خواب تعبیر بتائی دوہاں جو تال طلب پچھاؤں
 میرا ذکر کریں جس ویلے نشہ بیون اوہ لگے
 بت حضرت ری پاک خداوند نہ پسندایہ آئی

بھل گیا اچھا ساٹے تائیں مدد شاہوں چاہی
 قید رہا ست برسوں حضرت وحی پیغام لیا یا
 حضرت کہا ہزاروں آپر کر سال شکر سنایا
 قید پسند فریب عورتوں خود زبانوں کہہ سکا
 حضرت کہہ باپ میرے دی ہے کچھ خبر بتایا
 دن تے رات عبادت کردا ہو نہیں کجھ کاراں
 صرف محبت تیری پاروں جبرائیل بتائے
 فریاد اک رہ رہ ہر دن و جسمہ جبرائیل بتایا
 خواب تعبیر موافق ہو یا جیوں حضرت فرمایا
 باورچی چڑھیا سولہ آپر کھا گئے ماس جناور
 ست یا نورس و چو تیس سال حضرت وقت گوارے
 زلیخا بی بی دن تے راتیں گریہ زار کرادے
 رات اک شاہنشاہ نول خواب گایاں نظری پتیاں
 بالال قلے نظری آیاں ست خشک ست ہریاں
 ہو حیران بلا بخونی شاہ تعبیر پچھساوے
 خواب شاہنشاہ ساقی سن کے کہندا شاہنشاہا
 اپنا لے باورچی والا بوسی خواب حوالا
 حکم ہووے تے اس نول لوان کہی خواب تعبیراں
 آیا محول پاس حضرت دے عجزوں کردا زاری
 کہا حضرت میری قسمت کھتی اللہ والی
 خواب شاہنشاہ والی ساقی حضرت پیش گزارے
 ست کمزور جو ست فریب نول کھایاں ہیں گلیاں
 تیج تعبیروں تدرلق نول شاید ہووے تیرا

بات شیطاں بھلائی ساقی ربی بے پرواہی
 کیوں مخلوقوں تدرنگی خالق یاد نہ آیا
 گناہ کس پاروں قید ہو یا میں جبرائیل بتایا
 دعا قبول کرے رب عالم کوئی فریب نہ رہا
 وحی کہا گھر غیبوں بیٹھا رو رو نظر گوارا یا
 پچھیا کیوں پکڑیا اس نول اللہ پاک غفاراں
 حضرت پچھیا غم تھیں رہ رہ باپ میرے تھکے
 کہا حضرت نہیں مضائقہ جس تھیں ہو سوا یا
 خلعت بخشی ساقی تائیں درجہ اپنا پایا
 ساقی بھلا کون چھوڑاوے بغیر اللہ کس پارو
 کرن کر وین عبادت ربی مسلم ہون نہراے
 آوے جاوے میر نہا کے قید کرا پچھناوے
 ست کمزور جو ست فریب نول پکڑیاں کھایاں
 خشک گیاں کھا ہریاں تائیں یہا نشان ذریاں
 خواب بخونی سن کر اکھن شاہا سمجھ نہ آوے
 باجھ گناہ اک قیدی بندہ بندہ پاک الاہا
 سارا شاہنشاہ نول کہندا یوسف مرد کمالا
 کریں آزادی مرد سچا نول قیدی بن تقصیراں
 بھل گیا پیغام تسا ڈا ہو گئی غلطی بھاری
 دوس نہیں مرنیرے کوئی بات نہ لاون قالی
 کہندا خواب تعبیر جو سچی مینوں اکھیاں پارے
 خشک بالیں ست ہریاں نشان کھان نظری ہا
 حضرت کہا ست برسوں فصلوں تو داناں جو ہرا

پھول قحط پورے ست برسوں خلقت علیہ السلام سے
 پھر لڑا یا بہتی محنت برسوں ست کراؤ
 سمیت سٹے سے دانے رکھو گلے نہ کھیرا کھلے
 شاہ ریان تے مصری لوکان سن حیرانی آئی
 کہن گناہ گناہ بھری دارا کیوں اس پایا
 شاہ شاہ کیا کڑھ قید و ناس میرے لے آؤ
 حضرت کیا عزیز و مناؤل با بھونہ ہرگز جانوں
 ساقی واپس آکر شاہ نول باتال آن سنایا
 چھپا شاہ نے کیا حقیقت تسان لطف پھلایا
 سمجھ بی حق ظاہر ہو یا کہندی یوسف سچا
 عزیز دینا دی گل سن کے ہوشمند چھوڑے
 حضرت کیا تحقیق اس کارن کیتی خاوند جانے
 خیانت کرے جو اللہ اس دی کدی پوری پائی
 رحم کرے رب میرا میں پدھرون بخشن والا
 مختاری ملک سائے دی غلیوں سے کر پھر فرمایا
 حضرت کیا میناں شاہ نے غلہ جمع کرایا
 تاج شاہی رکھ حضرت کے سر میںیوں تخت بٹھایا

جو سب عمروں جمع رکھایا کھانے سے مہربن پائے
 جمع اتاجوں کتی عمر جو برسوں ست شکھاؤ
 تعبیر جو حضرت یوسف دینی ساقی جاسٹے
 اثر ہو یا اس بالوں شاہ نول یوسف خبر بھپائی
 ساقی گزریا حال کل شاہ شاہے سنایا
 ساقی آن کیا پل حضرت عزت وافر پاؤ
 کس گناہوں قیدی ہو یا تحقیقات کرانوں
 زینجا بی بی ہمراہ زناں سب شاہ نے سدنگایا
 کہن عورتاں جاشا اللہ اس دچہ عیب نہ آیا
 دیکھ اس نل دل ڈولیا میرا پر ایہ رہا پکا
 نرت ہو یا و پو ایسے ٹم سے رہا زندہ دن نھوے
 خیانت خفیہ میں نہ کیتی خاوند مار پھلانے
 خود نول پاک نہ کہاں آمارہ نفسے کم بڑائی
 ملک ریان کہا تھدھو رہہ وایساں بہت کمالا
 بخوبی کم انجام پنچا میں دل میرے دھہ آیا
 لہذاک سال عبادت شوقوں شاہ شاہوں دست
 کار و بار تمام مصر و حضرت سے تھمایا

بیان بی بی زینجا ضعیفہ کی دعا حضرت یوسف سے عمر جوانی پاکیزگی میں آنا

اور برادران حضرت کا واسطے غلہ کے آنا اور بنیامین کو منگوانا اور ملنا

شہروں کل خلقت نے حضرت عرض سنائی
 جان پئی پھر مولیٰ تنی من گئے جساں کھانے

ست برس حال گزر مدھلے قحط مصیبت آئی
 چکارن بالینا الجمع سن کر حضرت دیوں دانے

اکثر لوگوں کی بات یوسف وی پاس زلیخا کرنے
 دولت ساری بی بی واری حضرت یوسف نامی
 دن تے رات کریدی زاری ہو گئے نین نابتے
 فرامی آتش وچہ جلدی دہندی حضرت کے دھیرہ راہیں
 سایہ شاہی حضرت یوسف گنتی وچہ نہ آئے
 چالی ہزار جوان سلخ پوش ساتھ حضرت جیے چل دے
 اک دن حضرت سیر کریند اس طرف لوں آیا
 توبہ کردی رب تھیں ڈردی سن کر دوڑی آئی
 تھنہ غم دائیں ضعیفوں تے پھر کریں دعائیں
 کہن زلیخا مل گیا اے کتھے حسن جہانی!
 فرمایا عشق مودہ داجے بھی بی بی عرض گزاری
 اتنی گرمی پہنچی چاہک تھو حضرت تھیں جھڑیا
 عشق میرے دے شعلے آتش اتریرے پر پایا
 دن تے لائیں عشق تیرے وچہ ہی غمائیے کہ نازل
 جھپٹے عشق نہ کے بیڑے وچہ اس گمن گہرے
 رب سکون حضرت یوسف گھوڑے تھیں لہہ آئے
 دین اسلاموں ہوئی مشرت بہر مومن دی مائی با
 بولی درگاہ عمر من سناویں وقت گیا تھہ آئے
 مائی عمر تیری وچہ خدمت میری سب دیہائے
 سن حضرت مہ نیوال کیتا وحی حکم لے آیا
 دو رکعت پڑھن شکرانہ سجدے کرن دعائیں
 جو چاہیا سوسلپ پایا مہر سجدے تھیں چائیں
 اٹھا مہر سجدیل ڈٹھا حضرت دافر حسن سوایا

ہال لیا ون وقت لگھاون کھاون ٹھکتے مہرے
 ہوئی محتاج ضعیفی حالوں ریہا نشان نہ دلاہوں
 بدن ہوئی کمزوری بھاری غم عشق دایسے
 دل دی اکتیوں بہر دم یوسف تکتے ساتھ لگھائیں
 باہر نکلن گھوڑے آپر لوک ہو دن مہر ائے
 چار ہزار کمر بند زریں ہزار عقلمند دل دے
 زلیخا بی بی میں جاگھ پوجا بت توڑ آیا
 کہے کریم ذرا رک جانا مجزول بات سعادتی
 گھوڑا گھرا لیا کر حضرت سکیاں جہول نہائیں
 برباد ہوئی وچہ عشق تیرے دے پھر بی بی فرمائی
 دیہ چاہک پھر حضرت دیکھا آہ بی بی نے ماری
 بی بی بولی اس آتش تھیں دل میرا ہے مٹریا
 ریہا چاہک تالو تھیں خود کساں از مایا
 سب ظہور تیرا ہی دیکھا اپنا آپ نہ پاؤں
 اہم موحانن جو پئے جاون روون رات سویرے
 ایمان لیا توں رب میرے پر پھر حضرت فرمائے
 کہن حضرت منگ جو کچھ منگیں دیسی ذات خدائی
 اڈ ہو عمر جوانی منگاں رو رو آکھ سنائے
 کراں عبادت پاک ربیدی نہ دم منائح جاسے
 کہہ دوست جو کہتا چاہیں پاک الدنہ ریا یا
 ایسے نہ سی مہر سجدیل چایا بی بی کو سے نہائیں
 کرے قبول لانا مال عرفیال پاک خداوند سائیں
 دیکھ صورت خود بی بی اپنی رب واسکر بجایا

ایمان ترقی اتنی پانی حضرت محفل سدا یا
 کہندی بی بی چھوڑی ویسا غیر ان تھیں منہ موڑاں
 عشق بی بی دادھائی کر کے حضرت سے دل آیا
 دن چالی وجہ اس فرقت سے حضرت وقت تکھایا
 پھر رب حبیب یوسف دی بخشی تے پھر عقد پڑھایا
 حضرت یوسف خاق الدول دھیان پڑا ہی صرے
 فقیر تھا جہاں صدقہ دیوں پاک بے تھیں ڈرے
 ملک ساسے وجہ پاس کسے سے درم نہیں تہہ آمدن
 بیجے سل غلام کینزاں غلے پاروں جسا دن
 پیلجوں سال مکان زمینوں پر بے دخل سدا دن
 سنویں سال بیویوں کھانے سے اہو کسب سے
 ہو جبران کہن ثناء ایسا سنیا تے نہ تکلیا
 بے صد گروا فکر خدادا آزاد کرے سب تائیں
 قحط اندر کدی نبی خدادے کھانا نہ رچ کھا دن
 ستویں سالوں دن باقی چالی مگر رہ گیا تھوڑا
 پچھلی راتیں زاری کر دے حضرت کہن الا ہا
 آیا حکم خدادند عالم تول اسے یار پیارے
 حکم ربے تھیں حضرت یوسف سب نول پیش بلایا
 پاک جمال پر حضرت یوسف مجھکھ پیاس بھلائی
 قحط گیا پیرا تھیں ساسے الہ حکم کماٹے

جلی چھوڑ حضرت نول پاسے حضرت نیر بلایا
 دل وجہ حب خدادی آئی مور نہ رہ گیاں لوڑاں
 حکمت ربی راز اس سے وجہ حضرت اکھٹا یا
 چالی برس نہ دردی بی نے میسی اتنا پایا
 ہوئی محبت اکو تھی نیک اولاد بھی جسا یا
 قدر مو اتنی حاجت منداں فروخت غلے کرے
 اک من غلہ دس دینارین مل قحط تھیں پڑھ کے
 دوجے سال بیویوں غلے سے مویشی بھی وک جا دن
 پوتھے سال سامان گھرا اندر حضرت پاس وکاون
 چھویں سال اولاد بہہ کرے کر دانے کھا دن
 با بچہ فروخت کوئی نہ ایسا جو رہیا وچ گھر سے
 عاجز خلقت حضرت ڈھکی آخر نہ رہ سکیا!
 ہو جو مل کسے دا میسی دتا نیر انہسا میں!
 رچ کھا لوال تال میرے تائیں بھیل مسکین نہ جا دن
 نانیوں تنگی خلقت آئی میر نہ رہ گیا بھورا
 بندے تیرے نایمل ہر دے میر یا شاہنشا ہا
 زخم کھائیں نکل دکھائیں رچ جا دن گیسے
 برکت والے مہرے اہرول ذرا نقاب اٹھایا
 گزر گئے دن چالی انوں ہوش کس نہ پائی
 بے شمار تاج ہر یا پھر ہر کوئی رچ رچ کھائے

شنام سرور چھوڑ سببوں خلقت چار چو فیروں
 نکلے لہین سرور چھوڑ اول ہر دم شنام سو فیروں

بھائیوں کا مصر میں آنا اور واپس جا کر بنیامین کا لانا پھر مصر کے کئی باب بولانا وغیرہ

حضرت یوسف یا بھائیوں غلہ کتنے نہ ہوس جاتے
بنیامین یعقوب نبی سے رکھیا خدمت کار سے
بھائی حضرت یوسف مصر کے داخل سالے ہوں
حضرت یوسف تائیں بھایاں ہرگز نہیں پھساتا
حضرت پھیا کون کوئی ہو کم کیا کیوں آئے
یوسف ہاں کفالت آئے تے ہاں قسط ستائے
حضرت کہا جاسوس تیس ہو میوں نظری آؤ
کہن بھائی یہ کار نہ ساڈی فرزند یعقوب نبی سے
حضرت پھیا کتنے بھائی تیس پڑتھیں سارے
تے اک عمر چھوٹی سے اندر کھالیا بگھیاڑے
کہن بھائی بیوطن مسافر کیا ثروت گزاراں
بھائی آکھن باپ نہ اس لوں کہے اسٹے گلے
حضرت کہا اک قید تہاں تھیں رکھاں گاسٹے
بھائی رکھ لیا اک حضرت باقی گھروں آئے
کہنا اک اک بوجھ شتر دھل سی بھائی لیاؤ
مک مصر تھیں بھائی چل کروچہ کنعانے آئے
ہو کچھ گزری سب حقیقت پٹیاں باپ سنائی
اک اک بوجھ شتر دانٹے سے زیادہ سانوں
جے نہ بنیامین جاوے گا لے نہیں اک دانہ
پھیں بھائی بنیامین حفاظت ساتھ رکھاں سال
سپرور پیری حافظا و ہر بات نبی فرمائی!

باپ حکم تھیں بھائی یوسف دانے لیوں آئے
باقی سے دس لے کر خرچہ ٹرپے مصر درباب سے
حضرت لوتے پھیاں سبھانوں جان پام کھروں
شاہ عزیز مصر داوالی ہوسا نہاں نے جساتا
شکل تہاری بہت پیاری دل میرے لوں بھائے
خواہش اناج خریدن ساڈی مطلب ہونہ کائے
دریافت کر سرحال ایٹھے داد دشمن خبر بتاؤ
دوست رب دا باپ اسٹا اسٹے نیک عقیدے
آکھن بارل ہے اک پھے پڑدی خدمت کائے
حضرت کہاں سند گواہی بات نہیں اہتہا سے
فرمایا چھوٹا بھائی لیاؤ اس تھیں سچ بتاراں
کر سال کوشش جے اوہ بھیجے شاید تیرے وتے
جاؤ اس لوں لے کر آؤ پورا پستہ بتائے
بوجھ شتر دا اک اک دتاتے حضرت فرمائے
غلام تائیں فرمایا حضرت پونجی بوجھ پھیاؤ
پھیا باپ مصر دا حالا بیٹیاں حال بتائے
خواہش بنیامین عزیز سے طلب دیکھن دی آئی
جے کہ بنیامین لے جا بیٹے کیتی عرض تسانوں
ہے عزیز تاکید کرائی خالی گھروں جانا
باپ کہا اعتبار تہاں نہ وانگ یوسف پھتال
کھو لے بھار جو قیمت لے گئے بھاروں ملل آئی

آکھن بیٹے آبا پونجی آگئی واپس مڑ کر
 اک اک بوجھ اوتھوں ددھ پائے بنیا بن گیا
 عہد خدا دادے فرزندال حضرت ہاں کرایا
 جاون لگیاں نبی اللہ دا فرزندال فرماندا
 پونجی واپس لے کر جاؤ شاید بھیل کر آئی
 فرزندال توں ٹورے نمبر کر دے گریہ زاری
 کٹ مسانت بعد وناں کچھ وچہ مہرے آون
 جھک بھایاں نے ادب بجایا حضرت یوسف لگے
 چھپا حضرت جو پونجی بھجی بھایاں پیش ٹکاٹی!
 نوکر کھانے قسم قسم دے دسترخوان رکھا وں
 بنیا بن کیلا بیٹھا کر دا گریہ زاری
 بنیا بن کہا اک بھائی ماں میری دی جایا!
 یوسف ناموں بھایاں کہا کھالیا بگھیاٹے
 بھایاں پاسوں لے اجازت آکھن آہل کھائے
 نغمہ تھہ اٹھا کر حضرت جان منہ اندر پایا
 چھڑک گلاب اٹھایا حضرت کہا ہرگی تینوں
 دیکھ تسال بیہوش ہو یا میں دیوں وانگوں بھائی
 بنیا مینا توں میں بھائی بھایاں کار کماٹی
 سن حضرت تھیں بنیا بنیے فیسہ بیہوشی آئی
 بنیا بن کہا وچہ بھول تیر لول کر دا زاری
 روتھیاں بن نابینے ہوئے تلخ ہوئی زندگانی
 پھر حضرت سب بات بھایا ندی بنیا بن سنا وں
 تے پھر جاون کھو ہے اندر لکالیا پھر کرواناں

طرف مصر دی غلے کارن چلے جائے پھر ٹرکے
 کہا یعقوب نبی نہ بھیجاں جے نہ قول کرائے
 اللہ حافظ بنیا بنیے یعقوب نبی نہ مایا
 اکٹھے نہ دروازہ لنگھو شفرق ہو یوسف نامدا
 ایہ نہ رکھن ردا اسانوں توکلت علی اللہ فرمائی
 اہل کنعانی بھی سب روون مل مل وار واری
 میاں خیرال حضرت یوسف خوشیوں بول سنا وں
 دستار خلیل اللہ دی دے کر باتاں کرنے لگے
 غلاموں خورش کھلاؤ اعلیٰ حضرت بات سنائی
 مائی جہئے دو دو مل کر گے حکموں کھا وں
 حضرت پھپھیا توں کیوں روئیں دس حقیقت ساری
 مینوں یاد رہے ہر ویلے اس دے ہجر روایا
 جے اج ہوندا مل کر کھاندے غم حسد انت مائے
 کھان ہانے ہورس قلنے کہندے ڈیر لائے
 بنیا بن دنوں دی چکوں ہو بیہوش سدا یا
 بنیا بن کہا پت بنیاں ہرگی پوسے نہ مینوں
 نام یوسف کلم ہو یا میں تھیں روواں سپہ جدائی
 چھوڑ شمال توں گئی جدائی من رب خوشی دکھائی
 ہوش آئی تال حضرت یوسف پیروی خیر چھپائی
 بیت الخیران عبادت اندر اس نے عمر گزارے
 حضرت یوسف کر دا زاری سن کر درد کہانی
 لے جاون حال پیو تھیں مینوں ٹاٹدی مار کر اوں
 بھایاں دیکھ تھہ اس دے ملیا مصر کاناں

دے مصیبت تخت بہا یا میرے المد میتوں یا
 پاس رکھاں کر جیلہ تینوں موج خوشی دی مانی
 اک اک شتر لدا کر غیلوں رخصت حکم کرایا
 اک منزل جاں گئے گبرے مگر غلام دوڑایا
 صاحبزادے کہن پیالہ ناپیں اسال چھپایا
 دیو اسال غلہ ضامن ہو پھر کہن نبی دے جانے
 ایتھے چوری کرن نہ آئے پہلے چور نہ ہیسال
 کہن ہتر اس پکڑ لے جاؤں دے بو بھول پاؤ
 حضرت یوسف بیٹو تھیں چوری وسید تاسی بھال
 شریعت نبی یقور لول چورے رکھاں سال سنایا
 پیرا وہ بیمار اہاندے دیکھے بیانیے اگون یا
 پیالہ شاہی نکل آیا سارے واپس آندے
 کہندے شاہ عزیزا تیرا احسان اسال پر بھارا
 لے جائیے اس پاس پردے من شاہان فرمایا
 کیتا خود اقرار تال لے پور جو پکڑیا جائے
 تال کہا پیغمبر زادے سرد بھلے اکھراؤ
 کہن شاہان سچ کہتا تیرا عجب نہیں اس چوری
 حضرت یوسف دل و چہر کہا ظاہر نہا کہ سنایا
 کہن لگے اے شاہ عزیزا اس دا بڑھا آبا
 دیکھے ایس احسان کریں تول پھر حضرت فرمایا
 با بھول چورے پکڑال ہر لایہ انصاف کہا لال
 کہن لگا اک باپ اسال تھیں عہدالمد واریا
 میں نہ جاسال آپر کر چکر لکھیا یا پ نہ میرے

بات نہ بھایاں ظاہر کرنی کراں تا کیدال تینوں
 کھانا کھا لے ول بھایاں تن دن رات دہاڑ
 پیالہ چاندیوں بھرت جواہر بھار بھائی دھہر پاپا
 آکھیس شاہی چور تیں ہو پیالہ تال چھپایا
 کہے پیالہ دیو جے غیلوں لسی شتر لدا یا
 معلوم تال لول قسم المدی شرارت کرن آئے
 کہا غلام ہتر کیا نے ہوئے جے چھوٹھے کہاں
 شریعت ساڈی اس خطاؤں ایہا خبر کھاؤ
 بھائی رکھ لیا بھائی نے ذقے لاخطا یاں
 قانوں مصدا بھایاں تانیں حضرت نہ مبتلا یا
 بنیانیے بیمار ڈٹھا پھر ہسی سب دے بھول
 حاضر ہو دربار حضرت دے پھرا وہ آکھ ساندے
 من بھی سانوں بخش معافی کر ساڈا چھٹکارا
 حکم شریعت دین تال پر میں ہے عمل کرایا
 ہاس اودہ صاحب مال ہے گا سال اک قید ترائے
 پھر کیوں چوری کروا ساڈی کیا جواب بتاؤ
 پہلے چوری کردار یہاں اس بھائی اک ہوئی
 ہرے تیں خود المد جانے ہوئے تال بتایا
 اس دے با بھول رکھ کے تول اسیں جو گئے سبھا
 حکم شریعت دین تال اس پر عمل کسایا
 نا امید ہوئے پھر بھائی کہن صلاح بتا لوال
 گناہ پہا جو سہر کر چکے حال یوسف وایکھیا
 یا حکم کرے رب میرا جس دا بہتر حکم چور میرے

رہ گیا اور وہ چہرہ معروف بھایاں رخصت کروا
 بنیامین اسل دے کیسے بے توں چھوڑیا ناہیں
 ہوئے تیار لڑائی کارن یہود انہرہ مارے
 باقی بھایاں رہندیاں تائیں دے شکست وڑائے
 معجزات نبی دا ڈٹھا ہر کمزور کھلوانے
 حضرت یوسف کہیا بھایاں نول سمجھیا کساں ہوانول
 ماہتر ادیاں کہیا بیشک ایویں رب دی مرنی
 پیغمبر سیٹھے کر کے چھوڑاں حضرت کہندے
 دیا ہو داتے نول جانے کہندے میڈ نول کہنا
 ماہتر دے آئے گھر نول پیڈ نول حال سنایا
 اس چھوڑاں کارن لڑیاں فتح نصیب نہ ہونے
 اس بٹی دیاں لوکاں پوچھیں اس چھوڑاں چھوڑاں
 فرزندال تھیں سن کر حضرت کہن نہیں یہ بھاوے
 لے آئے گا شاید سب نول پاس میرے حق قبائے
 پھیرو امثہ انہندی طرفوں کہن یوسف انوسول
 فرزندال سن آکھ سنایا تم بے دی کھائیے
 ہلاک ہونوں گا یاد کریندا انہاں دوہاں تائیں
 بے قراری غم میرے دی پاک خداوند جسائے
 نبی یعقوب کہیا فرزندال محروم نہیں ہو جھاڑ
 نقل رہتے تھیں نا امیدی کا فر لوکاں تائیں
 یعقوب نبی پھر بیٹیاں دے تھو اک کچھ خط پچائے
 حضرت یوسف نول تھو پیو دامل بھائی کھواندے
 حضرت یوسف پیو دے خط دا نوڑا ہاب پچائے

اک روایت بھایاں کہیا شاہ عزیز ہما مردا
 لے جانواں گے سب آتیں تھیں زور دتا رہ سائیں
 چالیس ہزار بہادر جنگیال سن کر ہوش و سانسے
 خلیل السدی پگڑی حضرت یوسف پاس دکھائے
 حضرت یوسف پکڑے تھیں ڈاڈھے غابروائے
 اسل مقابل دانہ کوئی ہے پڑ زور وں شانوں
 پکڑے گئے تھو تیرے اندر سن لے ساڈی عمرتی
 نہیں تے ایس دلیری پاروں ایٹھے قیدی رہندے
 بیٹھے تیرے چوری کیتی پے گیا ایٹھے رہنا
 قید ہے بنیامین معروف شاہی جام چھپایا
 پکڑا یا سانوں شلہ عزیزے پیش زندگیاں کوئی
 تے ایرے قائلہ جس ہمارا ہے آئے ہاں سج کہساں
 تساں بتائی بات دلوں ہی ہن مبروں رہ آئے
 حکمت خیراں والا مالک جس مسلم سب حال
 سفید ہو یاں غم جس دیوں اکھتیں خوشیاں گئیوں
 ہمیشہ یاد رہے گا کردا یوسف آکھ سنائیے
 کہیا یعقوب نبی فرزندال کراں شکایت ناہیں
 میں جانا جو رہی طرفوں بھیدتساں نہ پائے
 یوسف تے بھائی اس دینوں جاتلاش کراڈ
 مؤمن مردم رحمت آساں رکھن ہر ہر جائیں
 پھر ہر رخصت پیو دے پاسوں وجہ مہرے آئے
 حضرت یوسف پڑھو کر خط لوں گریہ زار کریندے
 یعقوب نبی پڑھو خطے وچوں لڑ یوسف ہالے

گھلایا پھر خط قاصد سے ہتھ مکھیلائے فرزندوں
 بے خط بھائی کہن حضرت نول غریب اس میں پر دیسی
 اسیں آئے گھر والے ساڈے مکھیفان اولن بڑیاں
 ظر پورا دیر خرایت شاہا عجز سنایا
 حضرت یوسف نے فرمایا جہاں تسان سمجھ نہ آئی
 کہا انہاں کیا صح تو نہی میں بھائی یوسف آیا
 تحقیق خداوند ابرا ساڈے بڑا احسان کرایا
 حضرت یوسف تھیں سن بھائی کہند قسم غفاری
 جو قصور گیا ہر ساتھیں بخش قصور ساڈے
 بخش دیوے رب پاک ہر باں ہر باں سبھاں تھیں
 کس باعث تھیں پیوریاں اکتھیں چھوڑ گیا بیٹائی
 حضرت یوسف کہن بھرانوں لڑو گرتے جاؤ
 باپ آفے خود مینا ہو کرتے سب کنبہ آئے
 بھائی چھوڑ مصروف وطنان خوشیوں قدم چلئے
 کہونہ بڑھا بہک گیا لے یوسف دی پا نوال
 بعد خبر لے آیا قاصد گرتے منہ پر لایا یا
 فرزند نبی کٹھانے آئے آپیغام سنائے
 اول الہیت نبی لے ساری طرف مصروفی جادون
 رستے وچہ یعقوب نبی نول جو ملے فرماون
 سننے والے کہن اسیں ہاں ساڈے اسد بڑے
 حضرت یوسف اس تھیں پھول ہمراہ شکر آئے
 دل مل وچہ مصروفے آئے لیکے مال پیڑتائیں
 سجدہ کرے سکے بھائی حضرت یوسف آگے

کر و منت جاشاہ عزیز سے بھائی چھوڑاؤ بندوں
 کر کر یاد بچر وچہ اس ڈے بڑھا باپ رسی
 کتھماں ہدیہ پیش جو کیتا دیویں جنساں کھریاں
 بیشک کرن تخرایت جیڑے پاون اجر سوایا
 تسان کی کیتا ساتھ یوسف نے نالے اس ڈے بھائی
 حضرت یوسف کہا میں یوسف بھائی پاس بٹھایا
 جو پر ہیز صبر تھیں کر دا کرے نہیں رب ضائع
 رب پسند کیتا ہے تنوں ابرا ساڈے سرداری
 حضرت کہا الزام نہیں کچھ ابرا ج تسان ڈے
 میں قصور تسان ڈے بخشے ملاؤ باپ اسان تھیں
 آکھن گرتے تک تیرا رو رو نظر گواٹی
 آفے نور نظر وچہ اس دی جا اکھیں پر لاؤ
 اعلیٰ قسماں کیڑے کھانے دے رخصت کروائے
 تے یعقوب نبی گھرا پنے اہلاں آکھ ستائے
 سن اولاد کہے نول وہی رب دی قسم اٹھانوال
 ہو بیٹا کہہا جو میں جانا ساڈے تسان نہ آیا
 پیو جی حضرت یوسف سب نول اپنے پاسن ملئے
 ہمراہ سب شکر حضرت یوسف راہ وچہ پٹتے آون
 وچہ تسان ڈے یوسف میرا ہے یا نہیں سناون
 سوار اسی ادٹھاں پر گرتے اچھال نول سر کرے
 باپ بیٹا پھر ملے جدا یوں منجول مینہ برسائے
 بٹھایا ابرا تخت دو ہاں نول کیتے فرض ادا میں
 حضرت یوسف کہے پر نول پنے خواہوں ج لگے

ادہ خواب میری رب سچ کرائی بہت احسان کمائے
 کر کے فضل ملایا تینوں میرے پاک خدا سے
 رب میرا تدبیروں کر داجو کچھ کرنا چاہا ہے
 ہدیے اہل مصر تھیں پائے بھائیاں باہجہ شماروں
 بھائی حضرت یوسف سندے کہندے باپ پیالے
 کہا باپ قریب وقت ادہ میں رب تھیں بخشا سال
 یعقوب نبی پھر حضرت یوسف کہا بر خود دادا
 میرا بچہ وسیلہ منگن معانی تیرے کو لون !
 حضرت یوسف کہا آبا میں بھائیاں پر راضی
 بخش گناہ اولاد میری دے توں ہیں بخشنہارا
 اس تھیں بچوں کم خدا تھیں نبی یعقوب نے تائیں
 حضرت یوسف کہا تمہارا تو ہیں میرے تائیں
 زمین آسمان خالق توں، ہی توں ہی دوست میرا
 نیک بختیاں و چہ واریں میںوں اے میرے بسائیں
 پدہ و فاتوں برس چومی جاں حضرت یوسف گزرے

کر کے فضل نکایا قیدوں شاہی تخت دو اسے
 میرے تے دج بھائیاں شیطان تھکڑے بہت کمائے
 خبر داد ادہ حکمت والا سو شاہاں دانشا ہے
 دین اسلام ترقی پائی برکت نبیاں پادوں
 تقیر معات کراؤ ساڈی گناہ کما سے بھارے
 نہر بانی تے بخشش والا اسدے در دیاں آساں
 راضی ہیں یا نہیں بھائیاں پر حال سنا توں سارا
 خطرہ پیا انہاندے تائیں خوف قیامت ہولوں
 دعا یعقوب نبی پھر کیتی لے میرے رب تاضی
 کراں دعائیں فضل کریں توں لے ستار غفار ا
 فانی ملکوں طرف بقا دی لے گیا خالق سائیں
 بخشیا علم تعبیر خواہاں دانے حکومت جائیں
 دنیا اتے قیامت ہر جا فضل چاہی داتہرا
 نتر سالوں عمر ہوئی کسی پشیاں قبول دعائیں
 حکم خدا تھیں دنیا آوں چلے گئے بے عذرے

بیان اصحاب کہف

شاہ بڑا تے لشکر بھارے رقبہ رب بڑھایا
 سن کر دنیا نوس لڑائی لشکر حکم چڑھایا
 دقیا نوس فتح ہتھ آئی اولاد اس قید کرائی
 دقیا نوس خدا خود بن کر پوجا پیا کرائے
 رب العالم سرور تائیں، وچہ سر آن بتایا
 کریں خلاص خدایا قیدوں کر نیاں کر دم نگائیں

شاہ اک روم ولایت اندر دقیا نوس سدایا
 اک دن اس نے خیراں پایاں شاہ اک لڑنے آیا
 جو شاہ لڑنے کارن آیا موت لڑائیوں آئی
 پنج بیٹے اس شاہ دے حسین خدمت وچہ لکھائے
 کہف اصحاب ایہا شاہنزا دے قصص نبیا وچہ آیا
 قائم دین اسلام اپر دکھ کرن جو ان دعائیں

آپس اندر اک دن انہاں ایہ صلاح بنائی
 کہ جیلہ کچھ نکلے ایتھوں جائے ہو۔ میں جانی
 وچہ چوگان جائے شاہ کھیدن ساتھ اسان لیجئے
 ملیا وقت گئے جاں کھیدن دالور اتیں جانڈے
 بعد ملن کھیں پھراو پھین جاڈ کیت عزیزو!
 کہن عیالی کون خدا ادو جس دی طلب تسالوں
 جس نے ملک عدم کھیں سب لوں ملک جوڈے آندا
 ہمراہ چلے بکریاں چھڈ ساتھ کتا بھی آئے
 پاسبانی پھر بکریاندے مالان کتے تائیں
 کرے دعائیں یارب سائیں طاقت دیدہ گفتاروں
 امت مارو میں غابز تائیں میں کھروں بیزادی
 بات گتے دی کہت اصحاباں اٹھ دلاں پر پایا
 آپہاں اندر اک غارے کہن ذمہ دم لایئے
 کہت اصحاب گئے وچہ میندہ پاک رے فرمایا
 رب فرمایا فیر اٹھا کر انہاں جسے بتائی
 تیشی مدت میندہ ہے اوہ سمجھ آپس وچہ جان
 جس جگہ اوہ خواب کریندے غارہ مو نہیں پر آئے
 آکھن ایہ تین چوٹا کتا لکھیا وچہ قرآنے
 ست بندے اک کتا انہاں ایویں لکھیا پایا
 پچھے اک انہاں کھیں انہاں پھیرے مدت کتنی
 پچھن والا کہے تساڈا جانے اللہ تعالیٰ
 میں بھیجو اک شخص شہر لوں لے لے و پیر جائے
 اک انہاں کھیں کھانا ایویں جاندا وچہ باز لے

شاہ ملعون ستاوے سالوں دعویٰ کرے خدائی
 رب جو ہے زمین آسمان واکرے پوجا بھائی
 شام قریب اسیں اس جاؤں جائے متے پکائے
 صبح ہوئی چند بندے ڈٹے بکریاں چرواندے
 کہت اصحاب کہن راہ دیدے جائے اہل تیزو
 کہن اصحاب جو سب واخلق دے ہدایت سالوں
 تروں عیالی سن خوش ہوئے سچا سخن انہاں
 کہن کتے لوں دور مٹاؤ بھونک متاں پکرائے
 زخمیوں زخمی کتا کیتا مٹے نہ اوہ پچھائیں
 طاقت بات کرن رب دتی کتا کہند ایاں
 جس خالق دی طلب تسالوں میںوں بھی حسب بھاری
 کر کے رحم اٹھایا کاندے ساتھ پیار رکھایا
 کر کے سفر تھکے ہاں یاد و نیز کھری پل پائے
 پردہ گوش انہاں پر پائے کئی برس سلا یا
 کرن معلوم جو کس فرتے لے بدی یاد رکھائی
 دقیاوسی لشکر انہاں ہر ہر طرف ڈھونڈاون
 فضل رے کھنیں غارہ اس دامنہ سولہ کیری ہو جائے
 کہن ایہ بھی بیچ چھواں کتا کون خدا بن جانے
 تیں سو بوندے پچھ چھوے خواہوں رب اٹھایا
 لگے آکھن کھٹا اک دن کھنیں یاد ہے دن جتنی
 جتنی دیدے وچہ خوابے ہو کی جانے حال
 ایسا جٹے کوئی خبر نہ پائے لے کر کھانا آئے
 دقیاوسی دے لے پیر و تیاں دیو پکندے

دیکھ دو پیہ نان بائی نے اس لڑاں اکھ سنایا
 دیر بڑی کھیں دقیا لوسی گیا گذر زمانہ
 نہیں تے شاہ دے وچہ حضورے میں تینوں لہیا لڑاں
 کہتے اصحاب ہو یا سن حیراں اپنا حال سنایا
 بادشاہے تنگا کر اس لڑاں کیہا سنالو میں حال
 کہے میں چند بندے دوئے چھپ وڈیو چہ غاہ
 کھکیاں نیند پٹی اس لڑاں ہاں اچ اٹھے سارے
 ڈر دے مادے چھپ چھپ کے میں کھانا لیون آیا
 اصل حقیقت اللہ جانے میںوں سمجھ نہ آئے
 حیراں ہو یا سن شاہ گل اندی کہے دینی علما لڑاں
 جہاں پناہ شاہا ایہہ سچا عرض علما لڑاں کہتی
 زمانے پھلے گذر یا ادہ شاہ کتاب تالیٹھے پڑھیا
 اسوارہ باشوکت ساقفی ہو کر ساۓ اس کہتے اصحابے
 جہاں نزدیک آئے سب غلے کہتے اصحاب پکا کے
 دیکھ تے لڑاں زغم کھا ون جہا پہلے سمجھا لڑاں
 کہتے اصحاباں پاس گیا پھر کہتے اصحاب پیارا
 مر یا دقیا لوس مدت داد تیا چھوڈ پسا
 کہتا میں دل جوئی کر سناں کہ سناں قلد تمہارا
 کہتے اصحاب کہن دل سارے خواہش نہ دجوئی
 اگو خواہش پاک خدا دی دل اس دیول لایا
 ظاہر نیند تکن دل اللہ تیک قیامت تائیں
 بادشاہ ماہر کھڑا اڈیکے کہتے اصحاب نہ آیا
 واپس آفسوسوں کہند انظر نہ پیٹے پیارے

و فن زمینوں دقیا لوسی تده خس زمانہ پایا
 دیرہ حصہ میںوں بھی اس کھیں لبھا جو خزانہ
 تیں کھیں چھینے کل خزانہ منیں سچ بتا لڑاں
 صحیح ہوئے سن ایہہ گل بندے شاہے خبر پچایا
 کہتے اصحاب سنایا حال گذر یا اپنے داللا
 ظالم دقیا لوس شاہے کھیں ہو عا جز بیچارے
 اکھدیاں سادگی بھکھ ایہہ خوف ظالم دامارے
 لے کھانا میں دیاں روپیہ انہاں شود مچایا
 اک گھڑی کی نیند قادر قدرت کھیل بنائے
 دقیا لوس زمانے کس وچہ ہو یا تے ساں کچھا لڑاں
 ظالم دقیا لوس کہلے خدا خود ہی بندہ تیتی
 اصحاب کہتے دی بات شاہے لڑاں تہڑا ہی کریا
 دیکھن آیا انہاں تائیں لہے مدت جو خواہے
 کھڑو ددہ جو یاد تہارے دیکھ نہ کرن گذرے
 خوب تسلی کر کے انہاں فیر تے ساں لے جہا لڑاں
 کہے شاہنشاہ ملنے آیا حال بتایا سارا
 بادشاہ مسلم عادل ہے من جو غمخوار ہمارا
 کرو صلاح کیا ہے مرضی دیکھن آیا پارا
 ہی نہ حاجت کھا ون میںوں غرض نہ دنیا کوئی
 کہہ ایہہ بات پیٹے دچہ نیندہ شیراں کھیں چت چایا
 گم ہوئے وچ لڑا ہی ہو نہ نہ ہیاں چاہیں
 دیکھن غارے جانا چاہیا نہ کدھر سے راہ پایا
 عبادت گاہ اک بستی اندر پاس بنائی غارے

سورہ عالم لوں رب العالم خبر قرآن بتا سٹے
 ڈھلے سے سورج دی دھپ غلڈوں بائیں جانب
 امن امان وچ غار میدا لے قدرت رب دکھائی
 جس گمراہ کرے نہ کوئی اس لوں راہ دکھائے

دیکھیں توں دھپ غار اس کو لوں دہنی طرفں جائے
 دگر می نہ سردی انہاں کسے بہارے لگے
 جس ماہ دیوے سنی تعالیٰ اس نے ہی راہ پائی
 پاک خداوند جس پر راضی اس نے رتبے پائے

بیان حضرت شعیب علیہ السلام

شہر مدائن دے وچ آئے نبی شعیب پیارے
 نعلق آواز نہایت شیریں صورت خوب اجالی
 حضرت صالح دی اولادوں نبی خدا لے آئے
 قوم انہادی لوں اندر بڑا اندھیر مچایا
 حضرت ساکھ زبان سیلی روز بروز ہٹا دن
 جھگڑن ساکھ نبی دے آکھن تیرا دغل کیا تی
 واحد ذات لے پر انہاں نہ ایمان لیاندا
 تنگ ہو کے پھر نبی اللہ دے رب لوں عرض سنایا
 حضرت جبرائیل فرشتہ آیا حکم جہادوں
 لے جاہل ایماناں تائیں حکم خدا و آیا
 امت لے کہ نبی اللہ دے شہروں باہر سدھاندا
 غضب اللہ دے لپوے نساں پر کہندے نبی غفاری
 لے پیغمبر اہل ایماناں جدوں شہر کھپیں جاندا
 سن آوازہ تہر کفاراں جاناں نکل سدھایاں
 کل اچھے ہن کرن نچولاں اچ کیا سر پہانی
 مان کیا پھر اس نہ ندگانی کہ لونیک کمایاں
 اوہ فائدہ پا دن والے جو کجھے سمجھایاں

صلت جنہا ندی وچ اصحاباں کرے نبی ہمارے
 حکم سنا دن خاص رہا تا حضرت و صفت کمالی
 وچ قرآن مبارک جس دے اللہ حال سنائے
 تکراری دے دی ہتھ پھیری خدا د انون بھلایا
 حکم خداوند جنو نکر آوے ساکھ تاکید سنا دن
 جنس ہمارے لپوے پیاری تیرا کیا گیا تی
 ہا سے کھٹھے وقت لنگھاندا تنگ نبی لوں آندا
 مادہ عذابوں انہاں تائیں جنہاں ظلم کما یا
 دن دو جے لوں وقت فجر دے ہوئی تہر تہاروں
 دوہیں جہانیں اہل ایماناں کران کریم داسا تہ
 ہن ہن کافر کہن نبی لوں چھوڑ گھراں کیوں جانے
 نافرمانوں دیکھو جلدی مرسو ساکھ خواہی
 آیا جبرائیل الہوں سخت آواز سناندا
 آگ لگی سب مال اسباباں چیزاں سب جلا یاں
 پاک قرآن بتا دے خبر ان کی دنیا نہ ندگانی
 موت انہاں دیوں سجھاں پاؤں خبراں غیب سنایا
 تو بکر و معانی منکر مشکل سہن سزایاں

اپنا آپ سمبھال یوسب عاجز کہے سنا کے
 حیوان اسباب تے فصل مکاناں کوئی نشان نہ پایا
 واہ سبحان اللہوے نعرے مومن دیکھ لگاؤن
 پالیں ساڑوں پالنتہا سے کہیں غریب تواری
 دیہہ حیاتی باہجہ کفاراں سب چیزاں پھر پائے
 کھیتیاں باغ مکان اسباباں پاؤن پھر انعاماں
 دنیا دل لڑوں مول نہ بھاؤے لگی عشق بیماری
 بل مینوں بل مینوں یا اب ہر دم عرض سناؤے
 غیراں دیکھن طلب نہ حاجت باہجوں حق نطائے
 ادہ بھی پہلے وانگر عشقوں رو روڑے لایا
 دیدے اندھے روشن ہوئے نظر سبھا شے آئی
 اے رب باہجہ دیدالتیرے بن نہ پکڑن تسکینے
 تیرے پاک جمال بغیروں مزہ نہیں زندگانی
 خوش خبری وچ دنیا دیواں صبروں اجر سوا یا
 ترس ترس کے دیکھن کارن عمر گئی ہو پوری

کہن تھوڑے لڑوں سمجھ بہتا کن دلیدے لاکے
 حکم خدا کھیں لے کے مومن نبی شہر سٹرا آیا
 چیز کے نہ رہی حیاتی مردے نظری آون
 کیے دعا پیغمبر یا کہ کچھ لیلہ سازی
 کتھے رہے باہجہ مکاناں کھائے کیا کما پئے
 دعائی تھیں پاک خداوند زندہ کرے تماں
 اپنی وچ زندگانی حضرت کرے رہندے اری
 وصل الہی باہجہ لے لڑوں ہوا نہ ہرگز بھاؤے
 اکھیں لڑکیتا قربانی خاطر دید پیار سے
 پاک خداوند نیر دوبارہ لڑا اکھیں وچ پایا
 بھی وادی لڑا الہی کیتی بخش عطا ئی
 پھر بھی زادی کر کے حضرت کینے مین تا مینے
 جتنی وادی کہیں عنایت ہو جاسن قربانی
 ملے دید ارحمت وچ تینوں حکم الہی آیا
 طاقت صبر نہ اکھیاں لکھن باہجوں دید جنوری

بیان حضرت یونس علیہ السلام

آباد بستی دیاں لوکوں دیوں حضرت یونس کن دن
 قوم اس اندہ حکم میرے لڑوں ہر ہر جاسنا میں
 بالکل اثر ہدایت نہ پاؤن ہر حکموں انکاراں
 بھیج عذاب ایہہ قوم انکاراں ہرگز ناہیں ڈرے
 سمجھے رب عذاب کریگا انہاں چھوڑ سدھایا
 مالک نام فرشتہ دو زرخ اللہ حکم سنایا

مومل ساٹھ تعلق بستی بینوا اک و ساون
 بھیجیا پاک خداوند عالم حکم پیغمبر تا میں
 نبی الہی حکم الہیوں نصیحت کرن ہزاراں
 ہوا آندہ نبی الہی عرض خدا لڑوں کر دے
 قوم اس تا میں نبی خدا دے عذاب آوے مایا
 رب العالم انہاں تا میں عذاب نشان دکھایا

جے میں پاس انہاںدے جاساں مینوں بھوکھا جاشن
 بہتر پاس نہ جالواں انہاں دل حضرت دے آیا
 میں عذاب اللہ ہوں انہاں روزہ بردہ ڈر اندا
 رنج نبی و حج حکمت رب دی نہ کوئی حکم پچھایا
 دریا آپ جہاں حضرت یونس شہر دیوں سی آیا
 دیدیا پتن کھیں چند سوداگر کشتی دیوے بھندے
 دریا و چکانہ ٹردی کشتی نہ آدا نہ پاروں
 نسیا میں ہی کہہا حضرت خود ہی کرن پکارے
 چہرہ تیرا دے کے لڑوں ہر خوبی کھیں پاکی !
 نبی الہی کہن انہاں لوں کہنا میرا مالوں
 ملاح حضرت دی بات نہ منن قرعہ بخوم لگاؤن
 تن دفعہ آزمائش کیتی تام نبی دا آیا
 وحی کرے رب بھی تاہیں نکل حکم کھیں جان دی
 کرے ملامت نفس اپنے لوں یونس نبی دا بانا
 بھیجا حکم بھی لوں خالق کھا لوں سمجھ نہ کھانا
 ذہ جتنا ضعف نہ پہنچے صورت اسدے تاہیں
 چھی حکم خداوند والا پودے طود سجایا
 پیٹ اتل دودھ ماں بیٹے کھیں کرے حفاظت تودی
 نازک صاف شیشے دے وانگوں پیٹ بھی بکرا
 یادالاہوں نہ دم غافل کیتا نبی خدا شے
 وچہ قرآن خدا فرمایا تسبیح ذکر پکارے
 سبحانک توں پاکیزہ اسے رب پاک جہاناں
 رب فرمایا پیٹ بھی کھیں پہلاں بھی اوہ میری

مول عذاب نہ پایا انہاں ایہہ تاں خوشیاں مانن
 اس توبہ کھیں لاد خداوند نہیں سی حال بتایا
 آیا رنج نبی دے دل لوں واپس چلیا جاندا
 پاک معصوم پیغمبر اپنا وچہ آزمائش پایا
 سورة الصفت دے اندر اللہ ذکر سنایا
 چڑھیا نبی اللہ دا کشتی ملاح سوالاں کہندے
 خداوند اپنے کھیں کوئی نسا کشتی گھمن گھاڑوں
 کہن ملاح ہے قسم خدا دی ناہیں ظن تمہاں سے
 اللہ میں پر فضل کما شے بات نہ تینوں آکھی
 خداوند کھیں میں تسیا ہویا سچ ایہ بات پچھا لوں
 کشتی آپ جتنے بندے سب دے نام لکھا دن
 یونس نبی پیاسے تاہیں وچ دریا سٹایا
 پیٹ نبی دے آدن پاروں تیرا علی پاندی
 اسے نفسا کر غلطی دیکھی ملیا کیا طمنا !
 تیرخانہ ہے پیٹ تیرا ایہہ حفاظت ساتھ کھانا
 خوف خدا دے پاسوں بھی امن رکھے ہر جائیں
 خوردوں سوچیں اسے انسانوں قدر حیواناں پایا
 کدی نہ غوطہ پانی لادے لہر اچانت کہ دی
 نبی اللہ دا وچ دریا دے شان دیکھے دلبردا
 صابر شاگرد وچ رضادے پڑھا حمد شائے
 لادالہ الا انت توں معبود ہمارے
 انی کنت من الظالمین ظالم خود توں جاناں
 پڑھے نماز عبادت ذکروں کردا بجز گھنبری

تا بعد از حکم و ابدہ ہر حالت اذما یا
 جے نہ صابر ڈاکر ہوتا قیدوں میں نکالوں
 برکت شکر عبادت پاؤں بخششی جلد ہاٹی
 رہے بھی وچ تن دن آکھن بعضے ست سنان
 اصل تعداد خداوند جانے جس دے قبضے جانوں
 کدو میل وسیلے کارن فضلوں رب اگائے
 گوشت پوست تے تندرستی پائی نبی حقانی
 حکم سنا لوئیں کریں ہدایت اللہ وحی کرائے
 ایمان لیاسے لوئیں سردوں پھر بدی رحمت موٹی

پیٹ بھی دیوں پہلوں پھوں میرا حکم سجایا
 پیٹ بھی وچ تیک قیامت رہندا ایسے حالوں
 رب فرمایا انگلیا بھی جاں اسان مرقی آئی
 ہے مشہور چالی دن پورے وچ بھی لنگھ جاؤں
 تہی بھی لھتیں باہر آیا لنگھ پڑھے شکراناں
 سردی گرمی کھیاں پاسوں امن امان دکھائے
 لکھ بندے لھتیں بھی زیادہ وحدت جاسکھانی
 مینو اشہر ہویاں جانبراں بسٹھے ملنے آئے
 دوہیں بہانیں ناٹیرے پائے غمی نہ رہ گئی کوئی

بیان حضرت ایوب علیہ السلام

اللہ اپنی قدرت بیستی نبی ایوب پیارے
 کھینتی بارغ مجھیں تے گائیں مین اوتٹ قطاراں
 نبی السردے دنیا طرفے کدے خیال نہ پایا
 محتاج یتیم مسافر بوہ اپنا مال کھواتدے
 نبی اللہ واکرے عبادت حسدوں شیطان بظنا
 ایوبی لؤل دنیا تے بہت کینتا خوش حالوں
 کی ہو یا جے کدے خیرائیت تنگی اس لؤل ناہیں
 پاک خداوند شیطان تائیں تاں پھر سخن سنائے
 دشمن شیطان عرض کدیندا یہہ مینوں محتاری
 رب العالم نے فرمایا جاجیوں کدچا ہیں!
 دشمن دے ہتھ دے اذما یا واہ خداوند باری
 بڑی خوشی وچ شیطان آیا تا بعد از بلائے

دنیا مال تے عزت بیٹے اجر حیواناں سائے
 غلام کنیزاں مال اسباباں دتے باہجھ شماراں
 دن تے رات عبادت اندر نہ دم غافل آیا
 کھوہ مسجد تے لنگر خانے بہت جگہ ہوا ندے
 کدوا عرض جناب اللہ دی و دوہی جو پڑھدا
 مال دولت دی کی نہ کافی عزت عیش کمالوں
 کی ہو یا جے کدے عبادت زور دتا رب مائیں
 ہر حالت ایوب پیغمبر میرا شکر بجائے
 آزمائش کدساں نبی تیریدی دے مصیبت بھاری
 ظاہر والی نعمت ہر پر ویکھ لوئیں اذما ہیں
 واہ آزمائش دیوں والے نبی ایوب غفاری
 ہر ہر طرح دیہو نکلیقاں بدی یاد بھلائے

نفس شیطانی دشمن پاموں سنگین نبی پناہاں
 دشمن دے ہتھ تاہو اوناں ایویں سمجھ نہ آوے
 لڑ نبوت اللہ رکھا دخل شیطان نہ پایا
 پھر بھی محافظ ناصر خالق رکھے نبی دیاں شہراں
 رب دے بندے صابر شاگرد کھن بہت دلیری
 دکھ دیاں خبراں دکھٹے جانن بے درد ندا ہاں
 اونٹ نبی دے اکے دای بجلی مار مکاٹے
 کھیت باغیچے گرم ہوانے جل کر خاک کراٹے
 کی کی دساں سب چیزاں نوں موت حکم تھیں آٹے
 حضرت اکھن رب نے دتا او ہو مادن والا
 سخت بیماری غالب ہوئی طاقت بدن نہ بھوڑا
 پیٹے گٹے کپڑے بدلواوے پاس نہ بیٹھے کوئی
 قائم رہے نہ دین نبی پر بدظن ہوے سارے
 گھر دے حرم اجازت لے کر مایا ہرے لڑ جاوے
 سنیاں نبی اجازت دتی کہندی چھوڑ نہ جاساں
 تندستی وچ تساں سیوں کیتے عیش سناواں
 خدمت کرساں جتنی ہووے ہون نہ حق لویاں
 داہ سبحان اللہ کیا بی بی حرم ایوب نبی دا
 محلے والے نفرت کر دے اکھن سمجھت بیماری
 وچ گواندے رہن نہ دتا کدھن حضرت تائیں
 انویں اوہ بھی ہو تنگ اکھن بی بی انہوں لیجاوے
 دن سارا مزدوری کر کے آپ کھلاوے کھانا
 کیرا جھڈا خرچ گھراں دا ہوندا نہ ایہر تھوڑا

دشمن مہتھیں دے رب آپے آپ کرے خیر خواہاں
 سر پر آیاں سمجھن سارے فضلوں رب بچاوے
 ظاہر مال تے جسم نبی دا ہتھ اس دے وچ آیا
 ایہہ تکلیفاں نکھیاں ہو یاں وچ انہا ندیاں کراں
 کیا سناواں درد نبی دا نہ ایہہ طاقت میری
 اوہ جانے خود قتل ہو یا جو قاتل ترس نہ مارے
 اجر مالاں دھس کر جہن سارا ہی مرجائے
 لڑکے لڑکیاں کوٹھے کوٹھے کر نیچے گٹے دباٹے
 نبی اللہ صابر شاگرد دل غمی لیاٹے !
 لائتمتی حکم اسے دا غالب اللہ تعالیٰ
 جسم مبارک حضرت اندر پیپ لہو دا زور دا
 بد بو پاوے تنگ لوکاٹی کیا دساں کیا ہوئی
 اکھن شہروں باہر جانویں سالوں بدلواوے
 راجیما پوتی حضرت یوسف رہ گئی اک بتا دن
 خدمت کرساں تے دکھ جرساں محنت کراں کھوساں
 دنیا دین طفیل تیرے سب دکھ دیئے کیوں جاناواں
 جے تو راضی تے رب راضی گھوئی تیں کھیں سایاں
 افضل داد سے دی اوہ پوتی داہ واہ نیک عقیدہ
 اثر نہ سادے اپر پاسے اس دی ایہہ ازادی
 ٹاٹ لپیٹ نبی لوں بی بی لے جاٹے ہو کر امیں
 اٹھا بی بی پھر باہر لیجان دی رکھے دکھدی جچاویں
 آپ کھادے پھر فادغ ہو کر عاجز حال سنانا
 سب دن گندے وچ مزدوری ملے نام نہ بھوڑا

کیسی لکھی ماندی ہووے اپنا آپ نہ یاداں
صدقے تے قربانی جاوے منگے نت دعاواں
اک دن حضرت بیٹھے دیکھن کیرے جرمٹ پائے
کیرا اک بدن دے دچوں جھڑنہن پر آیا!
مرضی بہی ساکھ نبی جاں کیرا بدن لکایا!
اک دن بی بی دچ گماندے محبت کرنے آئے
شام ویلے اک شخص پکارے جے زلفاں کٹے لویں
مجھو دی بی بی کجھی حضرت فاقہ نہیں ستائے
دشمن شیطان آہی لوں بدطن بات بتائے
نشانی زلفاں کٹن والی پیا یقین دلائے
ہو روایت شیطان کیرا پھیس بدل انسانے
جلد شفا اوہ مرضوں پاوے موافق بہت دوائی
جھکی گئی نہ بات نبی لھیں جوش بدن لوں آیا
غیرت بات گئی دل اپر خدمت بھل سدائی
اج مرداوہ غیرت دل لے تھوڑے نظری آئے
ہن جے درد سینے دچ ہوئے لیا پون ٹرا یاں
صحت بیماری موت بھنا کجھ حکم لے لھیں آوے
ہر لکھن جاں بدن نبی دا کیرے کرن اضاعیں
خاص محبت تیری کادن دل میرا فرمایا
ہو لکھن شیطان نبی لوں ایہہ بھی آکھ ستایاں
دو شاگرد قریبی حضرت اک دو جے لوں کہندا
لے انصاف نہ سخی تعالیٰ پکڑے باہ بھوں عیبوں
بعضے تیراں بعض اٹھاراں کہندے سال و پھایا

خدمت نبی عبادت اللہ کردی ہو دل شاداں
لے اللہ دیہ صحت بیاماں تیرا نبی سچا لوں
ہیٹھاں اوپر اک دے پڑھ چڑھ گوشت کھا لہ
گوشت میرا کھاوون تیرا نبی بدن مسٹر پایا
ایسا کٹ کٹ کھاوون لگا سخت نبی گھبرا یا
کوئی نہ کاد کراوے اس لوں پیش نہ کوئی جاوے
زلفاں بدلے لے مزدوری میں تھیں کھانا لہو میں
کٹ زلفاں دوکے حوالے کھاتا نبی کھو آئے
تھر تھاروں ڈرے نہ ظالم نیکاں تہمت لائے
پاک گناہوں بی بی اپر نبی غصے ہو جائے
دیہہ ٹرا بے بیما خداوند لوں گوشت سوڑ کھانے
بات بی بی ایہہ حضرت تائیں آکر جردوں بتائی
درہ سو لگا ساں تیتوں جاں تندست سدایا
کھر کھر کنبے بدن مبادک دب دی قسم اٹھائی
حال زمانہ دیکھو غوروں مرد لوں بھوکھاٹے
حکم قرآن حرام بتاوے آکھن دیہوش تباں
ایمان و نجاوون کادن دشمن شیطان سبق سکھاوے
زبان دے لوں لکھ خدا یا حضرت کرن دعائیں
دد نہ بان کر بندی تیرا کیرے کرن نہ ضائع
سجدہ کہیں جے میرے تائیں جلدی طن شفا یاں
جے کجھ نبی گناہ نہ کردا ایہہ تکلیف نہ سہندا
سن کر حضرت کر دے زاری لوں جانے رب غیبوں
نبی اللہ اصا بر شا کر عبادت فرق نہ پایا

اسے اللہ سے صحت میٹوں عرض حضور سنا یا
 لٹری ڈین کرے لہر لہری رحمت بکھریاں لایاں
 جبرائیل خدا سے حکموں پاس نبی دے آیا
 ماہی پیر دو قسماں پانی حضرت نظری آیا
 گرم انداک غوطہ لایا پیندے ٹھنڈے سدا
 اک چشمے و چہ ایہہ دو صفتاں بعضے ایہہ قراون
 ظاہر باطن مرضاں سمجھے جانندیاں نظر نہ آیاں
 دیکھے چہرہ چند چمکدا بلکہ دودھ دوشنائی
 بی بی عکرم خدا داکر دی سب تینوں وڈیاں
 دو حصے دودھ ساہیاں پیزاں پیزاں نالوں پائے
 بی بی آکھے عند نہ کافی نہ حکموں انکاراں
 بدے سودے سو تیل اکٹھا کر کے لائیں
 فاضرب بہ ولا تخذث ماہ قسم لہہ گن کے
 سبحان اللہ کیا شان بی بی داہم کیتا رب بادی
 رضا میری وچ صابر شا کر آکھے رب تو انا

ہتمہا لٹا کر دور و مجزوں چم چم مینہ برسایا
 دعا قبول ہوئی و دگاہے آہیں سو نہ سنایاں
 سورہ ص اندر عالم و حج قرآن بتایا
 ماہ میں پیر زمین پر حضرت اللہ نے سنا یا
 ماہی جو ش پانی نے اکدم گرم اتے اک ٹھنڈا
 تہا دن کا دن گرم ہوئے اوہ ٹھنڈا پیون کا دن
 فضل الہیوں من مرادوں کھل شفائیں پایاں
 رحیماں بی بی نرم نبی دی کر محنت جاں آئی
 حال صحت دانہی بتایا ہو یا فضل خدائی
 مال اولاد جو ہوئے مردہ زندہ رب کرے
 رحیماں بی بی تائیں حضرت آکھن قسم اتاراں
 ماہن گئے وحی کیہا پھر رب ویاں خبراں پائیں
 و خدا بیدک مننگا پکڑ مٹھالے تنگے
 بہاری تیلے سودی حضرت ماہی قسم اتاری
 دم دم حمد سناون والا نبی الیوب سیانا

بیان اسکندر ذوالقرنین کا پوچھنا رسول اکرم سے

کرن روایت راوی اسد سے معنی ایہہ بتاوان
 روئے زمین پر ہر اک جاہہ شاہی اسدی کہندے
 قرن جہان گوشہ اک مشرق دو جا غرب سناون
 رسالت نبی محمد پر ایمانوں انکاراں
 پاس علمایہودیاں جالوئیں بٹرب ملک سندے
 سچا چھوٹھا پتہ نہ گئے تے نہ دل لوں بھاوے

شاہنشاہ سکندر تائیں ذوالقرنین بلادان
 قافوں کر قاف گئے سن یعنی پوچھدیاں لہندے
 تہ بہر اسی یا اسود یہہ وایا سو برس بتاوان
 ابن عباس روایت کیتی کے دیاں کھاراں
 پیٹھیری اداوان کا دن کھین اوہ اک بندے
 کہیں انہاں اک ساٹے دچوں کے نبوت دعویٰ

تسبیب ہو واکت علم تو لائوں گے چکے جو حالے
 تو لات زہودوں مشکل مسئلے علما یہوداں گھلے
 اصحاب کہف تے روح کیفیت ذوالقرنینوں حالے
 انہاں وانگ یان لیٹے جیویں اوہ لیٹے
 کہا پھر سے پاک لیٹے سے جبرائیل پچھائے
 انشاء اللہ کہتے دیے حضرت یاد نہ آیا
 گندگئے دن یاداں ایویں کافر شورہ مچاؤں
 سن حضرت عثمان کی ہوئی آکھن یاد ب سایاں
 نہ کہو کل کوئی کم کر ساں آیا حکم لہ باتاں
 دالغی و الیل خداوند قسم کہے دن راتاں
 فرمایا روح حقیقت پچھن رب واکم بتاؤں
 سوال جو ذوالقرنین کہیدے اسد حال سناتوں
 ہر اک چیزوں راہ دکھایا اک راہے پر ہو یا
 قوم ڈھٹی اک پاس دہے پھر اللہ نے فرمایا
 یا بھلیانی پکڑ انہاں وچ ذوالقرنین بتایا
 رب اپنے دل پھیرے جا سن کرے عذاب ڈیرا
 اچھا اجر دیوے رب اسنوں کم آسانی کردا
 قوم اک اپروں نکلیا سورج انہاں سورج پردا
 پہنچ گیا دیوار میانے قوم اک باہچھ دیوانوں
 پہاڑ دو ہاتدے وچوں ستہ قوم یا سورج ماہو جاں
 بے شمار کردہ دو بھارے گتنی اللہ تائیں
 حضرت نوحدے بعد طوفانوں ایہ ہے اس جانی
 ظلم انہاں پھتیں تنگ جو خلقت ناہد حکیمان کہا

چند مسئلے لکھ پھیرو پو پھیرے جو نہ اس خیالے
 کافر مسئلے پچھن کارن آئے حضرت وئے
 کتاب کلیم اشروسے جیسی تدرہ کتاب کمالے
 حضرت کہا کل بتا ساں جو سوال پچھائے
 تے ایہ گزرا پچھلا حالاد ب میوں سمجھائے
 بھیت ہسی کوئی پاک خدا دانہ کج حکم پچھایا
 چھوڑد تا رب تیرے تیوں حضرت لوں فرماؤں
 اپنے فضل کرم پھتیں میریاں کہیں قبول دعایاں
 انشاء اللہ کہتا بھلوں کر کے یاد پڑھاناں
 چھوڑد یا تیرے رب نہ تیوں نہ بھئی دیاں باناں
 زندگی روح پھتیں باہجوں و حدے نانی اکھ سناتوں
 اللہ اسنوں طاقت دتی وچ زمین بتاؤں
 ڈٹھا سورج اکھن لگا دل دل تدی ڈیو یا
 ذوالقرنین انہاں سے تائیں کہیں عذاب سنایا
 عذاب کراں گا انہاں تائیں جنہاں ظلم کیا یا
 پر جے کوئی ایمان لیا یا کرسی عمل چنگیرا
 پھر لگا اسباب ک پچھے ڈٹھا سورج چڑھدا
 پاک خداوند تے فرمایا پھر رستہ طے کردا
 ہرگز سمجھ نہ پاسے کوئی انہاں دی گفتاروں
 اس رستے آگن بلان کرن نہ سمجھاں پو جھاں
 یاقت جو بن حضرت لوح دی ایہ اولادوں پائیں
 رب رسول نہ جانن ایہ رب مذہب بن نہ کانی
 ذوالقرنین سکندر شاہا دکھ بڑا ہے سیہا

قوم یا جو جابو ج زمین پر کرفے بہت فساداں
 مال دیتے کچھ خرچن کا دن بابت اس دیوالیے
 نددوں مدد کر یو میری پھر میں وچ تمہارے
 میرے پاس لوہے سے تختے لے آؤ کہ چارے
 آگ جلا کر تختیاں تائیں کرواؤ انگ انگارے
 رکھن طاقت نہ پڑھنے دی اپہ اس دیوالیے
 جان وعدہ رب میرے آفے دیوالہ کیسی کرے
 نزدیک قیامت پھاؤ دیوالیے حکموں نکل آسن
 حضرت علی روایت کرے سد سکندر تائیں
 ہتھیار نہ کوئی پاس اپہ اندے چٹن ساتھ زباناں
 پوسٹ بیٹھے وانگ ہو جائے وہ سد لوہے والی
 انشا اللہ کہن نہ موہوں تاں اوہ ٹٹے تائیں
 ستر قریب اک کہے انہاں تھیں پڑھ بسم اللہ چٹو
 حکم خدا تھیں سد سکندر توڑاواں گے باہر
 ذوالقرنین سکندر ایتموں مشرق طرفے جاندا
 اک حکیم علمائے کہیا عرض کراں اسے شاہا
 پاک خداوند نے اک چتر آب حیات بنایا
 سفید پانی اوہ بڑھ کر خیروں برفوں سرد دکھایا
 اوہ پانی جو پیوے زندہ رہے قیامت تائیں
 علماء حکیمان لڑن فرمایا چلو ساتھ اسادے
 ظلمات آفات مصیبت دنیا نہ شاہا سر چالواں
 تازی چست دتے چن سب لوں ہو سوار سدھایا
 وچ ظلمات اندھیرے کا دن گوہر لعل شہوالہا

اسماں انہاں وچ کتیں دیوالاں رہتے امن آباداں
 جو مقدور و تار ب بہتر ذوالقرنین پکارے
 تے وچ قوم یا جو جابو جے پختہ کراں دیوالیے
 تختے بکر پہاڑاں سے سنگ کرے برابر سارے
 یو پگھلیا تاں مابیں ول پالواں اپہ دیوالیے
 کہ سکن سو بلاغ نہ اس وچ رگم میرے ب بھالے
 ہے وعدہ سچ رب میرا پھوٹے یا جگرے
 وچ زمین ہر جگہ پھر سن جوٹے کھا جاسن
 یا جو جابو ج کر بندے گوشش اوہ سد ٹٹے تائیں
 بہر دن شام تلک انہاں نے ایہو کار کماناں
 آکھن کل لڑن توڑ جاواں وہ جائے وانگوں جالی
 بہر ہرات دیوالہ مکمل کر دیوے لب سائیں
 کل ایہ سد سکندر والی انشا اللہ کٹو
 کھا جاوے گے سب چیزاں لڑن دیکھن جو کچھ ظاہر
 عمر دا اذہوشے کس چیزوں علمائواں فرماندا
 وصیت نامہ حضرت آدم پڑھیا عالی جاہا
 وچ ظلمات کوہ کافے اندر جس وچہ خوبی پایا
 نرم مکھن تھیں مٹھا شہدوں مشکوں بوسوایا
 ذوالقرنینے شوق ہویا ہن پواں پہنچ اکھائیں
 کہیا نہ جاساں علمائواں تے ہرگز ساتھ تسالھے
 ذوالقرنین کہیا نہ چھوڑاں ساتھ ضرور لے جاواں
 لشکر آگے ذوالقرنینے حضرت غصہ لگایا
 حضرت حضرت تائیں پکرایا چمکے وانگ انگارا

سپر دوزیر کیتی شاہ شاہی وعدہ برساں باللاں
 آب حیات تلاش کریندیاں دستہ بھل گیا سے
 حضرت خضر سکے رہ گئے اندر سخت اندھیرے
 فضل خداؤں آب بقاؤں چشمہ نظری آیا
 بخشنی عمر دنازی لب لے پھر اک طرفے جادون
 برکت لعل ہوئی دشنامی سب حضرت دل آئے
 نظر پیا اک بالاخانہ شاہنشاہیے تائیں
 جھوٹا بادی درج ظلماتے کی کرنے لوں آیا
 بادشاہ مرغیاں آکھن لگا وقت اچھے اسن
 ہاسے ٹھٹھے عیشاں کر سن دنیا حسب پیاری
 جو امر آوں سب بالاخانہ بنیا نظری آیا
 ایہ کہہ کر پھر جھاڑیا مرغے پھر ادہ بالاخانہ
 مرغ پرتند تماشہ کیتا ڈر کر شاہ لردا یا
 سن فساد ہوئے گا ظاہر پھر شاہ مرغ بتایا
 ذوالقرنین کیہا ہے باقی اسم خداوند سائیں
 ہے دیانت خلقت اندر ذوالقرنین بتاندا
 مرغ کہے چڑھ اپر محلے دیکھ جو نظری آئے
 کھڑا ہویا اک پاؤں اپر سنگا متہ لاکے
 کہے فرشتہ ذوالقرنین کیوں ظلماتے آیا
 جے پیواں تے ہر دم حیواں کر ساں حمد بانا
 کہے فرشتہ غفلت چھوڑیں ہو ہوشیار بتاواں
 ذوالقرنین شہنشاہ تے جاں آب حیات نہ پایا
 پھر سب کٹھے ہو کر چلے دے دچہ ظلمات اندھیرے

کھاون پیون چیز ضروری لے ریا و چہ راں
 اک برس تک پھرن آواہ ہر گز راہ نہ پاسے
 لعل چراغ نکالیا جیوں ہو گئی تو پو فیروے
 ہتھ منہ دھو کر مینا حضرت لب و اشکر بجایا
 پھر اندھیرے دچہ دو جے لعل زمین دکھاون
 ذوالقرنین مجد الشکر تھیں ہواں طرف سدلے
 مرغ پرتند اوکھے دے آکھن بات شاہ اسن جائیں
 آب حیات پیون دی خاطر ذوالقرنین بتایا
 مرد باس جو پر پہنی گے اچھے محل بنا سن
 ایہ کہہ کر پھر جھاڑیا اپنا نظر شہنشاہ ماری
 چنگ طنبور و جن دا ویلا آیا مرغ بتایا
 بن گیا لعل یا قوتاں دا پھر تکیا شاہ جہانہ
 ہے ایہ کا خانہ ابلیسی نہ ڈر مرغ بتایا
 لا الہ الا اللہ ہے یا ہے نہیں سنا یا
 مرغ کہے دچہ خلق دیانت ہے یا نہیں بتائیں
 دو جے کو شک محل اس اپر مرغ چلا پھر جانما
 چڑھیا ذوالقرنین محلے بندہ اک دسائے
 کہن ایہ اسرائیل فرشتہ فلک تکے اکھ چاکے
 آب حیات پیون لوں آیا ذوالقرنین بتایا
 بی سر جیہا پھر دے کہے فرشتہ جانما
 نہ کہ اتنی طرح زیادہ میں مینوں سمجھا لوں
 باہجہ نصیبوں کیوں ملدا مر شکر دچہ آیا
 لعل مثال پھر دے ریزے کر دے چمک پو فیروے

ذوالقرنین پچھے لقمانا ایہہ کیا چیسے بنانا
 جسے نہ پکڑے تے ظلماتوں نکل تاں بھی پھٹلے
 دیکھن اظلماتوں باہر اداہ سنگ زبیریاں حالا
 جو نہ پکڑیا تے ہین گر یہ زاد کراندے
 لقمان حکیموں ذوالقرنینے پھر ایہہ حال پھایا
 کی پکڑا دن امد حکمت اسے لقمان بتاؤ
 اسرائیل جو دتا پتھر دوجی طرف دکھاؤ
 وزن کیتا تاں پتھر شاہ داسب پتھر تھیں جھالا
 لقمان حکیم کہے ظلماتی پتھر باہر کراؤ !
 مٹھ مٹی دے ساتھ برابر پتھر دکھ لکایا
 ذوالقرنین کہیا اس اندر راز کیا لقمان
 پھر بھی پیٹ نہ بھریا حروں کچرک بیج کریں گا
 ذوالقرنین سکندر سن کر خوف خدا تھیں ڈر دا
 کوئی راز نہ گزرا اس جگہ چھوڑی دنیا فانی
 ذوالقرنین کہیا نہ ڈھکیو ہمتہ کفن دے اندر
 وقت نزع دے کرے وصیت ماں پنی دیتا میں
 مسکین یتیم اسیر بیوہ لڑن کھاتے خوب کھلانا
 جاں لقمان حقیقت کھولی کھو لیا راز قلندر
 عشق خریدن عاشق لوکیں دے کر جان پیادی
 دو نہیں جہانی خواہش اکو طلب پیاسے والی

لقمان حکیم کہیا ایہہ پتھر جس پکڑے پھٹنا نا
 کوئی پکڑے کوئی ناہیں پکڑے غاروں باہر آئے
 جو اہر لعل فرود یا قوتی بنے زمرہ اعلیٰ
 کہن لیادن دلے کیوں نہ بہت اٹھا ایاندے
 اسرائیل جو میرے تائیں پتھر ہے پکڑا یا
 لقمان کہے ظلماتی پتھر تر کڑ وزن کراؤ
 دیکھو وزن زیادہ کس دلے شاہ اذماؤ
 ذوالقرنین کہیا لقمانے ایہہ کیا راز بتاؤ
 سنگ اپنے سنگ مٹھ مٹی دی شاہ اوزن کراؤ
 مٹھ مٹی تے وزن پتھر دا اک برابر آیا
 لقمان حکیم کہیا توں شاہ شاہنشاہ جہاناں
 خاک قبر تھیں پیٹ اپنے لڑن شاہا سمجھ بھریں گا
 فنا ہنشاہی شکر چھوڑے بیٹھ عبادت کراؤ
 ذوالقرنین سکندر شاہ دی ادھے قبر نشانی
 دیکھن عالی متھیں جاندا ذوالقرنین سکندر
 میر قوت ہوواں دیکھو میں حق کرے دعائیں
 مانی عمل کیہے پر کیتا کیتا شکر نہ بانا
 نکل دنیا دی شاہی چھوڑی ذوالقرنین سکندر
 دم دم وقت نزع دا گزے سے سچ جہان دی یاد
 لڑا ہی ہر جاں بچھن ہر پتر ہر ڈالی !

بیان حضرت موسیٰ علیہ السلام

نبی یعقوبوں اسرائیلی اس توں عاجز آئے

فرعون ناموں اک شاہ مصر دایے حد ظلم کدے

رات اک خواب انداس تائیں ودخت درائے
 شاہ نجومیاں پاس بلا کر خواب تعبیر چھائے
 اسرائیلیوں ہوشے لڑکا جس دے عالی پائے
 سن فرعون ہونی حیرانی کہے نجومیاں تائیں
 کہن نجومی تن دن تائیں پیٹ مانی دے آئے
 اسے پر حکم الہی اندر وصل کسے نہ پائے
 تن دن بعد نجومیاں تائیں پھر اس حال چھایا
 شاہ کہے پھر جو کیداں قوم جو اسرائیلیے
 لڑکے نولوں ماں پو تائیں دیہو ستر دیناں
 ذکر کراں جیوں حضرت موسے نبی پیدائش پائی
 نام خاتون جو ماں حضرت دی تندوے وٹیاں لائے
 حضرت موسے پیدا ہوئے سب گھر و دشمن ہو یا
 فرعون لڑکے تائیں بی بی خوف دیوچہ پایا
 ماں گے فرعون ظالم بیٹا کیت چھپا لڑاں
 کپڑے دچھ پیٹ بی بی نے گرم تولے پایا
 جو کیدا رکھے فرعون واقف راند نہ ہوئے
 چک تولوں بھانڈا ڈکھا بیٹا میچ سلامت
 پاک محمد لڑن حق تعالیٰ دچھ قرآن بتایا
 دودھ پلا لڑیں بیٹے تائیں نوت جردن کچھ کھالوین
 تیری طرف پچاساں استوں وچوں کراں رسولان
 ماں حضرت دی دشمن تولوں اک ترکان منگایا
 پچھرا بھائی فرعونے دا نام حزقیل بتاوں
 فرعون تائیں حزقیل بتاوں کردا دلے ارادہ

ذی جہاں بھانجے پر میں انہاں دے سائے
 کیا انہاں ایہہ حال کتابوں ساڈوں نظری آئے
 ملک میراث تیری ایہہ تھا ہی سب سردے ہون آئے
 کڈا دہ لڑکا پیدا ہو سی جس دیاں کرو آوائیں
 سن شاہ اسرائیلیاں تائیں مجامعت منع کرائے
 ہو گئی بات اوہ ہودن دالی چلے گئے نہ کسے
 کہن نجومی ہن اوہ لڑکا پیٹ ماڈوں دے آیا
 لڑکیاں چھوڑو لڑکے مارو چن نہیں کر چیلے
 حکم شاہے بھیس جو کیداں کیتے خون ہر لڑاں
 یارب لکھ مبارک میں بھیس کلیم اللہ جو مانی
 ذہ داد دبی بی لڑن ہو یا نبی پیدائش پائے
 جس جس ڈکھا اوہ ہونٹھا دل جاندا سی کھو یا
 کرے دعائیں پاک خدایا لوں اس حافظ آیا
 دیہہ پناہ انہاں بھیس ڈردی گرم تولے پالواں
 اپر دے کر بھانڈا اسدے موسے ہی چھپایا
 اوہ گئے تاں ماں پچھ بھیس نم بیٹے وچہ روئے
 کھیلے سب ہتھان چھیکے رکھی رب امانت
 حضرت موسیٰ دی ماں تائیں حکم اسان پہنچایا
 دریا نیل لڑھا لڑیں استوں نہ کچھ فکر دکھا لڑیں
 حضرت دی ماں سن خوش ہوندی ہی بدی مقبولان
 باپ حضرت دا واقف سی ادہ جس صندوق بنایا
 دلوچہ سمجھ گیا ایہہ لڑکا وچہ صندوق چھپا دن
 رہے گنگا ڈولہ کیتا سمجھیا اجر لڑا دا!

واپس آوے صحت ہادے پھر بتلاؤن جاسے
 ایسے طرح ہوئی ست ہادی آخر تو بہ کمد
 کہے بخوبیوں خبر سنی ہوا ہوا کہ صاحبناں
 ماں حضرت دی ساتھ تسلا حضرت دودھ پلایا
 بند صندوق کرے لاجندہ دیا وچہ لڈھایا
 پھراوہ کدی ہی صندوقے میں کردانگوں غیراں
 ترے صندوق پاتی دے پر حکمت پاک خداے
 حوض اک محل اند فرعونے صندوق گیا اس جاسے
 امر ایشیاں تھیں بوہ بی بی جسدی شان کمالاں
 شاہ فرعون ڈٹھا جاں لڑکا سوہنا اس صندوق
 گھر فرعونے لوندنی تھیں روشن ہو گیا ساہا
 کہندی یوی فرعونے لول ساں دہاندے تائیں
 سن فرعون نبی سے تائیں گودی پکڑا اٹھایا
 کسے دائی و حضرت موسیٰ ناپس شیر چنگھایا
 حضرت موسیٰ دی ہمیشہ موجود ہی اس جاسے
 حق تسادے نے وچہ اسدے شیر خواہی جو چاہے
 آگرمائی تائیں کہندی ہر خداوند کیستی
 نمودیلادے شاہ تسان لول پتہ نہ بیٹا تیرا
 دودھ نہ پیندا دیر کسے دا چل نامحرم بن کے
 گھر فرعون آئی مانی حضرت جمع دایاں لول پایا
 پچھان کیہن حضرت موسیٰ مین گئے دودھ مانی
 الہام رب دی طرلوں ہویا رکھیں لہانہ چھپایا
 ماں حضرت دی ساتھ دلیری اسنوں اکھ سنایا

لنگاؤ ورا اندھا ہووے پھراوہ واپس آسے
 یاد بظاہر کرساں ناپس دودھ کو خدا ڈھدا
 بن دیکھے ایمان لیا یا ظاہر ہویاں شاناں
 کپڑے وچہ لپیٹ لی لول وچہ صندوقے پایا
 بعین حضرت لول کہیا اسدے پچھے جاکھیا
 اسدی خبر نہ ہوئی کسے لول منگدی ویسے خبر
 طرے نہر پیدا دیاؤں گھر فرعونے داسے
 آسیر ہوی فرعونے دی دیکھ اس چک لیسے
 پڑھ بسم اللہ کھول صندوقے ویکھ ہوئی خوشحال
 دے محبت گولی دجی صورت دی بندو لول
 جو کوئی تنکے جھل نہ سکے صورت دا چمکالا
 ٹھنڈا کھیں دی لڑکا سوہنا پائے اسنوں سائیں
 دایاں دودھ پلاؤن کادن اس نے حکم سنایا
 اسان حرام کیتا دودھ غیراں آپ اللہ فرمایا
 کہے بتاؤاں میں تساتوں جو اس دودھ پلاسے
 فرعون کہے اس لے انکے دڈی واپس داسے
 صندوق پکڑن تے کھولن والی بات سنائی بتی
 آون دایاں دودھ پلاؤن لادن دودھ پتیرا
 حضرت دی ماں خوش ہو جاندی کہیا بیٹی منکے
 غیراں دانگ ہنا وچہ مل کے بیٹا گودا اٹھایا
 فرعون تے گھر دایاں اکھاں پت میرادل آئی
 فرعون شہے تھیں چمن لگالوں ایہہ بیٹا جیایا
 دودھ صفاتے مٹھا میرا بچے سمجھ چکھیا یا

فرعون کہا دو دھڑکے عوضوں سینا دیاں ہر روز
 لب لمر یا اسان پہنچایا حضرت موسے تائیں
 غم نہ کھائے تے سچ جانے وعدہ پاک نہ باناں
 اک دن گودا بندر حضرت لڑن شاہ فرعون اٹھایا
 ہتھ دو جے کھنیں منہ فرعون نے اک طماچہ لایا
 کہندا مشاڈا ایہو لڑکا جس کھنیں میں بے بادی
 مامن کا دن حضرت تائیں فرعون نے حکم سنایا
 ہاماں و ذیہ کہہا اذما تو ایں کر کے کجے چیلے
 حضرت موسیٰ پکڑن کا دن لعلال تے دل آیا
 پکڑا انگاری حضرت موسے منہ اپنے وجہ پائی
 آسبہ خاتون کہندی شاہا ایہہ بچہ کی جانے
 کہندا من نہ مالاں اس لڑن پیا چو شہبہ مٹایا
 جوان ہو یا جاں حضرت موسے نو کر خدمت کرے
 فرعون پکڑ ہتھ وقت لاقتی بات حضرت کھنیں کردا
 ویہہ برسوں تک عمر مبارک حضرت موسے بیٹی
 بلقائے حور لول دو بیٹے قصص الانبیا آیا

انہیں دین دکھایا کرنا جلاں جدائی سوزوں
 ماں اسدی دی طرف رکھے تک اکھیں ٹھنڈا سیر
 اے پر اکثر لوک نہ جانن کم ہی کہن پہچاناں
 داہڑی وجہ اس لعل لڑے سن کلیم اللہ ہتھ پایا
 دیکھ ایہہ حال حضرت والا فرعون غصے وجہ آیا
 ناں اس ایڈولیری کر کے کیتی بات زیادہ
 آسبہ کہندی بال کی جانے دودھ چٹھیندا آیا
 انگیار تے لعل رکھے دو نہہ مقالیں شمن اسرائیلی
 جبرائیل خدا دے حکوں انگیار میں ہتھ پایا
 جلی زبان نہ بات کریندی پودی ساتھ صفائی
 سخت افسوس لگایے مینوں جلی زبان نیانے
 حضرت موسیٰ دی ماں تائیں پھر حضرت پکڑا آیا
 کہن ایہہ لڑکا شاہ فرعون نے اس کا دن سب رے
 منہ حضرت کھنیں شیریں سخاں سن کر ہوندا بردا
 فرعون شہنشاہ پھر حضرت دی خوشیوں شادی کیتی
 تیس برس دے بعد خداوند وجہ بدین سچایا

حضرت موسے علیہ السلام کا مصر سکدائیں کو جانا حضرت شعیب علیہ السلام پاس

اے حضرت وجہ تہر دے اک دن وقت دو پہر
 فریاد کرے ادہ اسرائیلی حضرت موسے تائیں
 حضرت کہا قبلی تائیں چھین نہ بالن اس دا
 باوچی خاتے فرعون دے لکڑیاں لے جانواں
 اک قبلی اک اسرائیلی دو توں جھگڑن قہروں
 میں تھیں لکڑیاں ایہہ چھینے کر دا ظلم چھوڑا تئیں
 کہے قبلی میں ہاں باوچی حکم چلے اج جس دا
 حضرت موسیٰ کہے دوبارہ چھوڑا اس تیں سمجھاواں

باورچی پھر بھی چھوڑے ناپیں حضرت ماریا مٹکا
 دیکھ اس مردہ حضرت کیہا تاں اس اسرائیلی
 پھر کھتاون حضرت موسے کو دے گریہ زاری
 شیطان دشمن بندے سدا راہ دے بدداہی
 خون اس پادشہ نیشیں مینوں یاد ب کہیں کوہی
 اس تھیں پھوں قبلی مردہ قبلیاں لے جاں ڈھٹا
 صبح دو جی اٹھ حضرت موسے شہر اندر پھر جا دن
 اسرائیلی اوکل والا مدوسی جس مٹی !
 حضرت کیہا توں بدچلن چاہیں مجھ لڑانا !
 اسرائیلی سمجھا موسے میں پر غصے ہو یا !
 چاہیں کرن توں زور اوریاں دچہ نکلے کرنے
 اسرائیلی تھیں سن قبلی نر خون گیا دیار سے
 حضرت دلوچہ کچھ قبلی خون کر سے گا ظاہر
 اتنے وجہ حزقیل اوہ جس نے سی مندوتی بنایا
 آیا دور کبے دربارے موسے کرن صلاحاں
 سن حضرت چھڈ شہر مصر تے مائی بھین پھر لڑواں
 ہے نزدیک کہن رب میرا سدھا ماہ دکھائے
 مویشیاں اپنیاں کڈھ کھوہے تھیں پانی سب پلا
 حضرت موسے کیہا انہاں لڑوں کی ہے کم قساڈا
 جاں تک آون نہ چروا سہے تاں تکاں روکایا
 سائے تلے آیا ہونامغ کیہا اللہ دل آیاں
 لڑکیاں دلوئیں جاں گھر گتیاں پیوئوں حال ستایا
 کہن تی دیاں جاباں آتا ہوراج اک جو اتے

مرگر بیازمین دے آپر مٹکا چھ گڑا آکا !
 جاہن دوڈھے دیکھن قبلی مارن کر کے حیلے
 ظلم کیتا میں جان اپنی پرے میرے رب بادی
 دے دسواں کرایا میں تھیں ہو اس مرضی چاہی
 بخش دتا رب نشتہاہا کر کے لحم لحمی
 پتہ نہ لگا کیوں مر یا فرعونے تا دن چٹھا
 خون عوض نہ پکرن مینوں خوف لے دچہ کھا دن
 لڑو قبلی ہو کر کھنیں چھوڑا موسی کہے تنگی
 کر کے بات ایہہ قبلی پاسوں چاہے اس چھوڑانا
 کہے ماریں ارج مینوں جو نکر ماریا جو کل مویا
 نہ چاہیں جو صلح کرا لویں خون ناحقے بھرنے
 خون جو کل د اظاہر کر ساں کہاں موسی دیکھ لے
 حضرت اگر حال سنایا جو کچھ ہو یا باہر !
 جیوں کہ موسن ہو یا پچھے اس دا ذکر بتایا
 جا ایتھوں تدھ ماہ دیون گے میں تدھ نہیں چاہاں
 جا لڑواں طرف مدین خدا یا کہ میں قبول دعا لڑواں
 کئے مدائیں ڈھٹا کھوہ پر جمع بندے کچھ پائے
 سوا انہاں دو گڑیاں اپنے مویشی پیاں رکادن
 کہن پلانہ سکاں پانی بدھا باپ اسادا
 سن انہاں تھیں مال انہاں دے حضرت آب پلایا
 جو بھلیا تھیں چیز میرے دل اتاری منگان سبیاں
 پٹو شعیب پیغمبر انہاں جس دا عالی پائیہ
 ڈول نکال کھوہے تھیں پانی پلایا اسان جیوانے

سن تعریف شعیب نبی اس کے بیٹی لے آویں
 عوض پانی جو مال ساڈے پیسے توں ارج پلایا
 اگر حضرت موسیٰ کہندی میرا پاپ بلا سنے
 حضرت موسیٰ مصروف لڑیاں مستون ہے لگے
 دھی صفورہ نبی شعیبے لڑی لگے لگٹ پر سے
 ہے گناہ نامحرم عورت جے کوئی دیکھے پاؤں
 حضرت موسے کہن بچپوں ہی چلیں راہ بتاندی
 بنی بچپوں راہ بتاندی قدم گھراں وچہ پاسے
 شعیب نبی وایلیکم کہہ کے موسے نبی بٹھایا
 حضرت موسے جیوں کہہروں آئے حال بتایا
 ملی نجات انہاں تھیں تینوں چاہے لکھے ب جسموں
 زور اودتے بہتر ہے ایہ اتے امانت داراں
 بیٹی کہہا چالی بندے کھوہ تھیں کڈھن پانی
 امانت دار ڈکھا اس تائیں ساتھ میرے جاں یا
 کہندا نامحرم تھیں ڈروا نظر نہ پیریں پاندا
 شعیب نبی کھانا منگو اگر حضرت پیش دکھایا
 مال جو تساں پلایا پانی بخشیا آکھ سنایا
 نہ احسان نہ بدلہ پانی نبی شعیب بتایا
 پڑھ لبسم اللہ حضرت موسے لگے کھانا کھاوے
 نبی شعیب کہہا میں موسے بیٹی تدرہ بیاحاں
 جے دس برس کریں توں پسے اوہ ہے مرضی تیری
 نیک بختاں تھیں مینوں پاؤں توں لول ب چاہے
 میں تیں اندر اٹھ دس برسوں مدت کراں جو پوری

کہیں اس میرا پاپ بلاوے توں اجوت لے جانیں
 گئی حضرت دل اک دو نہاں تھیں تیروں قدم ٹھایا
 اس پانی دی دے مزدوری جو توں ارج پلائے
 انہاں دناں افاقہ ہے سی ساتھ نبی اٹھ وگے
 حضرت موسیٰ کہن اس تائیں بچے چلیں میرے
 توں نہ واقف کیہا بنی گھر ساتھ دے راہوں
 بات حضرت وی سن کرنی بنی ہو چکے پھر جانندی
 شعیب نبی توں حضرت موسے سلام علیک سنائے
 کتھوں آئیں کتھے جانا ساڈا حال بچھایا
 شعیب نبی نے کہہا ڈرو توں ظلموں قوم سنایا
 دھی اک کہے شعیب نبی توں رکھیں لوکرا سوں
 نبی شعیب کہہا ہے بیٹی کیوں تینوں اعتباراں
 اس اوہ ڈول نکالیا کھے آبا ساتھ آسانی
 مینوں آگے ٹرن نہ دتا تے مسئلہ سمجھایا
 کہے بچاں میں ایس گناہوں رب منع فرماندا
 اٹھ دناں وفاقہ حضرت کھانے ہتھ نہ لایا
 نیت روٹی کھاوے کا دن پانی نہیں پلایا
 سمجھ مسافر دیواں کھانا حکم خدا دا آیا
 کھا کھانا الحمد للہ موسے نبی پڑھاوے
 مال جو اٹھ برسوں میرا ہر سہے وچہ چاہاں
 تکلیف بچاؤں تیرے تائیں ایہ نہیں خواہش میری
 موسے نبی شعیب کہے ایہ عہد جو ہو چکا ہے
 زیادتی ہوئے نہ میرے اپر جو ہووے مجھوری

پھر نبی شعیب ذناک عاصا مال جو اس وقتیں چاہے
نبی شعیب کہے حق بہروں ہو گئے پوسے عمر سے
لے جاوے عمر مرنی چاہئیں نہ کچھ عذر ہمارا

کراں بھروسہ اللہ آپ کے میں اندر ہر کار سے
مال چہر ایا حضرت موسے جاں گذر سے دوس برس
دھی سفودہ مال متاع گھر گویاں سنے تہا ادا

حضرت موسیٰ علیہ السلام کا شہر مدین سے مصر کو جانا اور عطا ہونا نبوت

کا اور فرعون کو معہ قوم ہدایت کرنا خداوند کے حکم سے

مائی بھائی خویش پیار سے بھلن نہ کدائیں
لوٹریاں مالان اہل عیال سب اسباب لیادوں
زہ داد دہی بی لوں ہو یا مرضی پاک الہی
بادش بر سے بدل کجے سردی ہونی گھنیری
حکمت دہدی اک نہ نکلی زور بہتیرا لایا!
گھر والیاں لوں اکھن ٹھہرو لیا لواں شاید تارے
اک سے پاس گئے مہاں حضرت پتے آواز پکارے
درخت بہندے وچہ لوزوں چکے بات کہے بے عالی
فیر کہا تھلین ہاں میں ہی تیرا لب تو انان
پاک میدان طوی ہے ناموں لوں جسیر لوجہ آیا
سج میں اللہ ہونہ کوئی ہے معبود بتا لواں
ہتھ بچے دج چیز کائی پکون جس دی عادت
بکریاں کٹی پتے جھانان سے رب کھاں تینوں
گردیاں عاصا ہوسپ ٹیا حضرت نظری آیا
پکریاں سپ حضرت موسے عاصا ہتھ دسیا یا
بن نکلیوں چک پوسے گا حضرت ہتھ پھیرا یا

دہدی حب وطن دی گئی حضرت موسیٰ تائیں
شعیب نبی بھتیں نہت لیکر طرف مصر دی جادوں
چھوڑدین گئے اک منزل پے گئی رات سیاہی
لایا ڈیرا رستے اندر چھٹی سخت اندھیری
چھتا ق جھاڑن تے اک نکالن حضرت تھد کما یا
فکروں وکھن چاہے جو قیرے دیکھی اک پہاٹے
اک انگارے ہتھ آیا سیک لیو بہ سارے
میدان کناروں بھی طرفوں زمین اوہ برکت والی
لے موسیٰ ہاں میں ہی اللہ تے رب نکل جہانان
اتار جو ڈاد و نہ پیراں اتوں تینوں اکھ سنایا
پست کیتا میں تیرے تائیں کراں وحی سمجھا لواں
یاد میری دی خاطر قائم رکھ نماز عبادت
کیا حضرت عاصا میرا کم دیو سے کئی تینوں
سٹ ہتھوں لب کہا موسے حضرت زمین گرایا
پکریاں سپ عاصا کرناں نہ ڈر رہ سب فرمایا
گریبان اپنے ہتھ پھیریں اللہ حکم ستایا

چمک پھیلی وچوں نکلی فیر کبہا اب باہی
ہٹ گئی چمک لے باذ و حضرت حکموں سائیں
جاہوئے فرعون طرف اس سر مغرور دکھایا
تینوں تیرے بدی طرفے راہ دساں ڈہو دے
وقت پیدائش یومی اچہ تے ہور مال اسباباں
پاس نہاندے ہور نہ کوئی چھوڑ کیوں میں جالواں
بکریاں بگھیاڈ حفاظت کرسن تے خود چاندن
زیان ہارون بھائی دی میں تھیں چلے ساتھ صفائی
ڈال میں مینوں کن نہ بھوٹھائے رب عرض سنائی
غلبہ کراں تساڈ اوہ نہ پہنچن تک تساڈے
کہن حضرت میں سینہ کھولیں اے رب پاک جہاںوں
وزیر ہارون بھائی کر میرا مضبوط قوت کر میری
کہیٹے تیری یاد بہتایت توں اسان دیکھن والا
جاہن توں تے بھائی تیرا نشانیاں لیکر میری
مراکھایا ہے فرعون لے زمی تھیں سمجھاؤ !
حضرت موسے ہارون دونوں میں کہن اے ہور دکھلا
فرمایا رب ساتھ تساں میں نہ ڈر نہ کھنا کائی !
بھیج اسان سنگ اسرائیلی نہ دیہہ ہناں ایڈائیں
پیردی کہے ہدایت تھیں جو سلامت اوہ راہ جاوے
ہے بہتر ایمان لیاؤں چھوڑیں باطل تائیں
آصفورہ طرفے حضرت دیکھی شان کمالاں
صفورہ بی بی تائیں حالہ حضرت کل سنایا
سن کہ بات صفورہ کہندی حکم خدا من جاناں

ملا باذ توں طرف اپنی لوز چمک مٹے گی ساری
دو دیلاں رب تیرے تھیں فرعون تے قوم دکھائیں
کہیں جے اچھا بننا چاہیں ہے تیرے دل آیا
کیونکر جالواں مہر خدا یا عذر نہی لے ڈھوئے
بیابانے وچ کرن اڈیکان نہیں جہاںی تاباں
ہوئی بند میں پاس صفورہ خدمت خود چھالواں
کہن حضرت اک خون کیتا میں راں جو یاد باہن
کرے مدد اس بھیج میرے سنگ ہوشے ظاہر سچائی
فرمایا رب زور دیاں میں ساکتی کہ کے بھائی
رہسو آپرسن ہمارا ہیاں نشانیاں ساتھ اسانے
مشکل کاڈاساں کر میری کھولیں گزہ زبانون
تھریک کہیں اس کم میری چہر تو حیدرتا بیٹے تیری
کراں قبول دعائیں موسے کہیا حق تعالیٰ
یا میری وچہ جاو جلدی کر لو ناہیں دیر ی
شاید ڈرے نصیحت پکڑے جا اسنوں ازماؤ
زور تے جوٹس نہ کرے اسان پر خوف اسانوں بھارا
میں دیکھاں تے سناں کہو اس اسیں سول خدائی
اسیں لیاے رب تیرے تھیں سمجھ نشانیاں پائیں
وحی کیتی گئی طرف اسانے عذاب جو اس جھٹلاوے
میر جو ان دراز شہنشاہ ہو میں ہراک جہاںیں
لڑکا گود تے خدمت خوداں بگھیاڈ پراون مالان
کہ باتاں رب کرے پیغمبر ہدایت کریں بتایا
چھوڑ حضرت پھر اہلان مالان طرفے مصر سدھانن

اک دن وقت عشاء سے حضرت گھرانے وچہ آئے
 بعد اس کہیں جو حکم خدا احضرت آکھ بتایا
 پڑھ کر فجر گئے پھر دو لوہے فرعون نے گھر آئے
 سن فرعون کہے اے موسے پایوں انگ پتاندے
 میں توں ناشکر اندے وچوں پاس میرے آج آیا
 ڈر کہ چلا گیا اس جادوں پھر میں حق تعالیٰ
 فرعون کہیا رب کیہر اتیر اھیجا تہہ چچھا لوں
 ہمارا ہیاں فرعون کہیا کی سنو موسے بتلایا
 کہے فرعون تسادو کو بیغام لیا دن والا
 حضرت کہیا پیغام ایہ پیدا طبق جو چوداں ملک
 کہن حضرت اک پاس تیرے میں ظاہر چیز لیا لوں
 کہیا پھر فرعون لیا توں جے سچیاں نقین آیا
 حضرت موسے نے پھر بغلوں کچھ کہہتمہ دکھایا
 آسے پاسے دے سرداراں فرعون کہے پھر حالے
 ایہہ تے تسال تسافے وطنوں چاہے باہر نکالے
 دو دن بھائی تاتیں ابرو ڈھل دیو کچھ کھوڑی
 فرعون بہلت سچہ ماہ دے اندر جمع جادوگر گردا
 عزت دولت دیاں تساتوں سن جادوگر بولے
 کراں تیاہ طلسم تال پھر فرعون دیوے سب چیزاں
 میدان اک بادہ کوہ دے اندر جمع خلاق ہوئی
 توں کچھ ڈال اسپس یا ڈالاں جادوگراں سنایا
 لاکھیاں رسیاں سب جادو کھین نہاں وڈن لگیاں
 رب فرمایا اسان کہیا پھر اے موسے نہ ڈر تا

مائی بھائی ملیں دو دن گذرے حال سنائے
 تینوں مینوں کہ پیغمبر ہدایت کہو سنایا
 جو احکام خداوند والے اسنوں کہ سنائے
 پاس رہوں کئی برس میریتوں خون کینتا پھر حاندے
 کہن حضرت میں چہ بے خبری جاں وہ خون کرایا
 کہے فضل پیغمبر کیتا بخشیا حکم کمالا
 کہیا حضرت اب طبق چوداں تدا کیں یقین بتا لوں
 حضرت کہن تسال پیو دادیاں وہو ہی سب آیا
 طرف تسادوے بھیا ہے جو کھجوا اسنوں باڈلا
 جے کہ عقلاں ہیں تساتوں ہے ادہائی خالق
 پیغمبر میرے ہو دن آپر یا یقین بتاں داں
 حضرت موسے سٹیا عاصا ظاہر سب دسایا
 سفیدادہ دیکھن دایاں تائیں مہیسی نظری آیا
 ایہہ کوئی جادو پڑھیا ہویا جادوؤں دلا ڈالے
 اس کی حکم دیو پھر تسبیں سن کہن لڈالے
 بیج نقیب لیا دن شہروں بڑے جادوگر جوڈی
 کہے موسے لوں لڈو کو لوں نکلے ایتھوں ڈردا
 دیہہ آلات جادو دے کالان ساڈے ہراک ٹولے
 طلسم چاد ہزار بنا یا کہہ کے تجویزاں
 بلا موسے ہادوں لوں کہندے نشان دکھاڈ کوئی
 ڈالو تسبیں کہیا پھر حضرت انہاں کچھ سٹایا
 دیکھ ڈرے دل اندر حضرت جاں سب بنکر دگیاں
 رہیں آپر توں انہاں سبحان دے حکم دیاں جو کرنا

دہنے ہتھ اندر جو تیرے لئے موسے اس ڈالیں
 حضرت موسیٰ ڈالیا عاص بن سہب کھا گیا سہیاں
 ہوائے ذلیل اس جگہ اندر تمام جادوگر ہارے
 ڈالے گئے حق ائمہوں سجدے اور جادوگر سارے
 نئے رہا ہوائے ہاروں دا جو برحق نبی ہمارے
 جادو کھرتے برحق اللہ بخشنے اسان خطا لوں
 پیر کھبا ہتھ سجا کٹاں سولی آپر چڑھاں واں
 کون جالو جو ساٹھے وچوں ہے اشد عندایاں
 اختیار نہ اس تے دیساں چیز آئی جو سانوں
 اس آپر جو پیدا کیتا اس نے ساٹھے تائیں
 حکم کریں گا وچہ زندگانی دنیا وچہ اکتھاپیں
 لذت لوڑا یما لوں پائی تیرا خوف نہ کائی
 جان ہزاراں باہجھ شماراں عاشق کرن نشاراں
 عشق سچھے دی برکت پاروں کھلا کھنڈ لوڑانی
 کوئی نہ سخن دشمن دسدا اکو اک نکالواں
 کھا کہ قسم خداوند اکھاں لوڑ نہ دولت مالان
 دیکھے بچلی لوڑا الہی خودی خودوں اٹھ تسی
 فرعون بلا جلا داتہاندے پاؤں ہتھ کٹائے
 لاش مبادک پاک شہیدان کہ آواز ستانی
 غرض اساڈی بخش دیوے بسکل گناہ اسانوں
 لے رب حضرت موسے کہہا سردار فرعون ہامانی
 گمراہ کرن لہ تیر لوں تاہنیں میرے پورہ دگلا
 نہ ایمان لباون جاں تک کھدیاں دیکھن مالان

جادوگر کی فریب نہاندانکل جاوے جو بھالیں
 ظاہر حق ہو یا کلم ہو یاں سہب باطل دیاں گیاں
 سہب اپنا کھڑکڑیا حضرت عاصا ہو یا دو بارے
 کہن ایمان لیاے اس پر جہاں جو پورہ دگلاے
 آکھن لوں فرعون ساں پر کیتے جبر اکارے
 جادوگران فرعون کہے میں پیر ہتھ تسان کٹالوں
 کجور آپر لکھا تسان فرعونوں دکھلاساں
 باقی رہنے والا جوہن ساحر کرن جو اباں
 اوہ ساتھ دیلوں پاس آئی ہے کہئے اسیں تسانوں
 کہ جو حکم توں کہنا چاہیں سو اسدے کجھ تاہیں
 آخر دنیا عشرت نشاہی جادوے نہیں اگاہیں
 جادوگران تھیں مومن ہوئے ہوئے فضل خدائی
 دیو او یکھ پتنگ نہ مڑوے لہر دھڑیوں دالان
 اپنا آپ نہ نظری آدے ہر جا یا رہ حمانی
 مرن جیون تم خوشی نہ کائی سچی بات ستالوں
 پتہ لگاہن غیر نہ کوئی ہے اد ہو ہر حالان
 نہ اٹک دیو انیاں تک خلاق دیکھ اتہانوں ہستی
 بعد اس کتھیں پھر مرد عشقاں سولی آپر چڑھائے
 پھر جانا اسان رب اپنے دل نہ سانوں تم کائی
 اس کا دن اسیں پہلاں ہوئے مومن دلوں نہ یالوں
 دتا مال آدیش انہاں وچہ دنیا زندگانی
 اسے رب دل کہ سخت نہاندے مال ماشے سالا
 تر یا رب ثابت رہنا ایہو کہ ساں کاراں

دعا قبول تہا دی ہوئی مومنوں حکم اسدا دے
 حکم اڈیکو وعدہ باقی وقت اجے کچھ رہندے
 فرعون تے قوم اسدی لڑن حضرت ہارون موسیٰ کھالک
 اے ہارون اک محل او پیرا بنا فرعون بتایا
 کراں گمان جھوٹھاب موسیٰ طرف اوہدی جا بھاکاں
 بہت بلند منار بنایا بہت دولت خرچہ پائی
 مزدور معمار دیوان میٹھاں رب کر مر گئے ساکے
 اک دن بی بی آسیہ خاتون کنگھی سر لوں کر دی
 فرعون کہے موسیٰ دے رب پرتوں ایمان لیائی
 ماڈر تاکر ظاہر میں ارج سن فرعون سنایا
 کہے بی بی رب میرا مینوں جنت دے گھر عالی
 سن فرعون کہیا میں تیرے تائیں سخت عذابوں ماراں
 فرعون ظالم پھر بدن بی بی تھیں پاک پوشاک تاکے
 درد جگر لوں پہنچالی بی کر دی عرض خدایا
 فرعون نے دی عورت بولی ذکر قرآن نے آیا
 بچا نکالیں ظالم قوموں بی بی کرے دعائیں
 شوق لقاء الہی اند دتی جان پیادی
 عاشق موتوں پہلے مردے موت انہاں کھیں نستے
 عشق شہادت اکبر والی تیغ عشاقاں وجے
 صلت عشق دی عاشق جانن پر بہاندے گورے
 مڑہن ذکر کراں ہارون تے حضرت موسیٰ والا
 فرعون کہے ارکان دولت لوں چھوڑ دیوں ساکے
 خرابی ملک نکالے ساڈا دین مٹا دے آکا

گمراہ اندے رہے چلنا لائق نہیں تسائے
 کرو نہ جلدی حضرت تائیں پاک خداوند کھندے
 لاشریک خدا تباہیاں چالی برس دیہاندے
 پہنچ جانواں میں اس دستے تھیں ہر اسمان سنایا
 بنوا دے اٹ ہاں حکم تھیں تر کر کے پھر خاکاں
 حکم خدا تھیں آخیر لیے بنیاد مینا گرائی
 سمجھیاں فرعون اجے بھی دیکھ رب دے کارے
 چھٹ کنگھی کر گئی ہمتھاں کھیں پڑھ بسم اللہ پھر دی
 چالی برسوں دی میں مومن بی بی بات سنائی
 چھوڑ موسیٰ دادین دیاں تہ گھر سونے بتلایا
 بخش دیوے گامیرے تائیں جو ہے میرا والی
 کہے بی بی کر بولوں مرضی دین موسیٰ نہ ہاراں
 اپردین بٹا ہمتھ پیرس لوسے مینھاں مالہ سے
 موسیٰ دین چھوڑا دن کارن ہے فرعون سنایا
 جنت اند میرے تائیں بخش مکان خدایا
 اٹھا حجاب خداوند عالم دکھایاں جنت جائیں
 نظری آیا لوز الہی آخر جان دی والی
 عاشق زندہ رہن ہمیشہ پتے خداوند دے
 اگے تیغ کرن سر نیواں ہرگز نہ ڈابھجے
 امام حین سنے فرزندناں سرد تے بے عذرے
 فرعون ہدایت چالی برسوں نہ منیا منہ کالا
 مار دیاں میں موسیٰ تائیں اپنے رب پکا کے
 حضرت کہیا میں منکبروں پناہ دے بولوں منگ چکا

پھر اک ہومن بندے کیہا قوم میری میں ڈردا
 لوح تے عا و ثوری تو ماں پچھے انہاں جو آئے
 ڈردا ہاں میں اپر تے ساڈے پکا دن دے دن کو لوں
 کوئی تسانوں اللہ پاسوں نہیں بچانے والا
 چھوڑ دیوین توں قوم موسے لوں تے موسیٰ بیتائیں
 فرعون کہے انہاں بیٹے ملاں رہن دیاں عودا تاں
 حضرت موسے قوم اپنی لوں اکھن پاک الاہیوں
 خود زمین دامالک ہے یا چاہے جس بناٹے
 قوم حضرت دی کہندی حضرت تکلیفان پہلے ہنیاں
 کیہا حضرت جلدی دشمن رب تے ساڈا مارے
 لوں نشانیاں رب فریاد تیاں موسے تا میں
 قوم تیری سنگ تیرے لوراں ایمان تیرے لیا لوں
 طے عذاب تاں پہلے وانگوں کر دے پھر انکا داں
 فرعون والے اسان فحطوں مانے اللہ نے فریاد
 جاں انہاں بھلیائی پنچے کہن اسادے شرفوں
 ٹڈی چھری طوفان بادش حکم ربے کھیں درھے
 منکر کہن نشانیوں موسیٰ کریں اسان پر جادو
 اک عاصید بیٹھے دو جا طوفاں تر جیا آیا
 ستواں مینڈک لہو اکھواں نالواں طمس بتنایا
 پاک خداوند کیہا موسے امت مات لے جانی
 دریا پاد تسانوں کر ساں انہاں غرق کر اسان

پہلے فرقیان وانگ تسان پمادے دن تہر دا
 رب بندیاں پر ظلم کہندا نہ آرادہ چاٹے
 تےسین جادو پھر مڑ کر پچھے خوف خدا دے سولوں
 سردار جو قوم کہن فرعونی نہ کہ مال مٹا لا
 ختم تینوں تے بتاں کر سن دھم پاؤں ہر جا میں
 اسیں انہاں پر زوداد دہاں کہاں تسانوں بااں
 رہو ثابت تے مردنگواو سے شاہنشاہوں
 آخر بھجا جو اس کھیں ڈوسی حضرت سخن سنائے
 تیرے آباں بھی نہ ہٹیاں بلکہ بہتیاں ستہیاں
 ملک دانائب کرے تسانوں تسان دیکھے پھر کاکے
 ڈلان کفالاں جدروں عذابوں اکھن ساں بچا میں
 ٹالے رب عذاب بہاں کھیں حضرت کرن عالواں
 اک کھیں اک نشانی دوی رب دے سے اسراں
 نقصان نہ باعث مویاں کر کے انہاں لوں ازباں
 کہن ہمایوں شومی موسے تے اس ساتیاں طرفوں
 لوک وہ او گنہگارے مسین رہے تکبر کر دے
 اسیں نہ ماں تیرے تا میں کدی نہ آئیے قابو
 چو کھا قحط تے پنچواں ٹڈی چھیاں جو اں ستاں
 پھر بھی نہ ایمان لیاٹے دیکھ عذاب سواں
 ہمراہ لشکر فرعون چلے گا پیچھے اپر پانی
 میرے فضل کریم دیاں موسے ہر دم رکھو اسار

حضرت موسے کا خداوند کریم کے حکم سے رالورات امت کو مص

سے لے جانا اور فرعون کا بمعہ لشکروں کے چھپے جانا اور

اللہ تعالیٰ ان کو غرق کرنا!

کپڑا لے کر سو نا چاندی کر کے لیا وہاں
 پہنچ گئے سب اور انہیں دریا نیل کنارے
 زندے دفن کفن و غیرہ بھیجے جن نہ کچھ چارے
 لشکر قوم لے کر یا چھپے پکڑن چالو چالے
 چھپے دشمن آگے دریا پیش نہ چلے کائی
 پکڑے گئے اس میں بن حضرت آئے کافر لو لے
 راہ بتا سی نہ ڈر سائلں اسدی مدد چاہی
 لاپاتی دریا پر عاصا حکوں حضرت لایا
 نزدیک دتا کہ قوم کفاراں کبیرا ب جبارے
 فرعون تے ساتھی فرعون تے سارے غرق کر دیا
 غرق والے ہیں ایہ لشکر تحقیق اسان بتلایا
 پل پاتی گرد وقت نزع پر شاہ فرعون سنایا
 سن لوں کیا ایمان یا یوس اللہ نے فرمایا
 بچا دیال ارج جسم تیرا میں پاک خداوند کبیرا
 قدرت میری اکثر لو کہیں خود نہ کرن و سارن
 اسان چھوڑاٹے محل خزانے گیا کفر دے داغوں
 اکثر اسرائیلیاں لوں بھی کھل گئے دن بیتے
 تیرہ راتاں دن بکھڑوڑے موسے نبی کمالا
 رات کتاب اتا سکھاسی حکم شریعت والا

اسرائیلیاں لے دن دو جے پاسوں قوم کفاراں
 حائل بالغ مرد و عورتاں گنتی چھ لکھ سارے
 کچھ بندے و چہ قبطی موتوں بھیج و بار بار سے
 دن دو جے شاہ فرعون تے نوں معلم ہوئے حالے
 اسرائیلیاں فوج کفاراں ست لکھ جیوں ساٹی
 ہویاں مقابل جان اوہ ذیعاں لو کہ حضرت سے لو لے
 حضرت موسے کہہا میرا اب میرا ہمرا ہی
 بھیجا حکم اسان موسے نوں پاک اللہ فرمایا
 پھٹ دریا بہر پھاٹک گئی ہڈاٹک بلند پہاڑ سے
 موسے تے جو ساتھی موسے انہاں اسان بچایا
 دریا چھوڑے خشک لے موسے اللہ نے فرمایا
 کھرا پاتی جو آپر ہواٹے ونگ دیوار دساندا
 اسرائیلیاں تے موسے پر میں ایمان لیا یا
 نافرمان فسادیاں تھیں توں میں تھیں پہلاں لہیا
 تیرا بدن نشانی لکھاں پھیلیاں لوکاں کالن
 فرعون قوم ہمراہ فرعون نے نکالیا چشمیوں باغوں
 وارث انہاں دی ہر گئے آپر اسرائیلیے کہتے
 وعدہ دتا اسان موسے تا میں تیرے دن اتا نوالا
 حضرت کہہا قوم اپنی لوں میںوں حق تعالیٰ

حضرت موسےٰ متر بندے لے گئے جن کو وہ طونے
 رب فرمایا کہ یہاں تمہارا جان حضرت موسےٰ تائیں
 رہے وہ بندے تمہارا بچلی لیا اللہ نے فرمایا
 آسمان دکھایا کھڑے فرشتے ہو ادیو چہرہ سادون
 رت آدنی منہ دکھلا تو میں حضرت کہیا خدا یا
 طرف پیاد نظر کر جیکر قائم رہا نکا نے
 اپہ پیاد تختی ذہہ الشریاک دکھایا
 ہوش آئی تاں کہیا حضرت توں ہیں پاک مدلیا
 پسند کیتا فرمایا اللہ تینوں سب کھیں جانی
 ہوش کر میں جو کہ سن اس کھیں تختیاں اپہ لکھیا
 قوم اپنی توں حکم کریں توں عمل کتاب کراون
 اسرائیلی تو میں اندازہ کر دسی اک آیا
 اسرائیلیاں توں جاں حضرت مہروں کدھ لیچلے
 جبرائیل خدا دے حکموں لے فرشتے آئے
 سامری جبرائیل سمجھ کر کم گھوڑے سے تیلوں
 خوب سمبھال رکھی اوہ مٹی کہنے کدی اذما ساں
 سونپوں بچھڑا شکل بنا کہ منہ و چہرہ خاک دکھائی
 بنا یا جسم اک انہاں کالک بولیا دانگوں گائیں
 بھل چلا گیا حضرت موسےٰ ہودس کسے جانی
 اکثر اسرائیلی بچھڑے لگے کرنے پوجسا
 توہات مبارک لے کہ حضرت جیاں چہ تو میں آیا
 میرے پچھوں تمہارا خدا دی جلدی پوجا چھوڑی
 حضرت ہارون کہیا بھائی ماں میری دیا جایا

ہو اور کھن دس و نرے کہیا اللہ پاک غفور سے
 ایمان نہ لیا بیٹے تاں تک میں پر دیکھئے اللہ مائیں
 مر لوں پچھوں فیر جلا یا کرنا شکر سنایا
 عرش عظیم خداوند تعالیٰ حضرت لوں دکھلاون
 دیکھ سکیں نہ ہرگز مینوں کن ترائی فرمایا
 توں بھی مینوں دیکھ سکیں گا حضرت لگے نکا نے
 پیاد ہو یا جل ریزہ ریزہ نبی بہوشی آیا
 کراں توہ میں سب کھیں پہاں ہاں ایمان لیا یا
 اپنی بات پیغام بھین کھیں لیاں کتاب سکھانی
 تفصیل نصیحت ہر چیز اندی کہ توت کھیں سکھیا
 فاسقاں توں گھر جلد دکھاساں پاک شرفزدان
 بعضے کہن بھنیواں حضرت سامری نام سدیا
 قبطی قوم فرعون سمیتاں پٹے پچھے کہ ملے
 گھوڑیاں دی السوا دی سبھناں قبطی مٹی چڑھائے
 متبرک سمجھ بھری مٹھی ہودسے شاید بھلیوں
 لین توہات لگئے جاں حضرت دیکھے مٹی خواصاں
 حکمت بدی بچھڑے مہنوں گائے آواز سنائی
 انہاں کہیا خدا ہے ایہو موسےٰ اتے تساہیں
 پاک محمد سرور لوں رب خبر قرآن بتائی
 جو مومن اوہ کہن خدا اک ہرگز تا میں دو جا
 دیکھ کہن ایہ بات بری ہے بچھڑا تمہارا پوجایا
 پٹے دا مٹی پٹے بھائی دے کیوں تہاں قوم لوڈی
 میرا نہیں گناہ میں تمکو بہت انہاں سمجھایا

سامری دا ایہہ کالا سارا انہاں آکھ سنایا
 بنا گھو سالہ قوم اپنی لڑی گمراہی و چہ پا یا
 ہور کسے نہ تکیا اس لڑی بھجیا جاں رب سائیں
 گھو سالہ دے منہ و چہ رکھی اس آواز کرائی
 حضرت موسے کہے خدایا توں ایہہ قوم از مانی
 توں اساڈا دوست سالوں بخشیں رحیم کائیں
 کہنداد مسین جس لڑی دیکھیں میرے پاس دنا
 پاس اتفاقا سبے کوئی جاوے پڑھے بخدا ہر اسوں
 ہے کھلا جھنگل اندا ایویں عمر ننگھائے
 توں جس بچھرے لب بنایا اسو چہ آگ جلاواں
 و تارہن نشان نہ اس و اتنہ کل مکا یا
 بچھرا پوجن وایاں تائیں حکم خدا فرمایا
 حضرت موسے کہیا انہاں جو آیا حکم ستاروں
 بیٹا پاتے با پیٹے توں بھائی بھائی لڑی ملے
 تو بہر ہوتی قبول اتھاندی یا ملے جاں یا ماں
 لڑا الہی معالی دیندا بکت شاہ ابراروں
 کہ داخل و چہ رحمت اپنی توں رحیم ستاری
 ایہہ تولات ہدایت رحمت خود دلہن جس کھایا
 ایہہ احکام قبول نہ کرے ساں حکم کہو جو جالی

چھوڈ ہاروں لڑی حضرت پچھے بچھرا کس بنایا
 سامری لڑی سد پچھیا حضرت توں کیوں ب بھلایا
 سامری کہندا موسے تکیا میں جبریلے تائیں
 اسدے گھوٹے دے سنب میٹوں مٹی مٹھا کھائی
 صلح ایسا جی میرے بیوں لے موسے سکھائی
 گمراہ کریں یادہ دکھائیں توں جس تائیں چاہیں
 سامری لڑی پھر کہیا حضرت پیسی دکھ اٹھانا
 اس دن توں اوہ کہنداد ہندا دھلا ہوں باہوں
 دو نہاں تاب پڑھے پھر کوئی ڈنڈا پاس نہ جائے
 حضرت کیہا دوزخ جاویں مر توں بعد سالتواں
 آگ و چہ ساڈا سواہ بنا کر و چہ دیا اللہ ایسا!
 اللہ بہتر بخشش و الا عجزوں عرض کہ ایسا
 تو بہ انہاندی اکد جے لڑی ماں ایہہ تولوں
 بچھرا پوجن والے حکوں باہر نکلن سادے
 مر گئے بچھرا پوجن والے گنتی ستر ہزاراں
 امت نبی محمد سرور تو بہ گم تھہ ڈالوں!
 بیوں تے بھائی میرے بیوں موسے عرض گزاردی
 حضرت گھو سالہ دا قصہ لکھائے شرمایا
 اسرائیلی کہن بنیا تولات عمل و شوالی

پہاڈ سرائ پرا کھادی تھیں اللہ پاک دکھایا!

پکڑو کہ مضبوط جو اس و چہ حکم تساں لڑی آیا!

ویکھ پہاڈ گئے من ڈر دے نہ گمراہ اپر جائے

پہاڈ انہاں دے سر دے اپروں اللہ پاک ہٹائے

بیان فارون اور اس کے ہلاک ہونے کا

حضرت موسے قوم اپنی بڑی کتاب تو راتوں
نقل کتاباں کیتیاں تاں پھر آیا حکم خدائی
حضرت موسے کہا خدا یا نذر پاس اسماڈے
جبرائیل خدائے حکموں گھاس دو قسم بتا دے
پتیل اتر جے کر لکھو چاندی ہوگ بتایا
سگھی کھیما گری تارونے گھاس جندوں ہتھ آیا
چھیرا بھائی حضرت موسے سی تارون نذر الہ
عامل ایہہ تورات کتابوں پہلے مالوں آیا
تھرا نیاں کنجیاں رب فرمایا تتر اونٹ اٹھاون
قوموں بندے کہن تارون لوز نہ تلوں خوش ہو لوں
مال جو اللہ دتا تینوں خرچیں عقبے کارن
تیں پساک خدائے جیسی کیتی ہے بھلیائی
کہیا تارون اے موسے میں ایہہ دولت آپ بنائی
کیا نہ جانیاس نے پہلیاں جو سن قوم کفالاں
اس تھیں زور زیادہ رکھدے ضائع عمل کرائے
دو گزہ بنے کچھ حضرت موسے دے سن سا تھی
اپنی قوم بلوں جاں تارون نکلے زمینت کر کے
دیکھ اسنوں جو طالب نیایات افسوسوں کر دے
عاقبت بندے اہل ایمانوں کہن جو یوشع جیسے
بدلے عقبے امن ایمانوں اعلیٰ عزت پاؤ
حسدوں حضرت موسے تائیں تارون ہتھ ستائے

تختیاں تھیں کر نقل ہڑھوتے عمل کر دسب باتوں
کرن کتاباں اپڑہیت رکن ساتھ صفائی
کیوں کتاباں زمینت کرے منان حکم تھائے
بلا اسنوں جے تانبے لاسو سونا پھرین جا دے
کالوت یوشع تارون تنان لوز حضرت حکم سنایا
حفظ تورات آئی اس تائیں سونا خوب بنایا
بے حد دولت جمع کرائی کسے نہ معلوم حال
ہوئی محبت ساتھ جاں دولت صدیوں مکھ بھوایا
نافرمان ہو یا منکر لگا دکر اون
دنیا مال اپڑ خوش ہو یاں زرب تائیں سو ہنوں
مسکین یتیمیاں دیہہ شیرہاں نیک نہ حکم دسا من
کر بھلیائی توں بھی خلقیں ملے اگے وڈیائی
اس دچر کی حق رب تیرے داکراں زکوٰۃ آدائی
رب فرمایا کیتاں انہاں ساں دکھاں دیاں ماہاں
دے تکلیفاں طرح طرح دیاں وڈر وچر جلائے
لجہ بندے تارون ہمر اے جان کفر وچر بھلا تھی
کر دوطر غلام چلیندا تاج لہرے پدھر کے
ملے اسان ایہہ عزت دولت حرص دلاؤ چر دھروے
کم بختو افسوس تھساں پر دنیاطالب کیسے
تارون ہی عزت کسے نہ کیسے نزل دیکھ ڈو لاؤ
ہر ہر باتوں کرے عداوت ظالم ظلم کمائے

وہ گڑی کرنی اللہ دعا اپنا وقت لنگھاندرے
 قادیون پہنچیا کتنا حصہ بد سے نام کمالات
 مسکین تیریاں دیہہ راہ ہارے حصہ ایہہ نہ کو اتاں
 قادیون حسابوں غوطے جاندا جیوں ٹوٹندے چالے
 کہندا ہوئے لالچ کردائے مال اسان تھیں
 تیرے پیچھے ہاں اوہ کہندے کہ جیوں میں بھلے
 آکھے جھوٹے بہتان بنا کے کراں موسے سووائی
 اک دن حضرت تجرم زناہ دی حد سزا سنائی
 پناہ خدا دی حضرت کہا ظاہر کریں سنایا
 بدی قسم کرا دن حضرت جس توہمات اتادی
 اس بدی کھا قسم سنالو میں فاحشہ لون فرمایا
 پایا خون خداوند عالم کئی عورت ڈدی
 قادیون ندی تھیلی دتی کہہا دو جی دیساں
 کرا یہ بات سٹی اوہ تھیلی مہر قادیونے والی
 پٹے سجدے رب اگے حضرت پھر بد دعا کرائی
 آیا حکم خداوند عالم تہہ زمین سخت لاری
 سجدے تھیں سر چاہی نے یاداں لوں فرمایا
 دوست اسدے ساتھ اسدے اج اپنا کرن مکانا
 باہجہ دو جنیاں کوئی نہ رہیا سب ہی دل آئے
 پکڑے گٹیاں تیک کہہا پھر ذرا پتھے اٹکائیں
 گوڈیاں تیک گئے دھس دھرتی فیر کتر تک جاننے
 بند ہوا تو بد روزہ عذاب ترعدے پاسے
 اسرا تیلیاں تھیں کجہ بندے آپس وچہر وچا دن

حکم نہ کوۃ خداوند آیا قادیون حکم سناندرے
 حضرت کہہا دس سو تھیں اک کڈھ حسابوں ملاں
 دعا کراں بخشا لوزاں تینوں یاد رکھیں حق باتاں
 نہ مالان دی بہت محبت کروے مال مثالے
 ساتھ یاداں دے کرا باتاں کراں صلاح تسان تھیں
 توں سردا عقل دا پورا کہ تدبیر جو آئے
 دے زرمالان عورت فاحشہ تہمت کرن منائی
 کہے قادیون خود توں کیوں کرا دیا چرچا کرے لو کائی
 فاحشہ عورت سد بلائی سی جس لوں سکھلایا
 لشکر غرقی کیتا فرعونے جس رب پاک جباری
 اصل حقیقت آکھ سنالو میں کی تیرے دل آیا
 بولی ہاں بدکار نہ پھر بھی گناہ تساں پردھردی
 لا بہتاں موسے پر کہند آیتوں خوشی کرسیاں
 ایمان دلاں قادیون تیرا ت ہوئی دیکھ ملالی
 قادیون ستایا میرے تائیں اسلوں دیہہ سزائی
 جیوں چاہیں کہ مرضی اپنی مرضی ادہ ہما دی
 میں تھیں رب فرعون ڈوبا یا من ایہہ بھی مہتہ آیا
 میرے ساتھی حالت انہاں دیکھ پڑھن شکر اتا
 حکم ربے تھیں پکڑ زینے حضرت حکم کرائے
 فیر زمین لوں کہہا حضرت انہاں مورد حسائیں
 چھاتی فیر گئے تک جاندرے مجز نہرا ستاندرے
 غصہ نبی نہ کھٹیا رانی غائب زمین کرائے
 سزائیوں حرص قادیون حسایا سن حضرت لوزاں

قادیون خزانیاں لاڈلہ ساڈن حضرت عرض کئے
دیکھ ایہہ حال قادیون دھسن اکہن جو طمع دکھاندے
اسیں بھی چاہندے مال خزانے فضلوں رب بچائے

رب فرمایا سب گھر مالان خزلے زمین دباے
کشائش لذت یا تنگی دکھے بدبے بھید نہ آندے
نہیں تے زندے دانگ قادیونے جانے زمین حسائے

بیان عامیل کا

امراٹلیاں کھیں اک بندہ نام عامیل بتاؤن
غریب کھتیا مال اوہ پیر بہتی عرض دکھاندا
دولت مال اپو کہ قبضہ مکروں ڈھونڈے قاتل
پنڈوالے پھر شکونکی لان ذمے اک دوہے
ذمے لاؤ اک دوہے وے ماد بندہ رب کیہا
موسے نبی دعا کریندے لے میرے رب بادی
جناب الاہول حکم آیا جو نبی موسے فرمایا
فرمایا اب مردے اپو گوشت گائے لاؤ
قوم کہے پھر حضرت موسے ٹھٹھا اسان کراویں
ڈٹھا سنیا نہیں کدائیں کی مطلب اس گل دا
قوم کیہا جے حکم لے دا گائے عمر بتائے
نکی بڈھی جو ان نہ بہتی بڑھپے میان جوانی
کہن لگے پچھ رنگ گائے دا کرے بیان بتائے
قوم کیہا پوچھ اللہ تائیں کی کم کردی کارے
چاہے رب اسیں لہا پائے مرضی جو اس گائے
کھوہ پانی بل زمین نہ واسے بدن سلامت سارا
اس وصف دی گائیں تائیں لگے کین تلاشال
چاندیوں چمڑا پھر دگائے دا قیمت اسدی ایہا

مال دولت اس پاس بہترانہ فرزند ستاؤن
ماد چاہے نون اوہ اک راتیں باہر لاش ستاؤن
لاہمت پنڈوا یاں تائیں پکڑے انہاں یا اطل
وجہ قرآن رب خیر سنائی جھکونی چاہے بو جھے
جو چھپاؤ ظاہر کہ ساں میرا ستوں سنہا
خونی کیویں پچانیاں جلتے پی خرابی بھاری
قوم میری لے پاک خدایا مینوں عرض کرایا
ہو ذندہ خود قاتل وے میرا حکم بجاؤ
مردے لایاں گائیں گوشت ہوگ زندہ فرماویں
حضرت کیہا پناہ خدادی ٹھٹھا کم جاہل دا
حضرت کیہا حکم اللہ دا جیوں کر دسیا جائے
کر جیویں کم رب سنایا یویں اس لوں بھانی
کینا حضرت گہری زد دی رنگ سوہنا دل بھائے
سبھے اند نہ ہو لیاے نشان بتاؤ سارے
حضرت کیہا اب فرمایا محنت کرے نہ کائے
ند دنگت دھیر داغ نہ کوئی اکو دنگ پیارا
بن انسانی شکل فرشتے دستیاں گائیں شناساں
سی گائے وچرو پکن حکمت تاں ایہہ قیمت کیہا

دقت مرن دے اکویٹا ب پیر داں کہندا
بیٹا ماں دی خدمت کردا بعد پٹیو لنگ گانی
جو نگیا سو دے کر قیمت گائیں خرید لیاٹے
جس دم مرد سے اپرا لائی جان تھدا وند ڈالی
بھتریکے میر سے ادیا بیٹوں مالوں حرص دکھایا
کم نہ آیا مال دئی دا عوض قصاصوں پھڑپا

انرا بیٹوں مرداک صالح جنگل اندر دہندا
میری گائیں اس لڑکے لڑن دیوین دقت جوانی
ڈھونڈ پیرے گائیں انرا بیٹی پاس بھڑی اس آٹے
گائے ذبح کر کر حضرت ایدس زبان نکالی
لاٹوں خون ہو یا پھر جادی لیل عامیل سنایا
دہو گواہ اس خون میر سے دے پتہ بتا کر مر یا

قصہ عروج بن عتق کا!

وحی لیتی رب حضرت موسے بنا باباں سردالوں
دیسناں فتح تھائے تائیں وعدہ سمجھ سچا توں
بھیج نقیب حالات ملکہ حیانت کن گھلانہ دے
طر نے شام جباراں دیکھن ہیں چنگے یا بندے
بہت زیادہ چڑا مال قد نظر و چہ آیا!
پاک خداوند کئی سو سالوں اسدی مہر دکھایا
نکاح اسدیو چہ بھی اک عورت فیص الانبیا لکھایا
معارج النبوة قصص الانبیا کتھن لکھیا ہے مذکور
کتھوں آئے کتھے جانا انہاں پتہ دسالے
دیکھ حقیقت جبار اندی دل لاچہ خوف گزارے
کھا کر خوف نہ قوم لڑے گی موسے نبی بتاٹے
دنساں نقیبیاں لاد پو شیدہ کھولے لوک راستے
قوم اپنی لڑن حضرت موسے آکھن نبی خداٹے
قوم کہیا نہ چاہیے لہو تاں لوک نہ دوا د آٹے
کہن پوشع کالوت اتہا نزل ساں فتح دیاں آسناں

شام زمین مقدس اندر دسے قوم جباراں
کہ جہاد جباراں دے سنگ اپنی قوم ستا توں
حضرت موسے و چہ کتھانے قوم اپنی لے جانہ دے
نقیب باباں سردال گئے جباراں قوم حضرت نقیب نبی
عروج ناموں بن عتق و طعلتہ مہر حیران تکایا
لڑج نبی دے دقت طوطا لڑن اسلوں بچایا
حضرت آدم دے اپنے قتل دقت موسے تک آیا
بعضہ آکھن پتہ عتق سی مائی نام صفورا
حضرت موسے لڑن لڑاں عروج کھیندا حالے
سن کر عروج کڑ گھر اندے چھوڑ دتے پھر سادے
ڈلا پتی و چہ توں آٹے آکھن کعبید چھپا بیٹے
انحضرت ہادون موسے لڑن جباراں حال سنائے
کالوت پوشع دو نہر ظاہر نہ کیتے عالی درجے پائے
نہ ڈلا دولا اللہ سا لڑن وعدے فتح بتاٹے
نکل جان د جانتک و کتھوں تانتک مول نہ جاسناں

حضرت موسے کہن فتح داد عدہ حق تعالیٰ
 قوم کیہا اے حضرت موسے ادھر قدم نہ چاساں
 حضرت موسے کہن خدا یا کریں جدائی انہاں
 ادہ زمین خدا نہ کیہا کراں حرام انہاں تے
 اسرائیلی چاہن مڑکے ملک مصر توں جانا
 فتح یوون لوں دیوگی پھر عرصہ چالی سالوں
 عاصا لے کر حضرت موسے ہاندوں و لوں جاون
 حضرت موسے ما دی عاصا اللہ اکبر کہہ کے
 قدام بنی و چہ حضرت آئے حال انہاندے تکے
 دیکھو انہاندی حالت موسے نبی دعا فرمائے
 سایہ کینا گری کادن پھروں دتا پانی ؛
 کیہا انہانوں حضرت موسے من سلوا سے تائیں
 باز آون جمع رکھا دن کہن طے یا نا ہیں
 من سلوا کھا کہن گئے اک ہونا شکر پکا دے
 اس اک کھانے پر نہ رہے کہہ اپنے رب تائیں
 حضرت موسے پاک خدا دا انہاں حکم سنایا
 نہر اندہ جاد اخل بوڈے جوتساں چاہے
 ایویں انہانوں جنگل اندہ برساں کئی دیہا یاں
 حضرت موسے پھوں پوشع اللہ نبی بنایا

حضرت بن یامین اولادوں پوشع نبی بتادوں

کالوت نبی اولاد ہود سے باپ یعقوب سنادوں

اسرائیلیاں چالیں برسوں جنگوں ملی رہاں

جالیسے و چہ شہر گراہیں خبر قرآن سنائی

جیوں فرعون قانوں مرداٹھے یاد کرد ادہ حالوں
 لوں جاتے رب تیرا دو توں لڑو اسیں جاساں
 اپنا تے بھائی دا ذمہ مالک بناں نہ تہناں
 نہ داخل ہوں دیہا دن تم تھیں عالی برس تنہاں تے
 اس تقییروں دیہا جنگل دچہ چالی برس نکانا
 کالوت پوشع رب نوح دتی پھر دو لوں مرد کالوں
 ملیا عوج شہر دچہ انہاں چاہندا سی بکرا دن
 عوج گیا مر کھا کر عاصا پیادین پر ڈھکے
 نالے گرمی جنگل اندہ ٹڑدا ہیں تھکے
 سلوا بھیجیا سی رب کالوت تے من وانگ گڑا ہے
 اپنا اپنا قوم تمامی چشمہ خوب پہچانی
 دن دو جے لٹی جمع نہ کریو ویسی رب سدا میں
 جمع کھانا رب باسی کردا تازہ دے انہا میں
 کد تک کھاساں من سلوا لوں ہود موسے کر چاہے
 ساگ پیاز مسرتے گندم دیوے سن اسائیں
 اعلیٰ چیزاں بدلے ادلے منگو ترم نہ آیا
 غصیوں لب محتاج کرے تے دسو پھر کی داہ ہے
 حضرت موسے ہادوں رہیدیاں ہاتاں بہت سنایاں
 اس تھیں بعد کالوت نبی ہود رب دا حکم سنایا

بیان حضرت موسیٰ اور خضر علیہ السلام

فرعون قوم ذہن دے چکوں مسلم سنن تماموں
 میں سن شیریں سخنیں حضرت عیسیٰ یہ بات چھادی
 حضرت اکھیا میں نہ جانا اللہ پاک ارادہ
 خاص علم لوں جانن والا ہے اک یاد بتا دن
 بل کہ علم سکھیں اس پاسوں اللہ حکم سنا دے
 ملیاں با پیچہ نہ بسنوں مرنے بھالوں سال شگھائیے
 کھن بھی لے دیا حضرت ٹپے سقر مدامی
 دیا کتا دے پتھر اپہ حضرت قدم ککائے
 دھو کر بندے حضرت یوشع دیاں پامل کھایا
 ہو زندہ دچہ دیا مچھی جلدی غوطہ لایا
 داتک سرنگ دچہ خشکی پلے دیواہ بنیدا پانی
 یوشع بھلا ذکر بھی دا جیوں زندہ ہو تودی
 کہن یوشع لوں ککھ لگی ہے دیہ کھانا ہن کھائیے
 سے حضرت جت سو گئیے سو لاند عجیب دسایا
 شیطان بھلایا میرے تائیں دساں حال دیہانا
 دیا دستہ دتا اسلوں خشک زمین دسائی
 دیا اندل سرنگ پانی دی بیوں نظری آئے
 مچھی ماہ دکھایا جتھے اللہ حکم سنائے
 پڑ کھرا مڑ پھلی قد میں آئے جا ضروری
 راہ خشکی سی دچہ دیا دے پئے راہے کھر جانڈے
 رب فرمایا نیکان کھیں سی بندہ نیک بہانا

جلس اندل حضرت موسیٰ کر دے وعظ کلاماں
 قوم دچوں مرد اک نوا ہشوں حضرت عرض گلدی
 تیں کھیں علم عمل دچہ کوئی ہوگ نہ ہو نہ زیادہ
 حضرت جبرائیل نبی دل آیا حکم سنا دن
 دو دیا من جس جگہ اد کھے نظری آدے
 موسیٰ نبی کہا اے یوشع چل خضر دل جائیے
 حضرت موسیٰ دے سنگ یوشع خدمت کرن غلامی
 دو دیا من جس جگہ چل کر اد کھے آئے
 کھکے مین حضرت موسیٰ اکھیں تیند آیاں
 کباب بھی پر قطرہ پانی گم دھو کھیں آیا
 حضرت یوشع حیراں ہوئے حکمت دیکھ د بانی
 خوابوں اللہ ٹپے پھر حضرت منزل کرن سقر دی
 کھک سقر کھیں حضرت موسیٰ کہن ذرا دم لائیے
 بھی زندہ ہون والا خیال یوشع لوں آیا
 لارا دہ سنا چل گیا مینوں تینوں حال سنانا
 زندہ بھی ہو دیا جانندی دیکھ حیرانی آئی
 جیوں جیوں چلے دچہ دیا دے پانی ہٹدا جلے
 حضرت موسیٰ سن فرمایا جاادہ ڈھونڈن آئے
 حضرت خضر ملے اس جانی بات خداوند پوری
 سرنگ پانی ماہ مچھی اہمدا پس دواں اندے
 حضرت موسیٰ یوشع دو نہاں ملیا خضر بیابا

اپنے پاسوں علم سکھایا بخشیاں عقل دانایاں
 خضر نبی سن لیٹے ہوئے منہ پر چادر پائی
 منہ نکال چادر کھین باہر دین جواب سلاماں
 سیکھن آیا علم تسال کھیں نبی موسے فرمایا
 حضرت موسے کہن خضر توں تا بعد اسنا لڑاں
 کہیا خضر توں ساتھ من کھیں طالت صبرت پاؤں
 خضر کہیا توں لانا نہ بھیجیں میر کیوں کہ سکیں
 ظاہر کم بریائی والا میرا نظری آئے ؛
 شرف کراں کم چہرے لوں میں توں دچہرہ دخل نہ پانا
 کہے قبول خضریاں باتاں موسے کرا قرابے
 پڑھ کشتی دیا دچکادے جسدم ساسے آئے
 چھیک کہ بندیاں حضرت موسیٰ جسدم نظری آئے
 خضر کہیا کہ یاد قرالیاں موسے لوں فرمایا
 یاد آیا اقرابے موسے لوں گیا بھل ستا مدے
 پکڑ خضر اک بال کھٹہ بند اچھے کر دیو اسے
 ناحق خون نہ جائز کہ نا ایہہ محصوم سجلا
 مخفی رہ مز جو خاصاں دالی عام نہ سمجھاں پاؤں
 تم باذن اللہ کہیا تمس لے مویا نہ لب جو ایا
 جبر و لوں ملکوت لاپو لوں چہرے واقف تاہیں
 لہر خدادے عاشق واقف جو مر نہ تہہ موسے
 پڑھنے سننے والیو بھائیو موسے شان بلندیاں
 خاص الخاص ایہہ عام سمجھ کر الٹ نہیں کر لیتا
 علیحدہ علیحدہ کم انہاں لوں اللہ نے بتلائے

اس دیاں کلاں ہواں تاہیں تاہیں سمجھاں آیاں
 ہوئے نبی سلام علیکم انہاں آکھ سنائی
 کون کوئی ہو کیوں آئے دسو کر و کلاماں
 خاص خدادے حکوں آکر دشمن تیرا پایا
 علم سکھائیں اپنا جو تیں کیتیاں رب عطا لیاں
 موسے کہیا صبر نہ ہلاں بیشک توں اتنا لویں
 بھلے بڑے دا بھید نہ لگے بات کیوں جو سکیں
 باطن دچہ بھلیائی ہر دم سے ہواں یاد نہ پائے
 جاں تک خود میں تاہیں دساں بالکل یاد دکھانا
 ہو کھلے مل سفر کہ بندے پہنچے ندی کنارے
 کہ حکمت اس کشتی تاہیں چھیک خضر لے پائے
 حضرت موسے کہیا نہ کشتی توڈ ڈباں دیائے
 صبر نہ کہیں کم میرے دچہ پہلاں تہہ بتایا
 کشتی جدد کنارے لگی اگر گراں چہ جاندرے
 مار دتا اس لڑکے تاہیں موسے دیکھ پکارے
 یاد خضر اقرابے کہ ایا بھل کیوں کہ کلا
 دل دوست دچہ یاد الہی مویوں مس دکھاون
 تم باذن اللہ کہیاں جو ایا سمجھو لہ کی آیا
 عمل ناسوت انہاں توں مشکل ہے لکھ لالو انہاں
 جنت و دوزخ دے غم خوشیوں ادہ ہود و کھلوئے
 بہت ارشدے نبی اللہ دے وانگ دست بلندیاں
 ایسی موسے خضر و نہاندا کو حرف جو مینا
 ایسے کارن اکسے جسے دل مطلب کارن آئے

و عدہ یاد آیا پھر موسیٰ حضرت سن پھپھتاے
 ساتھ دہن داغند نہ کر ساں کریں علیحدہ میوں
 اگے جانہ سے ویلے شاماں گراں آگوں اک آیا
 بعد آیاں لوں کوئی نہ پھچے بو ہا بندہ کراون
 نہ دروازہ کھولے کوئی کھانا نہیں کھواے
 نہ کوئی تنہی بستر لیا باہر ڈیرا لادن !
 ڈھاہ اسنوں پھر نہی بنائی حضرت خضر حمانی
 مزدوری لیندوں کھانا کھاندے بھکھیاں ات دہائی
 تے قول گئے ہو پوسے بھل اقرار گیائی !
 دیکھ جنہا توں مہر نہ ہو یا مین میں آکھ سناواں
 کرن مزدوری وچہ دیپاے جیلہ رب بنایا
 دو ڈبرائوں پاک خداوند کشتی جلیوں پالے
 کیوں جے کشتی ثابت پکڑن شاہ لے گا کھ سنا یا
 پھولے دٹنے جی انہاندے ایس سلیوں کھاسن
 مومن ماں پو اس لڑکے دے کھولان لہا چھپایا
 مرد اسنوں پھر بیٹی دیساں باس عوض تہاکن
 ہر کم اندہ حکمت لیدی حضرت خضر پکاہے
 دو تیمم سی پو جنہا اندا ایسی مرد خدائی
 حاکم یا کوئی ہونہ لے جاندا لڑکیاں حقوں باہر

خضر کہاے موسیٰ عدت کر کے کیوں بھلاے
 کہا موسیٰ مین جے میں پھچاں دخل دیاں کچھ تینوں
 کہے تیرے پر عمل فرض سی پو میں بھل سدا یا
 اس گراں وچہ شاموں پہوں کل مسافر آون
 موسیٰ یوشع خضر تے بھی شاموں پھچوں آئے
 بہت آونناں مادیان ایہر کچھ جواب نہ پاون
 اک دیواہ گرن لوں پھر دی سی نزدیک پرانی
 نھرت موسیٰ کہے خضر لوں محنت مفت کوائی
 حضرت خضر کہا مین تیری میری پٹی جدائی
 تن باتاندے معنے ظاہر باطن تن سمجھاواں
 دو بھرا ملاح غریباں کشتی چھیک کرایا
 پنج بندے پیارا انہاندے دو کماون والے
 کشتی اندہ حکم خدا تھیں میں سی چھیک کرایا
 اتنے عیب پاووں نہ پکڑن تے ایہہ لائق کماسن
 ادوہ معصوم خدا دے حکوں جو میں ماما دکھایا
 محبت لڑکے پاووں ماں پو محبت رب بھلاون
 اس لڑکی تھیں ہون پیہر شان جنہاندے بھلاہ
 دیواہ پلائی کرنے والی جو پھر لوں بسنائی
 دفن نھرانہ سلیجہ دیواہ سے گریاں ہوتدا ظاہر

سی منظور ہے لوں ایویں لڑکیاں ملے عزازہ

مہربانی بخشش رب والی جسدیاں عالی شانان

حضرت خضر تے حضرت موسیٰ کر دے فیر جدائی

پھچلی علی خیر خداوند سرد نبی سنائی !

ذکر وفات حضرت موسیٰ و ہارون علیہ السلام

جنگل تیرہ و چہ تیس برس جاں ہو یا گنڈن والا
اس دن حضرت موسیٰ کے اکھوں ہارون نون فرمایا
بھایاں دو نہاں جانڈیاں تائیں باغ اگلاں آ یا
حضرت ہارون بیٹھ تخت پر آکھن موسیٰ بھائی
حکم خدا کھیں تخت دسے پر فرشتے جان نکالی
بعض کہن وجہ گیا زمین دسے بعض کہن آسمانی
کیا قوم یقین نہ جاں تک لاش نہ دیکھاں اکھیں
قوم کیا ایہہ کیوں مر یا ساڈی سمجھ نہ آ یا
بہت پیار ہارون نبی کھیں آہا انہاں تائیں
حکم لے بے کھیں زندہ ہو کر حضرت ہارون بولے
بعد برس تن حضرت آپر موت فرشتہ آ یا
ملک الموت کہا اے حضرت اجل پیغام لیا یا
مرضی کھیں رہ پاک خداوند خود تینوں فرمایا
ملک الموت کہا منہ دستے حضرت جان نکالاں
کیا فرشتے جان کڈھاں میں حضرت اگھاں اہوں
ملک الموت کہا یا حضرت کڈھاں پیراں طرفوں
میرے تائیں التذمیرے بخشے ہیں انعاماں
ہو کلاماں کرنیاں چاہاں حضرت سخن سنایا
آکر پاک خداوند تائیں ملک الموت بتایا
لاؤ دلا ندے اللہ جانے حضرت نون فرمایا
حضرت موسیٰ کہا اے اسی ڈاہڈا شوق دکھاؤاں

بھی حکم خداوند عالم موت ہارونوں حال
اسے بھائی پیل قوموں باہر حکم الہی آ یا
وگدی نہر ڈکھی وجہ بانے کندھے تخت دسیا
خوب جگہ ایہہ ایتھے دہٹے مرضی میری آئی
حضرت موسیٰ نظروں غائب تخت ہو یا وہ عالی
موت ہارون دی حضرت موسیٰ آکر قوم سنائی
دعا کیتی سن حضرت لہ بالاش ہارون دی دسیں
شاید توں خود اس تائیں سچا ہونے پایا
تاں موسیٰ نون ایہہ گل آکھی موسیٰ کرن دعائیں
میں مر یا ہاں حکم خداؤں ایہہ کہہ ہوئے اولے
زبارت آ یا کہ جان نکالیں موسیٰ نبی پوچھیا
حکم لے دا جے توں زندہ رہنا ہے دل آ یا
نکالیں جان میری کس یا ہوں حضرت آکھ ستایا
رب سنگ ہو ہوں کراں کلاماں کہا کہ میں تمیالاں
حضرت کہا جلوہ ربی تکیا ساتھ نگاہوں
حضرت کہا انہاں کھیں ڈر کے طورہ جالواں میں شرفوں
باہجہ وسیلے آپ فضل کھیں میں کھیں کرے کلاماں
اے نہ چاہاں موت فرشتہ سن کہہ اپس آ یا
جو کچھ کہا حضرت موسیٰ سارا حال سنایا
موسیٰ میری طرف آون نون اے اسی نہیں پوچھیا
سخن آخری کرنے چاہواں تیرا شکر بجاؤاں

الشریک کیہا اظہار سے دل دیاں کر اظہار اس
 امت آل اولاد تساتوں سوینی یاد ب بادی
 لذیق حلال کھلاؤیں عاجز میری امت تائیں
 ماریا عاصا حضرت موسے وہ یاتے دسایا
 ماریا عاصا حضرت موسے ڈکھا سنگ سیاھی
 ڈکھا سنگ ڈکھا وہ چہ کیرا الہ بدی حمد پکانے
 میرے رب دکھیں توں میںوں شکوہ ذق کھواندا
 کسے نہ رکھیں بکھا خلقوں اندر دن تے راتاں
 پاتی ہیٹھ پتھر وہ چہ کیرا نہ میں بھلا جانی
 باب بے بختیں سن کہ حضرت ہو خوش واپس آئے
 کس دی قبر نکالو اس جا دیکھ حضرت فرمائے
 ملے ثواب توں بھی دل کڈھیں حضرت کریں خیالاں
 حضرت موسے تائیں کہندے دیکھ جو لوح بنائی
 ہو وہ اذدیکھو وہ چہ اسدے کھولے جسے تنگ ٹی
 کہن افسوس ایہ ہوندی میری ہے کیا سوہنی جانی
 جان بحق تسلیم ہوئی پھر روح وجودوں دکھایا
 سوہنے بدن مبارک اپر جنتی کلن پہنایا!
 روضہ حضرت موسے دالب حکمت کنوں چھپایا
 کلام اللہ دی پڑھ پڑھ بخشو موسیٰ نبی رہا نے
 کہ معراج ملے جاں سرور موڈ گھلے کئی والی
 کوشش اسدی بھیں اکا ہ نہ لے ہوئے چھ ماہوں
 ایہ بھی تقویٰ کھوڑے کر دے جو رب حکم لرایا
 مرضی بھیں پھر عشق الہوں خلقوں کرن جدائی

جان ہزار ہوشے جسے میری حکم کنوں کل واناں
 طور پر جا سکوں حضرت موسے عرض گزار دی
 بچاؤیں راہ حراموں انہاں رکھیں وہ چہ رضائیں
 موسے ماہذین پر عاصا پاک اللہ فرمایا
 ماریا عاصا دریا پر موسے کیہا ذات الہی!
 ماریا عاصا سنگ اپر موسے حضرت حکوں مادے
 متہ وہ چہ بیز پترادہ کھانداتے تسبیح پڑھاندا
 جگہ دین میرے دی جانے سندائیں میریاں باتاں
 وہ فرمایا تلے میں دے چل دا ڈکھا پانی
 تیری امت موسے میںوں بھل کیوں پھر جائے
 چلدیاں راہ وہ چہ قبر کڈھیندے بندے نظری آئے
 کیہا انہاں اک لہ بدادوست جسدی قبر نکالاں
 ساتھ اہتاندے حضرت موسے قبر تیار کرائی
 تیرے قد برابر حضرت جس دی قبر ایہائی
 لوح دیکھن لوں لینے حضرت بہت دلے لوں بھائی
 ہو سے وقت فرشتے سکوں جنتی سب سو نگھایا
 لودی ملکاں کڈھ قبر بھیں حضرت لوں نہلایا
 نماز جنازہ پڑھ کرادے سے قبر اندر دفنایا
 روضہ اقدس حضرت موسے دانہ کوئی جانے
 امت پاک محمد والی جس لوں بہت پیادی
 موسیٰ نبی طفیل نمازاں ہو یاں درج پنجابوں
 ایہ احسان انہاں سر سادے حمدوں و دہر ٹھہرایا
 اک سو سال پنجاہ ہوا تے عمر نبی نے پانی

ذکر حضرت یوشع علیہ السلام و بنی اسرائیل کا ملک جتارین کا فتح کرنا و یوشع بلعم بن بئور کا

نبی موسے دی بھین جو مریم یوشع بیٹے اسد سے قوم اپنی لڑی حضرت یوشع کیہا شامے چلو حطہ غنا خطا یا نا پڑھو پو شمع من ریایا بعض محولواں حنطہ پڑھنے مطلب گندم چاہئے سارکھ مز اخل ہمدے ہوشے بلق شہر و چہ آئے بعض کہن و چہ زندگی موسے وقتان سے ایہ نامے جا جہاد حکم کہیں کیتا کیتے قتل ہزاران ! پانچ و چہ ایلیا شہرے آئومن پھر وڈ دے بالق شاہ دیاں کثرت فوجاں اسد سے حکوں لڑیاں بلعم بعور شہر بلقا و چہ ولی اللہ اک ہو یا لوں مقبول خدا دا ہیں حق ساڈے کریں دعائیں بلعم کیہا حضرت یوشع نبی خداوند تعالیٰ بری دعا حق انہاں کرنی میوں طاقت ناہیں انہاں کیہا نہ دین قبولان تے اپنا نہ ہاں ان ابن عباس کیہا گل سن کے خوف بلعم لوں آیا بلعم اپنی عورت اپر عاشق دیوں سجاولوں بادشاہ اسدی عورت تائیں خوش کیتا کے مالان بادشاہ تے عورت خاطر رب دا خوف بھلایا کرن زنا تے فتح نہ پاس ہاں کی مسلم باندی ! عورت بلعم کیہا بلعم لوں کہے نہ لگیں میرے سے ہو عورت تھیں تنگ ارادہ بلعم کرے بدعائے

پنیر کیتا پاک خدا نے فضل بڑے تے جسد سے کرو لڑائی مار جباران ملک انہاں دا ملکو اسے رب بخش گناہ اساد سے جس دا مطلب آیا متقی سجدہ کرن بخولی گردن چتر بل جیائے ستر ہزار اندازا مارے اللہ بھیج دے بائے سجدہ کر دے حطہ پڑھنے داخل ہوشے شامے سنگ پناہ جتارین قبولن چھوڈے نیکو کاران شاہ بالق بلقا شہر پر پھر حملہ کر چڑھ دے پادہ مسلم فوجاں آگے آخر تا ہیں اڑیاں کہن انہوں کہ مدد ساڈی وقت مصیبت بھویا فتح اساد ہی ہوشے انہاں پر کہیں خداوند تائیں فوج اسدی و چہ ولی خدا کے اک تھیں اک نمالا نبی موسے دا دین قبول لائق ایہ ہے تساہیں جسے نہ دعا کریں حق ساڈے سے کہ سولی ماراں ایپر کچھ دعا نہ کیتی انہاں عذرہ ستایا ! نہ کچھ عورت اترولی دا لدی خودی گملاوں کہن شاہ دا بلعم منادے عورت کرے سوالان مسلم فوج اندر عورتاں بھجوا آکھ ستایا جیونکر بلعم کیہا کیتا رب بجائے غازی دیہہ طلاق جالواں میں کہہ رہے ہاں نہیں گھرتیرے س پر حملہ کر لے خاطر بھریوں شہر و سائے

عدلت نول سمجھاوے بلغم سمجھی نہ سمجھاوے
 عورت تائیں بلغم کہندا کہ توں خوف خداے
 بلغم بھور گیا تلک ہو کے کر گدھے سواری
 گدھے کہا پٹر گھردی طرفے وچہ تفسیر لکھا یا
 بات گدھے تھیں سُن کر بلغم خوف خدا تھیں آیا
 بات گدھے تھیں کیوں سُن ڈریوں اُوہ آواز شیطان
 بمنوں عزت تے سرداری دیوے شاہ دریا سے
 باقی شاہ تے قوم اُس دی پھر ربا حکم ستاویں
 بلغم تائیں شیطان دشمن جاں ایہ بات بتاویں
 مسلماناں نول اُس بدعاؤں پاناسی دن آئی
 حکم تیرے تھیں فتح امیداں میں لایاں سنا یاں
 اک مقبول بندہ وچہ اتہاں المیونے فرمایا
 اُس بندے نے حق تساؤں کیتی بڑی عاٹے
 رکھ سجدے سر حضرت یوشع عرض کیتی دریا سے
 دعا منظور ہوئی اسے یوشع حکم اللہ فرمایا
 قوم اپنی نول کہا حضرت ہمت کر کے مارو
 دن دو جسے روز جمعہ دا غازی کر دے بنے
 فلک بیا دل حضرت یوشع حکم نہ ہفتے لڑنا
 دعا کرن لے پروردگار سورج نول انکائیں
 دو گھڑیاں دن بڑھے دعا تھیں اللہ فضل کماے
 حکم اتہاں نول مال غنیمت کھان حلال نہ آیا
 بلغم بن باغورے آ کے حضرت یوشع تائیں
 بلغم بھور تائیں پھر حضرت یوشع نے فرمایا

بدعا کراں وچہ عظمت جیکر سب نول آئے
 کہے عورت جے نہیں تائیں جانواں گھروں سناے
 پہنچ جنگل وچہ گدھا چلن تھیں ہوجاندا انکاری
 بڑی دعا سنی کریں نہ مسلم دوزخ جلیں سنایا
 اُسے دیلے بھیس بدل کے شیطان سخن سنایا
 باقی شاہ سنی کریں دعائیں سہے تسلیم سلطان
 سہے عورت تیں قبضے تیری ٹھیک ہون کم سائے
 اُوہ نن تال ہونوں پیغمبر درجہ رب تھیں پانویں
 وچہ پیاڑ چا جت کزدا جا بدعا کرائی
 ہوتی حضرت یوشع رب نول عرض سنائی
 ہونے شکست کی حکمت اس وچہ باتاں سمجھنے آیاں
 اسم اعظم اُوہ بندہ بڑھدا یوشع دعا سنایا
 تسال شکست ہوئی اس کارن لہیں وچہ رازا ہائے
 چھین بزرگی اُس دی حسی اس میں دعائوں ہارے
 اسم اعظم مو تقویٰ حامد اُس تھیں اسل لہایا
 بدعا کیتی کل بلغم اسال پیر ہوئی شکست وچارو
 لرزے زمیں خدا دے حکموں شام پئی دن ٹھلے
 ہے ممنوع کم کاروتی دے صرف عبادت کرنا
 لہج ہی فتح اسادی ہووے لے سکر رب سائیں
 فتح جباراں ہا پیر پائی غازیوں شکر بجائے
 اس کارن سب مال غنیمت اندر نار جلایا
 کہا سلام علیکم تینوں فتح دتی رب سائیں
 بدعا میری تھیں تیں بزرگی چینی رب بتایا

دیال بشارت پوریال ہوسن تیریاں تن دعائیں
 رب العالم کہے جے جہانہدے دسے کراں بسدال
 رعیت دل دی دنیا اس نول بہت پسندی آہی
 عورت حکومت کیے عورت دے رب کے حکم بھلائے
 آگھر عورت تلمش کہندا اس بد بختی تیری
 عورت کہندی بندگی تیری ہے کئی برسوں والی
 کہندا صرف دعا نوال تنال با بھول نہ کچھ پتے
 بلعم کہندا روز جزا نول رکعالتن دعا نوال
 کہے عورت دو کاتی تینوں تنگیں جیتیں مرنی
 ہو مجبور بلعم نے کہا بخش اس حسن خدا یا
 حسن اس کے تھیں وانگ شمعے لگ گئی شنائی
 بلعم عورت مرد بیگانہ تک کے یاربتانے
 یہ دعا کریتا غیرت غضبوں کہندا پاک الہا
 سیاہ گئی رب حکموں ہوئی دیکھنے تھال دودکے
 عورت گئی شکول عاجز بلعم پیراں مرد دھری
 ہو مجبور بلعم در رب کے عجزوں عرض کرانی
 سی جیسی اوہ ویسی ہوئی بیوی بلعم جور سے
 حضرت یوشع پھر لے فوجاں عمو صیصوں داں
 اوتھوں جا کوہ اروی طرفے شاہ بارستے تلیں
 اوتھوں مغرب طرف گئے شہر اگول پھر آئے
 فوج انہاں پر پائی حضرت یوشع حکم عقاروں
 ست برسوں وچہ شاہ اگلی مسلم فوجاں ناسے
 کالرت نبی نول حضرت یوشع دے کر پھر خلفائے

حضرت تھیں سن حکم خدا دا نعم پیا اس تائیں
 ساتھ نشانیاں بانہیاں سے بلعم بعد دو چہداں
 نفس اپنے دی مرنی متی چائی سر گمراہی
 باہر زبان مرنیں تھیں نکلی گئے وانگ دسائے
 کہے تیرے پر لگیاں رب نے پھینچی عظمت میری
 کچھ نہ کچھ دیوے گاتینوں کیوں کرسی رب خالی
 کیے عورت اک میں حق کر توں جن دیوے تھتھے
 اک دفع تھیں جے سب فضلوں کو بختی شہواں
 میں حق کراک سوئی ہو نوال من ضروری مرنی
 دعا قبول ہوئی حق عورت صورت رنگ بدلیا
 بلعم صورت غضب بے تھیں بدلیا رنگ سیاہی
 من مرنی تھیں عیش کریدی دیکھ بلعم شرمائے
 صورت میری عورت بدلیں ہوئے رنگ سیاہ
 بلعم پی مصیبت پہنچے نہ کر صبر کھلو دوسے
 خلقت حالت دیکھا یہ اس دی طعن اللہ ہے کری
 بدل شکل مرن عورت میری پہلے جیوں کرائی
 ختم دعائیں تھے ہویاں حکمت رب خولے
 طرفے شام شہر ایہ دو نول اتھوں وین سکھانے
 مذہب تھیں نہی مرنے ناسکھلا بارین انہاں
 فوج اسلاوی جے سنگ لٹے پہنچے حاکم دھانے
 مار لگتاں ہم گئے حاکم چاہڑے داروں
 احکام تورات دے کر جاری بہراک شہر بازار
 پھور حکم تھیں دنیا فانی جاندے طرف بقلے

یوسوش بیٹے کرن خلیفہ فانیوں کر گئے پرے

وہیت موجب حضرت یوشع کا لوت نبی کم کرے

ذکر حضرت حزقیل علیہ السلام

درمایا کر یاد ہمیا بندہ نخلص آیا
حکم چہا و حزقیل نبی نے انہاں کر دسٹنایا
بھیج طاعون خداوند عالم مارے ساتھ قہاری
من کرک آواز گئے نر طابڑی ہیبت کھانڈے
رحم آیادل کہا خدا یا عرض کراں من چھٹا
نیک گھروں گئے ڈر کر موتوں کئی ہزار سنایا
وجہ دنیا دے اکثر لوکاں نائیں شکر بجایا
کچھ قبول حکم رُبانا تے کچھ حکموں ہارے
حزقیل نبی وجہ شہر بابل دے شام ملک چلے
دجلہ کونے سے وچکاراں حزقیل نبی دنا یا

ذکر حضرت حزقیل علیہ السلام
قرآن کریم
ہدایت اسرائیلیاں کارن پیغمبر رب بتایا
خوف سرق تھیں قوم نبی دی ہر جاندی بالکاری
کچھ نہرے کچھ ڈر کر دوڑے کئی کوہاں پر جانے
اعتکافوں ست روزاں پھول حزقیل نبی نے ڈٹھا
ایہ مڑے کر زندہ مڑ کے حکم الہی آیا
فضلا لو اسے پاک خداوند مڑ دیاں فیر اٹھایا
وراٹ اپنی آسمخان گھر وچہ آکر سا ہے
کلیم اللہ دے دین تو راتوں انہاں کچھ بھوآ
دنیا قاتی چھوڑے پیغمبر جھلے طرف سدھایا

ذکر حضرت الیاس علیہ السلام

اُوہ مخاص بیٹی خیر اردوں باپ ہارون نبی ہا
کیوں نہیں ڈر و مذاب بختوں کوشش تھیں بھانڈے
اُس خالق دی کرد عبادت جس نوں سب وڈیاں
انہاں ہدایت بھیجا رب نے نبی الیاس ضروری
کہے اربیل عورت ہانپی دے بت لوں اس پوجایا
سخت ناراض انہاں پر ہر کے عرفان رب سنایاں
قوم الیاس نبی نوں کہندی اسان مقیبت پائی
اقرار کر ڈو سعید اللہ پر کر سی بخشش کاراں

الیاس نبی نام یاس پیڑ دا اوہ بیٹا نیتا دا
قوم اپنی نوں حکم رُبانا حضرت بہت سنا دے
تسا دے دادے باپ تے خلقاں پیار بکریاں
شام ولایت اندازہ بت بعلبک مشہوری
بادشاہ نام رجب اس قومیں شروع مسلمان آیا
نبی ہٹانے پوجا بعلمول مول نہ ہن بٹایاں
قسط پیا تین برساں ڈاھڈا ڈاھڈی سختی آئی
حضرت کہے ایمان لیا ڈو برن رحمت ہاراں

حق باطل صحیح جھوٹے تارن چاہو فرق کرنا
 کون ہے بندگی لائق سمجھو سمجھتے سائوں آئے
 بتوں ہار سنگار پہتا کر کر تعریف ستاندے
 ایسا ہی نے رب اپنے تھیں منگی جہوں عاٹے
 نصیحت بندے گمراہ زیادہ پہلے تھیں بھی مونسے
 تنگ انہاں تھیں آکر آنورد عانی فرمائی!
 ہو یا حکم فلا نے دن نول جگھ کے پر جانا!
 وقت منتر حکم الامول اس مقامے آئے
 نبی افسح خلیفہ کر کے حضرت ہوسے غائب
 فرشتیاں ساتھ کرن پرواز ال چھوٹے پتے کھانے
 یہ نیتات جیکل دے اپر حضرت نبی در پائے
 میت المقدس وچہ رمضانہ نول اروزہ کھولن
 فرما تیر دار الیاس نبی پر بھیجے رب سلام
 ایمان دارال دا تھوڑا حال کھال کھوڑیا یاں
 ظاہر باطن ہوسے صفائی جو کوئی حکم قبولے
 عالم تھیں رب خاص کریندرا ساتھ اپنے انعام
 فانی دینت دنیا والی نظر عشاقاں آوسے
 دنیا تائیں عاشق سمجھن کر دل جال لگایا

تیس دُعا کرو بت اگے میں رب پاک ستاروں
 ہورافعی من بات نبی دی بتوں عجز ستائے
 بیٹہ ہر سالوں عرضاں کر دے مول مراد نہ پائے
 وچہ درگاہ منظوری ہونی چھم چھم ہارش آئے
 ایسا نبی جھٹلایا انہاں رب عزتیں ٹھوسے
 بچا انہاں تھیں اسے رب میرے اندر وحی کرائی
 جو کجھ ظاہر کرساں میں پر ہوا سوار سدھانا
 فیرونی صورت ناروں مکی ہوا سوار سدھائے
 سب خواہشاں تھیں پاک کر کے رب کے سیر عجاب
 ہو کر آدم دانگ فرشتیاں سیر زمین سما نے
 وچہ عرفوں آپیں چھیل دے رب سے امر بجائے
 دلی جو امت ہر در عالم ساتھ انہاں دے بولن
 میکال تے میکائیل انہاں دا آکھن نام کلاماں
 خاص عبادت ربی کر کے چھیاں قہر لایاں
 ہر حالت ہے صابر شا کر رافعی رب رسولے
 ہر عالم وچہ رتبہ مدد انبیاں دیاں سلاماں
 رہے خیال نہ دوزخ جنت پار جہنم گل لاوے
 قہر جسم تھیں نکل پکارن اگواک خدایا

صفت عشقہی بات بلیری واگ لیدی مڑاں
 تھوڑا تھوڑا کھال ضرورت ساتھ طبیعت دلاں

ہونا پاک پاکانڈیاں باناں حرموں جوڑ لکھسایاں
 برکت نور طفیل انہاں دے الشکرے صفایاں

ذکر حضرت جنظلہ علیہ السلام

حکم المددے اسرائیلیاں سن کر اثر نہ پائے
 المددی تو حیدر شاہ کے اچھی اچھی کھڑکے
 جے نہ چھوڑو بیت پرستی تہہ تہاں پر آتا
 خیر مویاں دی سن کر شاہ نول پتیاں کر کے چارل
 بارہ ہزار غلام اودہا سی لشکر بہت رکھا یا
 ارے کرے اپرا سداے محکم پیرہ لایا
 رہو قائم ہتھیار پکڑ کے دلوں نہ حکم و سارو
 دیکھ کیا شاہ کون کئی تول کتھول لنگھ سدھایا
 شاہ کیا من مننت جاہن اگول کراں سمجھالا
 ملک الموت کیوں لنگھ آیا دیندا سخت منزلے
 پنکھی نخت اسال تھیں کھاندا ہور کے کدھوٹی
 ملک الموت اتھبول دی آیا بند سوراخ کرایا
 عزرائیل اوسے جا کے جان اودہی کدھ کھڑیا
 قسم بقسم مذاب انہاں پر نافرمانیوں آئے
 درت گئی تقدیر المددی نایں جانڈی موڑی
 عمال قدر لے اس جگہ تھیں مغرب طرفے سدھائے
 ملک چھوڑا ون کارن لڑیے کرو نہ جانل ہرنے
 عمال قدر والیاں کر کے غلبہ انہاں زیر کرایا

جنظلہ نبی خدا دی طرفوں کرن ہدایت آئے
 نبی المدد اذن تے راتیں یام تھہر پر چڑھ کے
 نہ سوون نہ سوون دیندے دکن نخت رباتا
 غضب الاہول وقت دوپہر ہو فوت ہزاراں
 بادشاہ نام طیفور انہاں دچہ اس زمانے آیا
 بادشاہ نخت امرن تھیں ڈر کے گھر ٹوہے بنوایا
 کہندا اس جا کوئی نہ آوے جے آوے تے مارو
 اس دی موتوں اک دن پہلاں موت فرشتہ آیا
 ملک الموت کہا میں اودھو محمول مارن والا
 عزرائیل گیا تے شاہ لے چو کیدار بلائے
 پیرے وار کہن اے شاہ اسان نہ دیکھیا کوئی
 سوراخ دیوار لوہے دی اندر شاہ نول نظری آیا
 بے غم موتوں ہور کے بیٹھا جاں دن دوجا پڑھیا
 غضب رباتے دریا چشمے پانی خشک کرانے
 حضرت جنظلہ حکم ربتے تھیں دنیا نانی چھوڑی
 عمال قدر شامل اسرائیلیاں انعام طے سن پائے
 بعد اک مدت تصد کر اوان اسرائیلیاں طرفے
 اسرائیلیاں بد بختی تھیں غفلت وقت د پایا

دولت مال لیا لٹ انہاں کر کے قتل ہزاراں
 مغرب طرفے آئے دل انہاں کر د خوش گفتاراں

ذکر حضرت شمول علیہ السلام

شمول نبی و پسر اسرائیلیاں الود پاک کرانے
 شمول نبی نول کہندے حضرت سردار مقرر کرنا
 شمول نبی نے کہا توقع ہے تسان تھیں سائوں
 کہن کیوں نہ حکم الود تھیں کرسال اسیں لڑائی
 حال رب حکم جہاد کرایا پھر گئے رہ تھوڑے
 شمول نبی نے کہا انہاں نول سے طاوت جڑائی
 کہن اودہ کیوں کراپا ساڑے کر گئے سردار شی
 حضرت کہا تسان سمھاں تھیں پست کتیا زبوں نول
 ملک اپنا میں چاہے دیوے الود ملک سائیں
 اسرائیلی کہن طاوتے نشان کیا بادشاہی
 برکت جس دی فتح تسانوں ہوندی آہی پہلوں
 تساد ہی ناقربانی بیاروں دتار ب کفار ال
 حکم رہے تھیں راتوں راتیں تاوت سکینہ آیا
 تاوت سکینہ کرن بے ادبی لے گئے جیل کفاری
 ہور روایت عاصاسی اک حکموں ملک لیب آیا
 اسرائیلیاں دیکھا یہ حالت شاہ طاوت بنایا
 طاوت خدا دا شکر بجا یا حکم جہاد کرایا
 طاوت کہہ سب شکر تائیں تسان الود اڑانے
 اُس داپانی جس نے پتیا اودہ تائیں ہے میرا
 اک چلو تھہ بیوں کارن صرف اجازت ہوئی
 جو کوئی رہا حکم الود پر اُس تکلیف نہ پائی

نیک نصیب جنہاں دے آہے اودہ ایمان لیاٹے
 بادشاہ دی تابع ہو کے حکم خدا تھیں لڑنا
 نہ ٹوڑ گئے جے رب مالک بھیجا حکم تسانوں
 انہاں مال اولاد گھراں تھیں کیتی اسال جبرائی
 حال معلوم دلانڈے الود حکم جنہاں نے موڑے
 شاہ مقرر کیتا الود شمول حکم تمسائی
 یاد شاہی جس اُس تھیں زیادہ روزی کھلی ہماری
 کشائش زیادہ علم بدن چہ دتی ہے رب جس نول
 کشائش والا سب کچھ جانے سمجھ تسانوں تائیں
 چھینا ہویا صندوق لیاوے کہا نبی الہی
 بنیادیاں ایشیا نول جس و پھر تھیں جنہاں دی اہوں
 پاس طاوت تاوت سکینہ آدے رات لندھاٹل
 درونکے طاوت شاہی دے حکموں ملک لیب آیا
 شہر ویران انہاں کیتا الود ساتھ تھاری یا
 طاوت بغیر نہ ہو رکے دے اودہ ہما بر آیا
 حال رب اُس داتشان بڑھا یا سب نے حکم بجایا
 ساتھ اُس شکر چار ہزار ال کارن لڑن سدا یا
 پانی دی اک نہر تسانوں رستے دے وچہ آئے
 جو نہ پیتے اودہ ہے میرا بھانویں بیاس گھیرا
 نہر آئی حال بیوں بتتے رہیا چلو پر کوئی
 جس نفسانی خواہشوں پتیا آ بھر پیٹ گیاٹی

کچھ مہرے بیمار پیے کچھ رے نہ وچہ لڑائی
 ہمراہ داؤد نبی چھ بھائی ستوں والد آون
 پتھر تن کریندے باتاں رستے وپہر دساون
 داؤد نبی پڑھ نام اللہ دا سنگ اُوہ پکڑ لپائے
 مسلم کہن طاہوت شاہے لڑائی لوتے فوج گھنیری
 بعض جواناں کہا انہاں لوں ہون قالب تھوڑے
 صابر لوکاں ساتھ ہے اللہ نہ کوئی کر پیے
 شکر و لوں دُونہ ہر قافل تھیں لڑائی مقابل ہونے
 شاہ جاہوت کفار ڈھٹی جاں فوج اسلامی تھوڑی
 اتنی فوج تائیں میں اگا کانی اگے آوا
 جہاں ماسے اُس تھیں اپنی بیٹی تقدیر اسال
 ایہ کہہ کر طاہوت چاہے خود لڑنے کارن جانواں
 لباس حریر دل چوب تھا نوچھے ہا بن جاسال
 شاہ طاہوت کہا کس قوم ملنے کی تیرا ناواں
 چھ بھائی تے ہا پ اساطیر لڑائی ستائے
 شاہ جاہوت اُس متھوں مری اللہ خیر بتائی
 تو پتھر پکڑے لکھیا مارا ہوں پکڑا لیسائے
 رکھ کائن اندر پتھر نبی داؤد خدائے
 شاہ جاہوت لگا اک کھڑا دو شکر لوں لگے
 اک سنگ زون بٹھی پیشانی مریے جاہوت لیلیاں
 ماہتا جاہوت کفاری بی داؤد الہی!

رہے حکم پرتن سو تیراں گنتی غساریاں آئی
 جنگ کرن لوں ساتھ کفاراں رب حکم بجاون
 شاہ جاہوتے مارن کارن لپے ل ساٹھ بتاواں
 لشکر شاہ جاہوت کافروں سے غیر مقابل آئے
 جنگ انہاں تھیں ہون سکے فوج ہے کتنی تیری
 بہت جگھ پر بہتیاں اُپر حکموں رب غفور سے
 سہے زنبق مال غازی رب سے شہید توجھے مرے
 کہن مومن سے اللہ مدد طاہوت قدم کھوڑے
 آئی شرم حیرانی ہوئی کہے اگے کر گھوڑی
 شاہ طاہوت کہے کوئی مومن لڑن آہر سنگ ہاؤ
 ادھی بادشاہی دا حقہ بھی اُس نام لکھا ساں
 اوسے وقت جوان اک آیا کہا سلام سناواں
 فکر نہ رکھیں حکم رتے تھیں مار جاہوتے اسال
 کہا جوان میں اسرائیلی نام داؤد بتاواں
 شمول نبی اک زبرہ دتی ایہ جن نول پوری آئے
 داؤد نبی سے بدن مبارک زبرہ اُوہ پوری آئی
 لوط نبی دی قومیں اُپر اللہ سن ہر ماسے
 پڑھ کر نام خداوند تعالیٰ طرف جاہوت چلے
 گنتی دی لکھ فوج اُس خوفوں کچھ سے کھوڑے
 شکست جاہوتی قومیں دتی حکموں اسرائیلیاں
 بدست داؤد نبی نے دھی طاہوت لکھا ہی

داؤد نبی لوں بعد طاہوتوں غیر ملی سب شاہی

بخشی نور نبوت انہاں نفسوں پاک الہی!

ذکر نبوت شہداء و اولاد علیہ السلام

یہود ابن یعقوب اولاد اول داؤد نبی سن آئے
 اتنی قوت بدن مبارک بخشی حق تعالیٰ
 اللہ نبی محمد تائیں رب قدر مایا
 صاحب قوت رجوع کیند ایتی ذکر الہی
 بھی فرمایا حکمت دتی انصاف کرن نول باتاں
 خلقت وچہ حق حکم کرا لیں کہانہ من نفسانی
 آواز سہری پاک خداوند بخشی اس دے تائیں
 خدا آواز تاخیروں پائی وگ دا اٹک کھو تدا
 مست ہوندے سب سن کر چکھی کرد گریزاری
 میں عاجز لول بھی اے اللہ ایس تن میں بھلے
 حلقہ بچھو درند چوپائے سن منجول برساون
 پتھر سیندرختا نوالے سن کر ہوندے پیلے
 اے پہاڑو جانور و سب اللہ کرے خطابے
 داؤد نبی دیکھاں اندر موسم لوما ہو جاوے
 داؤد نبی اک روز مہربے عبادت ربی کرے
 کہن بندے داؤد نبی نول نہ اسال تھیں ڈرنا
 تسال ددہانڈا کی ہے جھگڑا پچھیا نبی الہی
 نثر لویں دنیال پاس بدینے موت نبی اک میری
 حضرت کہا جے تیری زبانی زوروں پچھلیاے
 زیادتی کرے بعض بعضاں پر اکثر تکررت والے
 سمجھ لیا داؤد نبی نے رب منوں از مایا!

چالی برس جاں گزے شاہی نبوت ہونے غلطے
 مقابلہ سا تھا انہاندے کوئی نہ شاہ کرنے والا
 داؤد اساتے بندے تلہیں کرنا یاد سنایا
 ہود اک جگہ خدا فرمایا دتی قوت شاہی
 ہور حلیفہ کہانیں دا حکم کریں دن راتال
 خواہش نفس گمراہ کریندی راہ رہے تھیں جانی
 بھی کتاب زبور اتاری اس دا حکم سنائیں
 پتھر طرزاں پڑھدے بدن ہوسلا سن روند
 کوئی خیال نہ جان رسم دا پتھر نہ تھراں ناری
 عشق تیرے دی اک جلاے زوروں سینہ کھلے
 بکری بھلے شیراں کھانی جددوں زبور پڑھلان
 کنب پہاڑ پتھر کھل جاوون سن کر بلبل دیلے
 پڑھور جو منوں کر تھیجاں رل زبور کتابے
 زورہ بناون بھی سکھلائی لڑے جو اوہ پہناوے
 لڑ دیوار بندے دو آئے دیکھا نہاں نول ڈرے
 اسان ددہانڈا ہے اک جھگڑا انصاف تسال اوہ کرنا
 اک انہاں تھیں اکھن لگا ایہ جو میسر ایھاں
 ایہ کہندو پہر ایہ ہی منوں کردا زور دلیری
 بے انصاف پڑا وچہ اپنی دنیال آن لائے
 تھوڑے لوک ایماناں والے اپنا آپ سمجھلے
 کر کرزاری تو یہ کیتی گر سجدے وچہ آیا

بخشش منگی رب اپنے تئیں بخشیا رب فرمایا
 وجہ عدالت نبی داؤد سے جھگڑا اک دن آیا
 قیمت کھیت تے بکریاں دی نبی داؤد گناہی
 فصل عوف دلایاں حضرت بکریاں دہقانے
 نبی سلیمان رستے دے وچہ لے عیالی جاندا
 نبی سلیمان ست برس دی عمر مبارک آہی
 نبی داؤد کپھاسے پٹا کر ٹول جینوں کر چاہیے
 بی ہدایت ساڈی طرفوں داؤد سلیمان تائیں
 عیالیاں بکریاں جو کھیتی کھا گیاں دہقانے
 دہقانانوں کپھاسلیمان بکریاں دودھ پوڑ
 جیوں کھیتی پلے ایسی ویسی جس دم ہون
 دیکھا انصاف داؤد نبی سنے رب دا شکر سجایا
 اسرائیلیاں تھیں کچھ کنبے دریا پر آئے
 خرید فروخت ہفتے دے دن دنیا کار شکاراں
 نافرمانی کرنے لگے رب انہاں از مایا
 مچھیاں ہفتے دن دریا تے اپر کنا سے دن
 دریا کنا سے نہر نکالی مچھیاں ہرے آدن
 اک کہن کیوں کرو نصیحت ایسیاں لوکاں تائیں
 اوہ کہندے التزام اتاراں حکم تہے رکیوں
 سمجھایاں نہ سمجھے کھیلے پاک اللہ فرمایا
 بکڑ لیا پھراؤ گناہاں دتیاں سخت منزائیں
 نافرمانوں نافرمانی بدے ہو بند
 عمر اخیر داؤد نبی دیوں ملک مندوق لیا یا

پاس اسادے رتبہ اس دا خوف ملکانا آیا
 اک کہے اس بکریاں تھیں میرا کھیت چرایا
 بڑھ گئی قیمت فصل دالے دی پھرا پھریا
 گریہ زار عیالی کر دیا مٹیا اپنے خسانے
 حضرت پچھیا کیا حقیقت عیالی اکھ سناندا
 موڑ عیالی پر رول آندا انصاف آتا ایہ تاہی
 میں دیکھاں انصاف تیرے نول جو دلوجہ بتا پکے
 تنانے کھیتی بکریاں وجہ کپھا خداوند سائیں
 سلیمان تائیں انصاف سکھایا کپھا رب رحمانے
 عیالی محنت فصل کردان پانی محنت دیتو
 بکریاں مٹو دیو عیالی عذر نہ کریو کوئی
 نبی سلیمان تھیں ہر کاروں فیہ صلاح پچھایا
 اوکھے رہنے کارن انہاں آسکان بنائے
 منع انہاں نول وجہ شریعت اپو جیالی کاراں
 پچھتی دیاں لوکاں تائیں اللہ نے فرمایا
 ہفتے با بھول ہور دنا وجہ ڈوگھے پانی جان
 دن ہفتے اوہ حال بگا دن بکڑ اتارا لیا دن
 ہلاک انہاں رب کرنا چاہے یادے سخت منزائیں
 شاید کہ اسادے لگے بچن ایسے سببوں
 بجایا انہاں جو منع کریند بڑے کموں بتلایا
 برخصن لگے جہاں ہر بیانیوں حکم کیتا سائیں
 تن دن زندہ رہ کر کے حکم رتبے تھیں اندر
 کپھا فرشتے بیٹیاں پچھیں کی اس اندر آیا

تیرا تخت نشانی میں پھول جو دسے سو پاوسے
 ولی عہد تے نبی ہوے گا حکم خدا دا آیا
 کیا نبی سلیمان آتا حکم ہوے بتلا نواں
 نبی سلیمان کہا صندوقے چیزاں تن رکھایاں
 نبی داورد صندوق کھلا کر نظر اودے وچہ بان
 معجزات ایہ چیزاں تے جبرائیل بتاوسے
 اس چاہیک جو مالک ہوسی حفاظت اسی کرسی
 جبرائیل داود نبی نول کہیا پچھ فرزنداں
 جو کجھ لکھیا خطے اندر باہجہ نبی سلیمانے
 نبی سلیمان کہا خط وچہ چیزاں پنج لکھایاں
 نیر کیا داود نبی نے بات تیج بتلائی
 کیا ایمان محبت دل وچہ اکھیں ٹرم سمائی
 ہور روایت وچہ تفسیرل میٹول نظری آئی
 بیٹیاں تیریاں تھیں ایہ مسلے جو کوئی حل کرائے
 بیٹے سب و بار ملا کر نبی سوال پچھانے
 سب چیزاں تھیں چیز جو نیشے اس دانم بتاؤ
 کون دو چیزاں نہ موافق کون جو دو ڈراون
 کس برسے دا آخر مندا بہت محبت کس دی
 باہجہ حضرت سلیمان کوئی نہ کجھ جواب سناے
 سب چیزاں تھیں موت ہے تیرے سلیمان نبی فرمایا
 روح بیت دو نہال بہت محبت مردہ بدن دراناں
 آپس اندر نہ موافق دن تے رات پچھاناں
 وقت غصے تھیں جو کم ہوندا برا آخر اوسے دا

ہے کیا چیز صندوقے اندر بیٹیاں نبی پچھو
 باہجہ سلیمان نبی اودے راز صندوق نہ پچھو
 نبی داؤد کہا کرط ہر بیٹا اکھتا نوا
 اک انگوٹھی تے خط چاہیک حکم رتے تھیں آیا
 نبی سلیمان کہا جو اودے ہر دو گھٹ چیز نہ کا
 ایہ انگوٹھی جس دی انگل جو منگے سو پاوسے
 صاحب چاہیک تھیں جو باغی جسم اودے پرور
 کی خط اندر لکھیا ہو یا نبی پچھے دل بنداز
 سوچ رہے نہ خط دے حالے پن غلطی نہ
 عقل حیا محبت طاقت ایمان دل سنا یا
 مقام قرار انہاں چیز اندا بدن اندر کس جا
 قوت ہڈیاں اندر رہندی سر وچہ عقل دکھا
 حکم داود نبی نول آیا اودے بھی کھاں بھا
 تخت تیرے دا اودے وارث پاک اندر فرط
 ایہ مسلے جو رب لکھائے دیوہ جواب کیا
 تے سب چیز نول وور کپڑی اتے اذہ بھی لول سنا
 دو چیزاں جو قائم دین دو دشمن فرماون
 سائے لکھو جواب علیحدہ سمجھ آسے ایہ حید
 اجازت ساتھ داود نبی نول انہاں جواب تہا
 سب تھیں درر عمر جو گزری وقت نہیں تھھا
 زمین سلیمان حکم تھیں قائم نیامت تیک رکھانا
 جیون لہرن آپس وچہ دشمن اخیر سیر تھیں پانا
 رب دے لکھے جواب مطابق ہے سی سخن نبی

سب شہزادیاں تھیں ایسے اقل تخت بیہوش لہجوں
آپ عبادت ربی اندر بے حد شکر سجایا
دو رکعت نماز پڑھیں دی نہ اجازت پائی

دریاری سرداراں کیہا ایسے لائق مرتاجاں
داؤدی سلیمان نبی تول پر تخت بٹھایا
کچھ دن پھول حکم الامول موت ہی تول آئی

ذکر حضرت لقمان کا بیٹے کو نصیحت کرنا

حکمت علم دتا لقمانے کر رب فضل کمال
فائیدے بہت اٹھائے انہاں چہ اپنی بادشاہی
ایسے غلام نوبہ دے آئے وچہ کتاب حوالا
نوبہ شکوئل کہے تسال تھیں کون چوری دانادی
پانی گرم پلا اے آتا چیز اوہ باہر آئے
غلام دو جے پھرتے کرائی نکلی چیز چورائی
کہندالے لقمان میں تمہوں جا آزاد کرایا
کیہا خلیفہ ہو تول حضرت لقمان جواب سنایا
شرمندہ ہوسال پاک خدا تھیں جن میں پاس کھلویا
سینہ کھول تار ب عالم حکمت علم سکھایا
حضرت کہنا عمل کریں تول جو میں بات بتاواں
تا میں شک نہریک بنایاں بے انصافی ہوئی
ساتھ بھلائی حکم کریں تول نفس روکیں بزرگواروں
معمولی کار نہ جاتی اس تول کار بڑی دل لانیوں
جوانی لے پڑھیے دیو چہ رکھیں سیر کمال
اپر زہیں حل نیویں گردن مجزول قدم کمانویں
شکیراں ب کرے نہ دوست کجا جیسا لعا کھاناویں
ہر دم خودت الہی رکھیں ہراک حکم پچھانی

نبی داؤد نبوت اتری جال ہویاں تیرہ سال
لقمان حکیمیں حکمت علموں نبی داؤد الہی
حضرت لقمان حبشی قوموں ہونڈ موٹے رنگ کالا
غلام دو جاک نوبہ داسی چیز چوراس کھادی
لقمان کیہا اسال دوہاں تول تمے کرائی جائے
نوبہ تمے لقمان کرائی نکلی چیز نہ کائی
لقمان حکیم دی حکمت نوبہ دیکھ خوشی وچہ آیا
بعد آزاد ہووندے انہاں ملک پیغام لیا یا
خلانت میں تھیں نہ ہو سکے جے انصاف نہ ہویا
بات حضرت نبی خود دد دی فرشتہ سن پڑ آیا
حضرت دااک چھوٹا بیٹا کہے تجارت جانواں
الدعائے واحد جانیں کریں نہریک نہ کوئی
قائم کریں نماز تے کرنیاں حمداں باہجہ شماروں
جو کوئی چیز پونچھد ب طرفوں بیٹا صبر کرانویں
سچی نرمی محبت بیماری تنگی تے خوشحال
فخر صد تھیں منہ تول موڑیں خلقت خلق کمانویں
جہل طریقے چھوڑ تمانی دل تھیں خودی گدائیں
نہ جلدی نہ بہت آہتر پلین چال میسانی

نرم زبانوں شیریں بولیں ہر کسے دل بھارتیں
 آواز گدھے دی سخت بیہودہ بول کہا لقمائے
 ہے حضرت لقمان حکیموں ایہ نصیحت باتاں

لغش کلام آواز خشک تھیں روک بان ہٹانوں
 ہے ایہ محکم قرآنی سائے منوں بنو سیانے
 خداوند عالم پاک نبی نزل بھیجیاں غیب غاملاں

ذکر حضرت سلیمان علیہ السلام

دراخت شاہی بعد داؤد دل تہہ سلیمان آئی
 کہا سلیمان لوگو سانوں ہر اک جانور اندی
 جہاں نشیناں دی دنیا اندر اسال ضرور آئی
 ہزاراں مناں لیا کر شیم اک بساط بنائی
 گریساں گروسے کئی ہزاراں جہتاں انساناں
 سمیت بساط تمناں چیراں تخت مواڑاٹے
 تخت اُپر ہر جنس پرندے اڑے ساتھ ہوائے
 تانبے چشم کھال و گایا اس کارن لب باری
 زمین اندر موفون خزانے کرن آواز پٹاؤ
 جو ہر موتی جن کمان لاغوطے دریاؤں
 بادشاہ اتنے اعلیٰ ہو کر خود زنبیل بناون
 جا کر بیت مقدس شامیں ساتھ فقیراں کھاون
 اک دن تخت سلیمان تائیں مواڑاٹاں جاٹے
 ہوا کپڑے شاہ کپڑا کہتا چھپڑو گھرو چہ سائے
 تساڑے کچلے جاون والی انہاں خبر نہ ہوسے
 پاس منگ شاہ کپڑے تائیں نبی سلیمان پچھے
 تل چائے میں ظلم کندہ تے جو لشکر میرا
 شاہ کپڑے نزل چھیا حضرت کتنا شکر تیرا

فالیستان پیغمبر مٹے تے وڈی بادشاہی
 البدیاک سکھائی بولی ماوی اتے ٹرانڈی
 دیکھے دتیاں سبیا میرے تائیں میرے پاک الہی
 کوہ اک لمبی کوہ اک چوڑی پھٹاں تخت پھٹاں
 وزیرا امرا جہاں نول ملیاں بین طریاں شانان
 اک سینے دی راہ اک دن اندر سیر کر اٹے
 پراں اُپر دھب چھلن سورج کرن تخت پرانے
 قہقہہ لہجہ بناون برتن جن تا تخت بھاری
 یا حضرت جیوں حکم ہے داساں شرح کراؤ
 مکان بناون خوف رکھاون کھلے کپڑیاؤں
 پس جو اندا آٹا روٹی آپ پکا کر کھاون
 روزہ کھون موہوں بولن زبا شکر سناون
 رہائش کپڑیاں دی میدا تے تخت نبی دا آئے
 کچلے پیراں پٹھ سلیمان تے اس شکر بھارے
 بات کپڑے دی سن کر حضرت اوتھے اک کھلوسے
 کینوں کہا سلیمان شکر آتے چھپڑو کچھیا
 کپڑے کہا حق کہن واطلم نہ ڈھٹا تیرا
 چالیس ہزار نقیب سنایا اکوں کرے کھپڑا

چوٹ چالیس ہزاراں زینقیب اک اگے
 چھپتا کار قدیم اساڈی شاہ کپڑے نے کہا
 خوشی رعایا خوشی مینوں ہے سن توں نبی الہی
 اک کپڑا نر جاوے او تھوں چکاس گھر پنی پالوں
 کیا تاساں نے ربے تائیں یہ مینوں اوہ شاہی
 گل دینا دی شاہی تیری تیں الہی مستلانی !
 ہے ہما وچہ قبضے تیرے سمجھیں رب کرائی
 معنی نام سلیمان زندگی دُنیا والی آئی
 نبی سلیمان سن کپڑے تھیں کر دے گریہ زاری
 پے سہدے پھر کہا خدا یا سب تینوں وڈیا یاں
 نور ہدایت بخش دے لوں حکموں عمل کراواں
 میرے تے ماں باپ میرے تے فتنل تیرے بھار
 ہر بانی کوششیں مینوں نیکاں ساتھ ملائیں
 سلیمان نبی اک روز تخت پر کرے پیر ہوائے
 پسند اپو چو گری سوج کرے جاوے سائے
 کیا سخت عذاب کراں تے جہانوں لوٹاں
 تھوڑی دیروں ہد ہر آیا عرض سلام سنا یا
 کہا ہد ہد خیر اک چیزے شہر ساؤل لیا یا
 کی توں خبر لیا یا ہد ہد پھر حضرت فرمایا
 اس مینوں میں اسنوں پیچھے اگد و بید حملے
 پھر اس ہد ہد شہر سادا مینوں حال سنایا
 ہے اک تخت عظیم جہدے پر بیٹھی حکم چلاوے
 لعل زمر و سرخ یا توں جہڑیا سوئے پاندی

نبی سلیمان کہا کیوں لکھو ظاہر باہر نہ وگے
 باہجہ خداوند ہر نہ جانے ساڈا راز اجیہنا
 غم رعایا غمی مینوں ہے خیر انہاں دی چاہی
 تھل دتی رب میرے مینوں میں تہذبات پچھالوں
 جو میں بعد نہ ملے کسے نوں توں بوجہ رکھائی
 انگوٹھی تیری کے نگینے نہیں برابر آئی !
 دانگ ہوا اڑ جاسی شاہی بعد مرن فرمائی
 کریں بھروسہ نہ دل لائیں موت قریب سنائی
 تے فرمایا توں ہیں دانا سمجھی گل ساری
 قدرت بے انداز تیری ہے کسے نہ سمجھا لیاں
 نظر رحم دی بدیں نایں تیرا شکر سبحانوں
 ظاہر باطن جنہاں ذریعے ملے خزانے سائے
 ہر دم راضی رہیں میرے پرے پیر رب سائیں
 بساطا پر سب جن انس بن اپنے ساتھ بٹھائے
 ماری نظر انہاں دل حضرت ہد ہد نظر نہ آئے
 یا کوئی خاص دلیل جاوندی پتہ دیوے کے پھول
 نبی سلیمان کہا کیسے گیا میں ہن آیا !
 چیز اس دانگے حضرت پتہ تاساں نے پایا
 ہد ہد کہندا شہر سادا ہد ہد نظری آیا
 حال تساڈا سن اوہ ہد ہد کردا خوشی کماے
 بقیاس شہزادی دانگہ کہندا راج او تھائیں آیا
 تریہ گز لیا تریہ گز چوڑا سوا ہر سر صاع پاوے
 شہزادی تے قلم اسدی اے سور جنوں لہج جاندی

اُس بد بقیوں میں سُن حضرت دیکھو یا خود آکھاں
 بد بقات کہی شہزادی تخت شہر دی ساری
 دیکھاں بچا ہیں یا جھوٹھلے خط میرا جا لیں
 لکھ خط حضرت مہر لگا کہہ دہ نول بکڑا یا!
 خلوت گاہ وچہ کھڑکی رستے بد بڈ اندر جاندا
 بد بچھپ کر نکلیا اوتھوں پتہ کسے نہ پایا
 خط پڑھ لیائی وچہ دربارے کے لمیر وزیراں
 ایہ خط نبی سلیمان طرفوں عزت والا آیا
 مہربان جو رحم کڈوہ لکھاں بعدت نول
 پھر بلقیس کہا سردار و جواب دیو کم ساڈے
 کہا انہاں نے زور اور ہاں جنگ بہادر ایسے
 بلقیس کہا بادشاہ جس ویلے وٹن کیو پتہ بستی!
 ایسے طرح کریں اس نول ایہ جو ملک اساڈا
 یعنی جے پیغمبر سدا اسال نہ اس تھیں لڑنا
 امیر وزیراں کہا شہزادی کریں جو نیری مرضی
 تے سمجھاندی ہے پیغمبر پیش خلق تھیں آسی
 بن سوراخوں ٹھہرا متی و تادھا گا پاوے
 پوشاک اگڑے صورت، اڈو غلام کتیراں گھٹے
 تے اک فیشی خالی بھیجی کہنا پانیوں پھر دے
 پتے گھوڑیا ندے جو چھوڑے بھیجے نال دیناں
 نہر کہا اُن جاڑتیں جلدی خیر لیب او
 ایچی شہر یا شہر سیا تھیں طرفے نبی خدائی!
 بد بقیوں بھی پہاں توہا کہا آئے بردے

نہر ہاں سال سردار گئے اگڑے ج اگڑے اک لاکھاں
 سورج پوجن دی گل سُن کے کہا نبی غفاری
 اُس اگڑے رکھ پھسے مہٹ کے پتہ جواب لیائیوں
 بد بڈ خط وچہ پتہ پتہ پتہ کے شہر باوچہ آیا
 خواب اندر بلقیس شہزادی چھاتی خط لکھاندا
 خوابوں اٹھ شہزادی دیکھے ایہ خط کھول آیا
 اٹھ خوابوں میں ایہ خط ڈٹھا پڑھو کر و تدبیراں
 جس وچہ لکھیا نام اللہ تھیں سے خط شروع کرایا
 مقابل میرے زور نہ کریو ملو مسلم ہو ساناں
 مقرر کراں نہیں کم کوئی پچھے بناں ساڈے
 کم تیر پدی تیں مختاری کراں جو کہو تھیں!
 برباد کرن تے و سدیاں تائیں کو دیندے بستی
 شخے بیچ انہاں از مالوال و دھے نہ مول لگاوا
 تے نہ اُس نے لینے تحفے غرض مسلمان کرنا
 تاں پھر اوہ سو فاناں بیھے ایچی نول سے عرضی
 تے جے ہر بادشاہ دنیا و اشخے حرموں چاسی
 بہت آداب بجالیانا شہزادی سمجھاوے
 کہنا عورت مرد لکھ پتے جو انہاں وچہ رستے
 نہ زین سے پانیوں بھرتی تے نہ زینہ جو درے
 چالاک تھھے دیو چھانٹا سا نول کدے پکھتیاں
 دربار شہانے سے نذرانے کہے جو آن بتاؤ
 بد بڈ اگڑا نڈی آکے ساری بات سنائی
 سونے چاندیوں ست ست آٹاں زور تھیں پتے

شہزادی نے کئی قسم دے کسے بھیجے نذرانے
 نبی سلیمان اگے اس نے تحفے آن رکھائے
 بہتر اس تھیں رب دتا مینوں داپس لیکر جاؤ
 ایہ ہمدیں غلام کنیزاں سب دے ہمد ہلاؤ
 انگلیاں تھ اندر باہر دھوئے ہمد پھلنے
 کیڑے پاسوں مٹی ٹہرے اندر چھید کرایا
 جنہاں جلدی کھا دن کارن اپنا منہ بڑھایا
 پھر فرمایا نبی سلیمان گھوڑے خوب دوڑاؤ
 سوال شہزادی دے کر پورے نبی سلیمان کہیا
 ایچی پاس شہزادی آکر گزریا حال سنایا
 سلیمان نبی دا حکم بجایا کیتی سفر تیساری
 نبی سلیمان طرفے ٹہری جس دم شہر ساؤل
 بلقیس شہزادی دے آو مدی خبر یوں جان پائی
 تائے عقل نہیں شہزادی دیوالاں کہ سنایا
 چھتیاں کے مرغابیاں تیرن پیشیوں چھت پو آ
 نبی سلیمان دپہر دہاںسے نیر گیا امر او
 سن اک جن کہیا میں آدھے دن تک تخت لیواں
 ہور کہاک سن کر اس تھیں عمل کتابوں جس دا
 عامت پیا برنجیادا اوہ کہن وزیر نبی دا
 امرت نبی سلیمان دی جال ولی ارشان رکھائی
 پڑھدیاں خطبہ مسجد جامع حضرت عمر بتاؤن
 عمر ولی دارتھر تک کے دریاٹھا ٹھیں آئے
 نور عمر دیاں اکھال والا سورج اک دن تگیا!

ایچی کئی دن پھول آیا وچہ دربار شہانے
 مالوں نڈو دیہر مینوں دیکھ حضرت فرمائے
 ایچی کیہا سوال شہزادی اسال جواب بتاؤ
 تھو ایچی جو کوئی دھو دے عورت سمجھان باؤ
 نبی سلیمان اس تدبیروں غلام کنیز سیانے
 پیچے گھوڑے گھوڑیاں اگے دانہ گھاس کھایا
 ایہا سست چالاک دو جینے حضرت نے فرمایا
 پسینہ گھوڑیاں تھیں جو نکلے تھیں بھراؤ
 خلعت دیہو تحفے موڑے جاؤ عذر نہ رہسا
 سن بلقیس کہیا امر او میں جانواں فرمایا
 رکھ گھر محنت لگا کر چندرہ کہیا رکھو ہوشیاری
 نبی سلیمان اوسی ویلے پائی خبر ہواؤل!
 کہن نبی نول پنڈلیاں پر حثت شہزادی آئی
 سن باتاں دپہر رستے اس دے حوض نبی بنوایا
 لنگھے جال شہزادی ایتھوں ہورے حثت سائے
 بلقیس آدن تھیں پہاں اس دا کوئی تخت لیواؤ
 اس کم اپنڈوراور میں لیا پڑامن دکھاواں
 کہندا آکھ جھمکن تھیں پہاں تخت لیواں اس دا
 النذر ذکر قرآن وچہ کیتا جس دانیک عقیدہ
 ولی جو پاک محمد امت شان انداز کیاٹی
 نوج لڑے کئی کرباں اپنا تھوں ہی سمجھاؤن
 جو لگے نہ پڑھدا ایسی باہجوں خون کر لے
 وچہ اسمان گیا چھپ فوراً ہرگز جھل نہ سکیا

کراں بیان کرامت دلیاں تے گل بڑھدی جی ندی
 جس نے نور محمدی تکیا خود نہ خود نوں پاندا
 آپ مشوق تے آپے عاشق آپ آپے دل تکتے
 جاون آدن عاصف دا پھر پتہ کسے نہ پایا!
 جھمکداں لاکھ نی سیماں لگے تخت دسایا
 کپھار پ میرا زماوے مینوں ایسی کاروں
 تبدیل کر دجھ چیزاں تختوں بقیس آدن تھیں لگے
 کار گزار نبی دے مگول پٹ جو اہر جڑ دے
 اچال لوں پھر شہزادی پنہی جوں کنارے
 ایہ پانی سوار گئے تھیں تال پھر اُپر چائی
 حضرت کہہ فرشتے دا پانی ہے ایہ تاہی
 دو اورہ تجوڑی کیتی پھر حبت پنڈلی دی کارن
 پاس حضرت سیماں نبی دے بقیس شہزادی آئی
 سمجھے جھوٹ دیا نذا حضرت پاس شہزادی آئی
 کہندی ہے ایہ او ہو گویا مینوں معلم لگے
 حضرت سمجھے بے سمجھ نہ خوب اس لوں از مایا
 قیر کسے بقیس شہزادی میرے پاک خدایا
 مطیع ہوئی میں نبی سیماں کارن اللہ تعالیٰ
 بقیس شہزادی ہو مسلمان رحمت بخش پائی

شروع والی گل اکن پاسوں جوش طبیعت کھاندی
 بلال نہیں پر ٹرن لگے دا کھڑک اسمانی ہاندا
 نور کا پر راہر با بھول بات ایہ سمجھ نہ سکے
 بقیسی تخت سیماں لگے کہندیاں سار رکھا یا
 خدا جن فضل رینی مونیوں بول سنایا!
 بے حد شکر خدا یا تیرا اس نعمت دے پاروں
 نبی سیماں کہن از ما نوال پتہ لگے نہ لگے
 شرح بہتر تے چٹے کالے پھٹال اُپر کر دے
 سمجھ پانی چھت شیشے دینوں دے خیال گزارے
 دیکھیا نبی سیماں جی نے پنڈلی حبت نہ کائی
 وجہ تفسیر ڈھا ایہ لکھیا حبت پنڈلی پر آہی
 کیتیاں نقل رویتاں دونوں ترجموں لوک چارن
 پچھیا تخت تیرا ہے ایسا نظر شہزادی پائی
 پچھیا تخت تیرا ہے ایسا نظر شہزادی پائی
 ہو مسلم میں خدمت آئی تے اصل دے لگے
 کہے شہزادی نقل خدا کر علم میرے دل پایا
 ظلم کیتا میں جان اپنی پر جو سورج پو جایا
 جو پالے گل عالم تائیں ہر اک دار کو الا
 شوق رے کرے عبات نکاح نبی وجہ آئی

لے تفسیر میں لکھا ہے کہ حضرت سیماں اپنے دیوانخانے میں بیٹھے تھے اس میں شیشے کا فرش تھا بقیس کو پانی دکھائی دینا
 تو اس نے اپنی پنڈلی گھولی تو حضرت فرمانے لگے شیشے کا فرش ہے پانی نہیں ہے اس کی عقل کا تصور اور اس کی عقل کا کمال معلوم ہوا
 اور جو دیروں کی بانی سنا تھا اس کی پنڈلی پر بال میں بکریوں کی طرح معلوم ہوا ہے دو تجوڑی کی جس کو نورہ بیترہی کا تھا
 وہاں اختلاف روایت معلوم ہوا ہے کہ بقیس کی زبان پر بال تھے یا نہ ترجمہ نے دونوں روایتوں کو نقل کیا ہے ۱۲ صفحہ ۱۰

وچہرہ مشقے نبی سلیمان کفاداں کرن لڑائی
 لیاٹے گھوڑے پاس نبی سے وہندیاں عصر لنگھائی
 نبی سلیمان گھوڑا بندے پھر پاؤں گردن کٹے
 پے سجدے پھر کیا خدا پاؤں وقت گیا مڑ آئے
 نبی سلیمان لڑا اذایا اللہ نے فرمایا
 رجم ہو یا پھر نبی سلیمان پاک خداوند طرفے
 انگوٹھی نبی سلیمان اکدن لوٹدی لڑا پکڑائی
 قضا حاجت لڑا باہر جاؤں حکمت رب دی ہوئی
 اس خادم تھیں لے انگوٹھی بیٹھ تخت پر جاتا
 قضا حاجت تھیں فادغ ہو کر نبی سلیمان آئے
 انگوٹھی والے لے انگوٹھی چلا گیا دیاد سے
 گئے کچھری نبی سلیمان نظر تخت پر مادی
 نبی سلیمان کہن متھیرا میں سلیمان آیا
 بیت المقدس جا کر حضرت تن ن کر دے زادی
 نبی سلیمان کہن کسے جا محنت کچھ کر او!
 حال نبی پر بات نبی پر نہ کوئی غور کر اندا!
 چھوڑ ٹھہر دیا پر جا کر ماہی گیراں تائیں
 ساتھ لکھایا ماہی گیراں روز بھی پکڑا دن
 اس حالت بھی نبی سلیمان نہیں اکیلے کھاؤں
 دنے ریاضت لایا عبادت پڑھنے استغفار
 دیو صفحہ دادا لے پوشیدہ سمجھ لیا ہوشیار
 معلوم ہو یا ایہ ہو کوئی ہے اس دا بے عقیدہ
 جا ایہ حال تحقیق کرایا بیبیاں خبر پوچھائی

گھوڑے لے انہا توں اوتھوں قسم جنہاں دریائی
 حضرت کیہا مال محبتوں لب دی یاد بھلائی
 نماز گئی بھل شوق انہاں وچہرہ کذب پھر ہٹے
 سورج رب عصر پر کیتا نبی نماز پڑھاٹے
 دھڑاک اسدی کر سی لکھیا ذکر قرآنے آیا
 ہو یا قریب کیہا لب سائیں پڑھ عجزیدے حرفے
 بسم اللہ وچہرہ لکھیا اسدے ادب لکھن ہر جانی
 دیواک بنیا شکل نبی دی نہیں پہچانے کوئی
 جیوں مرضی اس دیو صفحہ دی اپنا حکم چلاندا
 انگوٹھی طلب گولی تھیں کر دے اوہ جواب سنائے
 کون کوئی ایہہ تاں پھر گولی لے گئی وچہرہ چالے
 ہر کوئی تابع صفحہ دے وچہرہ کر دیا سردادی
 نہ پہچانے نہ کوئی منے حکمت پاک الہا
 بھکے ستائے عاجز آئے ڈاہدی نبی لاچار دی
 اس مزدوری تھیں دے اجرت کھانا مجھ کھلاڈ
 اک گھڑی وچہرہ لاہد تختوں عاجز کر دکھلاندا
 کہن تساں سنگ کارا ساں کھانا دیو اسائیں
 دو پھیاں نت دین نبی لڑا چالی روز دیوان
 دے حصہ مسکین تئیاں رب و اشکر سبحان
 ہن مخراد اسان حال کیا کریتدا کالہاں
 عاصف ولی وزیر نبی دا اکدن کہندیا یاد اس
 سلیمان نبی دیاں حراں پاسوں لیساں پتہ نبی دا
 کیہا نہاں دن کئی ہوٹے تہیں زیارت پائی

آصف ولی کہے علما تو ان تولدات نہ بود پڑھاؤ
 عامل عامل تولد کتاباں گے کھول پڑھاؤن
 انگوٹھی نبی سلیمان والی سٹ گیا دیارے
 حکمت رب دی نبی سلیمان اوہ بھی ہمتہ آئی
 کھاؤن کالمن پیٹ بھی دا حضرت جدوں چرائے
 تخت ہوانے حاضر کیتا نبی سلیمان اگے
 نندگہ المن آ ملازم جاں دیا دے آئے
 پکڑ لیاؤ دیو مکرہ لوں نبی سلیمان بولے
 مکرہ تائیں کرن دانہ سے نبی سلیمان موئے
 پکڑ دیواں نے قابو کیتا دچہ دہ باد لیاے
 لے قیامت تیک شکنجے نافرمان نبی دا
 شیش محل دچہ اکدن حضرت عاصی بھاگھلے تے
 نبی سلیمان دیکھ کپھا اس کرن زیادت آیا
 آیا جان نکالن تیری مینوں حکم الہی !
 کپھا فرشتے حکم نہ مینوں محبت دیاں نہ ساعت
 یا ہجوں جان دجو د مبادک سال دینا اس حالے
 افسوس کرن جن پتہ نہ لگا سال لہے کم کرے
 مختصر حال نبی سلیمان کھیا قصص الانبیاء

ٹھہرہ سبکی دیو تخت پر عمل سمجھے اذ ماؤ !
 کھا لہزہ دیو مکرہ نٹھانوں لگا سو آدن
 حکم ربے کھیں مندی تائیں اک بھی منہ پائے
 اس مندی دی بکت پادوں بھی عظمت پائی
 مندی وچوں نکلی تے رب نے تخت جگائے
 جالوڈال تے سایہ کیتا پڑھ حضرت گھرو گے
 کر دے خوشیاں دیکھ ہی لوں عاشق پھر جلائے
 ڈھونڈن کالمن پر مفریتاں اڈنے کالمن کھولے
 سن کر مکرہ اڈے ویلے چھپیا ظاہر ہوئے
 نبی سلیمان اس دے تائیں دچہ شکنجے پائے
 چندون خوشیوں غمی ہمیشہ جنہاں بوا عقیدا
 حکم ربے کھیں حاضر ہوئے اڈتھے ملک الموتے
 یا لوں قبض کریں روح میری ملک الموت سنایا
 بہت اچھا کہ نبی اجازت پانی پیون چاہی
 ایہ کہ جان نکالی اڈیں کھڑے سین جن حالت
 بعد اس کھیں گھن کھا گیا عاصی جسم گیا کرنا لے
 بیت المقدس ہوئی مکمل لہدے ساٹھ اہرے
 ذکر تمامی کتب اسلاموں دھو ڈھ لکھاں کئی جلاؤں

ذکر حضرت عزیر علیہ السلام

اہرا نیلیاں تے آ غالب شہر دیران کہ آیا
 طرح طرح دیاں دے تکلیفان لہدا خون پھلایا
 میوے داد دخت نبی لوں تیرے شہر دسائے

بادشاہ کافر تخت نراک وڈا ظالم آیا !
 مار بندے اس ننڈیاں تائیں بندی دچہ پو آیا
 عزیر نبی دچہ قیدیاں پکڑے جدوں لہیا ہو آئے

حضرت توڑ کھادے کچھ پیوسے تے کچھ جمع کھاہتے
 دیکھ شہر دیاں چھت مکاناں نبی عزیز سنایا
 کراہوس ہوتے متعجب مزہ کھتیں سخن سنایا
 حکم اللہ کھتیں اوسے ویلے موت نبی لوز آئی
 حیر اسل خدادے سکوں پاس نبی دسے آیا
 اک دن یادن کھتیں کچھ کھوڑا سن حیریل سنایا
 نہ اوہ خشک پانہ سڑیا دیکھ گدھا اسواری
 نبی عزیز گدھے دی طرفے جاں پھر نظر کرائی
 جسم گدھے وچہ پاک خدادند جان دوبارہ پائی
 چڑھ کر نبی عزیز اس اہم طرف شہر دی جاندا
 عمر جوانی حضرت والی کوئی کیا پچھانے
 کتب اسلامی بخت نصر جو انداگ جلا یاں
 نبی عزیز تواریات انہاں لوز فیر دست کرائی
 عزیز نبی ہون ظاہر ہونہوں حرف نہ بانی پڑھدا

گدھا سوادی دا بنھ لکھے پیوسے ساکھ ٹنگاٹے
 کدے ایہہ وسدا شہر ڈٹھا سی جو ویان دسایا
 فیر آیا دہوسے ایہہ کیوں کہ میرے پاک خدایا
 اک سو سال پھپھوں پھر اللہ جان جسم وچہ پائی
 کتنی دیدہ بہنوں اس جانی نبی عزیز بتایا
 لوز سو پوسے بہنوں ات نبیا کھانا دیکھ ٹنگایا
 خلق کا دن میں کراں نمونہ کبہا اب غفاری
 جان بغیروں پنجر ڈیاں دیکھ حیرانی آئی
 زبان اپنی وچہ اگڑ گدھے نے ربدی حمد پڑھائی
 اجر پایا ہویا شہر باد و نلق ڈٹھا نبی و ساند
 فرزند نبی دسے بڑھے ہوتے چہرے سان بنیانے
 وچہ شکوک پیٹے سن مسلم نہ آہیتاں ہتھ آیاں
 تدرول لقین کیتا سب خلقات نبی عزیز ایہائی
 میں جاناں رب قناد سب پر چو چلے سو کددا

ذکر حضرت زکریا علیہ السلام کا

پاک محمد تائیں اللہ وچہ قرآن سنایا
 اپنے بندے زکریا اپد دعا جدوں اس کیتی
 کمزوری پکڑی میراں ہڈیاں چٹے ہو گئے وال
 میرے مڑوں پھپھوں بیٹوں ڈا کنبے دامارے
 دیویں بیٹا میرے تائیں وادت ہوے میرا
 دعا قبول کیتی پھر اللہ حضرت لوز فرمایا
 ہے اس کھیلے نام بتا لوزاں نام کسے نہ اگے

رب تیرے دی رحمت دا ہے ایہہ جو ذکر بتایا
 دل اپنے وچہ کہیا اللہ بہت عمر میں بیٹی
 منگ تیرے کھتیں دیباہ خالی کسے اگے وچہ حال
 عورت میری بانجھ خدایا تے ہے بڑھے والے
 وادت السراٹھیاں دا کراس تے ذوقل دھیرا
 خوش خبر دیاں زکریا بیٹوں لڑکا دیاں سنایا
 پہلاں اس کھتیں کسے دکھایا ہے گامی وچہ جگے

حضرت زکریا کی ماں سے سب کیوں کہیا ہوسے
 جبرائیل کہیا اب تیرے بے لڑکے بنایا
 توں کچھ چیزیں نہیں سال پہلے من حضرت نے کہا
 نشانی تیری رب فرمایا بات نہیں کر سکیں
 تن دن لاتاں بول نہ سکیا کہ یا نبی دانا
 حضرت یحییٰ چھوٹی عمر سے بانا فقر پہتا یا
 عمر مبارک ست برس و چہ ہانی لڑکے کہندے
 یحییٰ نبی کہا و چہ دنیا کھیلن تا ہیں آئے
 و چہ محبت پاک بیدی کردے ہند سے زادی
 اسے میرے رب زادی اُسدی کہے بے چینی میں
 فرمایا اب صالح میٹا منگیا میرے پاسوں
 ایسے بندے پیارے میںوں کن جو عشقوں نامی
 حضرت زکریا سن خوش ہوئے ایہ پیغام الہی
 خلقت تائیں کرے ہدایت نہ کہ یا نبی دانا
 ظلم انہاں کھیں نکلے حضرت پناہ و دختوں منگی
 ماہن دالے پھپھے پاس دہ ختے آئے
 شک کہندے باہجہ دختوں جانہ چھپن والی
 پھر بد بخت لگے دکھ چیرن آہ سر پہ آیا
 بے صبری کھیں نبیاں وچوں باہر رب کہ اسی
 حکم الہی سن پیغمبر ہرگز اٹ نہ کیتی !

میں بڑھاتے عورت میری باہجہ کیا و عود طہورے
 بہت آسمان بنا دن میںوں چوں کہ تہہ بنایا
 اسے اللہ کھڑا دے میںوں کچھ نشان اوہا
 چنگا بھلا تن دن لاتاں یاد نشانی رکھیں
 لڑکے ہینے پیدا ہو یا یحییٰ نبی یگانا !
 عبادت بیدی اندر انہاں دن تے رات لنگھایا
 چلو کھیلن ساکتہ اسادے پاس محبت ہند سے
 پورا عہدہ کراں جو کیتا کھیلیاں اوہ بھل جائے
 دیکھ انہادی ایہ محبت نہ کہ یا عرض گزار ہی
 جبرائیل خدادے حکوں کہیا نبیا میںوں !
 جو اوہ میری کرے اطاعت و تا سمجھ قیاموں
 میرے باہجہ جو ہود کسے دی دوانہ کھن یادی
 سجدہ شکر کیتا اب لگے ملی مراد جو چاہی
 بے فرمان نہ چاہن ہدایت کرن ماہن سمیان
 یا چھپا دخت نبی لڑکے بنیا خاصہ سنگی
 حضرت زکریا نظر نہ آئے ہو حیران سدائے
 ڈالیاں کٹ سٹو لکھ چیر دے وچہ یاد کھ خالی
 منہ مبارک کھیں ات نکلی وحی پیغام لیایا
 سب توں رب بچاے میںوں کیونکر دکھ بچا ہی
 لڑا الہی نظری آیا وصل پیالی پستی

ذکر حضرت یحییٰ علیہ السلام کا

عبادت مسجد کرنے باہجوں ہونہ خواہش چاہی

ذکر یا نبی و ذات پھول بھی یحییٰ نبی الہی

اسرائیلی قوموں بلکہ عورت نام و ذالی !
 کئی بندے اس شادی خاطر ساکھ صلح لکھے
 حضرت کہا ایسی شادی منح اللہ فرمائی
 بات نبی یحییٰ دی سن کے عورت غصے ہوئی
 عورت اپنی بھین سن حاکم کہے سپاہیاں تائیں
 یحییٰ نبی دبا لے تائیں لے سپاہی آئے
 حکم کرو تاں شہر تمامی غرق کرا یا جائے
 کی تقدیر میری وجہ لکھیا حاکم ہتھوں مرساں
 زُفِیْتُ بِقَضَائِ اللّٰهِ لَوْ لَیَا نَبِیُّ لَیَا نَا !
 حضرت یحییٰ تائیں حاکم قیرت ہبید کرایا
 اپنی عورت دی وہی شاہد اکلح و چہ ناہیں
 یحییٰ نبی گناہ کس پاؤں ہوئے شہید اس حالے
 کہن فرشتے یاد دست ایس طرح مردایا
 کیوں جے دشمن پاسوں پیر نہ خطرہ دہند اکائی
 میں ہاں کل جہاناں و ادب ملاں دست تائیں
 کبھی فرق خالق مخلوقوں میں ہاں بے پیدا ہا
 یحییٰ نبی شہادت کچھوں ادہ ناجائز نکا جا
 غضب الہی نازل ہونا ناجائز نکا سے والی
 شیر و مٹی کہ پیر امیر اکھا گیا اسد سے تائیں
 سبحان اللہ کیا شان نبیاں اللہ نے فرمایا
 وقت پیدا نش وقت شہادت رب سلام بچایا
 بیابند سے جو قدم بقدمی عاشق چلن والے
 ساکے حاصل ہوئے انہا نول جہاں حکم قبولے

نکا ہے لڑکی کچھلے خداوند پہلے خداوند والی
 نکاح پڑھا دن کا دن حضرت یحییٰ نبی بلائے
 خصم پہلے دی لڑکی دو جے خصم نہ جائز آئی
 خداوند اسد حاکم ایسی بات بتائی لڑکی
 جاؤ یحییٰ لڑکی بنجہ یا وسحاضر کرو ایتمہا میں
 آجبریل خداوندے حکموں حضرت لڑکی فرمائے
 حضرت یحییٰ سن جبریلوں تے پھر سخن سنائے
 ہاں جبریل کہہ یحییٰ میں عرض لے بے مقصی کہہ ساں
 میں تقدیر اللہ پر ملا مئی مناں اس دا کھانا
 تن بھین سیں علیحدہ ہو یا پھر کبھی ایہ فرمایا
 کہن فرشتے پاک خدایا تینوں حمد تائیں
 میں دوست لڑکی پاس بلایا کہہاؤ اللہ جلے
 خلقت مادے دشمن تائیں اللہ نے فرمایا
 خیر چاہن نت دوست کا دن مدد اس لگائی
 پالاں اپنے دشمن تائیں کچھ نہیں خوف اسائیں
 میرا بھلا برا کر سکے نہ کوئی شاہنتا ہا
 کافر عورت دھی خداوند سنگ کر دی لیرویا ہا
 جردھی عمل کسے کم کا دن ہوا جنگل و چہ ڈالی
 خداوند اس واسن ہر امیاں مر گیا دونج جائیں
 حضرت یحییٰ باپ مائی دا خدمت گار بتایا
 تیجا وقت قیامت اللہن سلام انہا نول آیا
 تا سوتی ملکوتی درجے جبروت لاہوت نرالے
 دن تے رات خداوند تائیں کسے حال نہ بھولے

حقی صفتاں حقدے فضلوں جسم انہاں چہ آدن
دل لوندانی خودیوں خالی غرق و حد لوجہ پوٹے
محض عدم میں پاک ہستی توں عجزوں کہ سنالواں

غیر نہ کوئی نظری آئے حق ہی حق ہکا و نون
اد ہو و اصل پوٹے تہیرے و چہ جہاں روٹے
مکن ہو محتاج واجب و امکان وصل و عالواں

ذکر حضرت جبرئیل علیہ السلام

لسطین شہر و چہ شامے دہن نبی جو جیسے
جو اہر سوئیوں بت بنا کے اسوں خوب سجائے
سجدیوں جو انکا کراندا انداگ جلائے
بت بستی چھوڑیں شاہا جبرئیل نبی فرمائے
باد شاہے تے ایہ گل سن کے جبرئیل نبی توں کہا
نبی کہا ایہ دولت دنیا نہیں ہمیشہ رہتا
ادہ کیا چیز جو طسی لگے پھر شاہ آکھ سٹایا
جبرئیل نبی دیاں سنکر باتاں شاہ نے حکم سنایا
شاہ کہا جیٹوں الویں کیتاگ و چہ نبی سٹایا
لا الہ الا اللہ و چہ اگ دے نبی لکا دے
چہ میخاں گرم لوہے دیاں شاہ کہا اس مادو
حکم شاہے پھتیں لو کہ میخاں گرم نبی توں لادن
جبرئیل نبی پھر زندہ ہوئے کہندے پڑھو تمامی
گھی گندھک گرم دیکھاں و چہ ربدانی دکھایا
شاہ کہے کیوں دکھ میرا نہ اٹھ کرے جو جیسا
زمینیاں پانی اُپر دکھیاں بن کھماں اسماناں
دادیانہ شاہ ڈریا ایہ نہ پرستش بت ہٹا دے
ہتھیں پیریں ماریاں میخاں اندا قید چچایا

دادیانہ شاہ اس جگہ واپو جے بت جیسے
مشک عنبر کھتیں تکر اسوں سجدہ پیش کرائے
جبرئیل نبی توں کھجیا رب نے انہاں راہ بتائے
کہ پوچھا اس خالق دی جس جو داں طبق بنا کے
بت پرست غنی میں تے توں پوج حق عاجز رہیا
عقلے رہنیں ہمیش سلامت جے کر منیں کہنا
نبی کہا ادہ جنت جس و چہ کدی زوال نہ آیا
چڑھا سولی اس مادو پتھر جلاؤ اگ بتایا
جبرئیل نبی توں پاک خدائے کر کے فضل بچایا
پڑھو ایہ کہا نبی اللہ دے جو ہوس دے سارے
چاہ ہتھ پیریں اک سینے پر سر پراک ہٹا پارو
قبض ہوئی روح ربدے کھوں میخاں پلک چاؤن
لا الہ الا اللہ مبارک اسم گرامی !
حکم ربدے کھتیں اگ نبی توں قدامت اٹھ بچایا
کہہا نبی بچاؤن رب توں مشکل نہیں جیسا
راذق مالک خالق سب و اجو کوئی و چہ جہاں
رعایا اپنا دین سکھانہ میں کھتیں راج چھوڑا دے
پیٹ نبی جبرئیل اُپر اس پتھر بٹا دکھایا

پیٹ نبی دیوں پھر لاه کے کھانا نافر کھلا دن
 مہر کرین تکلیفیں ہوں نیر شہادت پانویں
 شاہ کیہا جو جیس کیہا ہاں پھر شاہ آکھ سناندا
 نبی کہے اس قید تیری کھیں رب خلاص کرایا
 دو ٹکڑے کر شیراں پاؤ ہووے ختم پورا ہ
 لاش مبارک کر دو ٹکڑے شیراں اگے پادون
 قدم چادون عدتے چادون پہرہ لاش دکھایا
 فرشتیاں آن سلام سنایا کھانا نبی کھلایا
 کہیں ہدایت رب فرمایا توں اے نبی ہمارے
 چھوڑ دو جو جابت نکارے منوں لب سناندا
 کوہیں زندہ ہو پھر توں آئوں حال سنانویں بیٹے
 عدیوں کرے تیار وجوداں وجودوں علم کراندا
 کیوں ایمان لیاؤ تاہیں ہے رب سچ سنایا
 تیرے اسیں مقابل کرماں بلا جادو گر سارے
 مار سکو جو جیس کیوں ہے گلوں ساڈیوں لہندا
 منصب دولت دیاں تسانوں انگ ہو سو لہندا
 جو جیس نبی لوں مار دیاں گے فکر کیا توں لایا
 بسم اللہ پڑھ پیتا حضرت کچھ نقصان نہ کرایا
 پیندیاں ساد مرے نہ بچد اتیوں خبر نہ ہوئی
 یا حضرت حق میرے اندر کہہ لو خبر د عایش
 گلے مرگئی میں عابود دی زندگی کو سنانواں
 کہیں خدادے حکوں اٹھیں جیوے گی رب چاہے
 مردہ گائے زندہ ہوئی بڈھی مشکر سجایا

سے وقت خدادے حکوں میجاں پلک پٹادون
 کن سلام پیغام خداد ابرساں مت لگھانویں
 ع ہوئی دہ باد شاہی دچہ جو جیس نبی پھر جاندا
 بت مصیبت قید میری کھیں تیوں کس چھوڑا یا
 اہ نے حکم دتا اس تائیں چیر و لہر دھر آدہ
 م شلہے کھیں بدن نبی داکھ سے ساتھ چرادون
 کچھ بدن جو جیس نبی داکھیراں ادب سجایا
 ت پٹی رب لوح نبی توں دچہ جسم دے پایا
 ن فرشتے عید مناسن بھل کے کافر سارے
 ہوئی جو جیس نبی پھر پاس کفالاں جاندا
 ن کافر کل چیر آکھے کھیں دو ٹکڑے تیں کیتے
 ہانہی تے ایس طرح ہی میرا رب بناندا
 زندہ رب بھیجا میوں پاس تسادے آیا
 فر کہندے کھیل تیرے سب ہیں جادو دے کارے
 ادیانہ شاہ ساحر مدے سحر کہہ سو کہندا
 بادودی کوئی شکت کر کے جیکر اس لوں مارو
 خاطر جمع رکھیں لوں شاہا جادو گراں سنایا
 ہندے پھر جو جیس اے پیوں ساڈا پانی پڑھیا
 بکھ دے تعجب ساحر کہندے ہو جے کوئی
 ک دن آک عورت کہندی جو جیس نبی دیتائیں
 لٹے اک اوہرادو دھو دیاں اپنی گند کرالواں
 حضرت کیہا عاصا میرا لے لامر وہ گائے
 عاجز بڈھی جا کر عاصا گائے ہڈیں لایا !

معجزہ ایہہ جو جیس نبی دا خلق ہوئی مشہوری
 برحق ایہہ جو جیس نبی ہے قوم تائیں اوہ کہندا
 سنکر کافر کھن اسدے اثر کھرتیں ہو سٹے
 قریبی شاید کہندا میںوں اللہ داہ دکھلائی
 چاہ ہزار بندے ہمراہی ساکھ ایمان لیاٹے
 پھر اک لشکر وچوں کافر جو جیس نبی لڑوں پورے
 ایہہ کہہ کر نبی جو بیٹھن والی چاہ جو اسدے پاسے
 میوہ اس درختوں کھائیے تے ایمان لیاٹے
 حضرت کہہ بات معمولی ایہہ میرے لب اگے
 دیکھ کفاد کہن بد قسمت توں چادوگر بھادا
 دادیا نے شاہ عدت گلے تانیوں اک بتائی
 جو جیس نبی لڑوں دکھ ادھو چھپر اس گنگائی
 حکم دے بچھیں میکاٹیلے بھتی تانبے گائے
 پھر حضرت وچہ جا کفاداں کہن ایمان لیاڈے
 دیکھ ایمان لیا ساں اتھاں پھر حضرت فرمایا
 مرے تسادے زندہ کرتے رہنوں مشکل تائیں
 بارہ ہزاراں مرے اسدن زندہ لب کراٹے
 بابا قینوں مرے لڑوں کتنا عرصہ ہو یا
 تو قل کہندا مذہب میرا بت پرستی والا
 جان کمدن دا وقت میرے تے ہے ہر شے دھندا
 پھر اک بڑھی عورت لڑکا حضرت پاس لیاٹی
 کرودعا تیں ہوں شفائیں منو عجز سنا یا
 اکھیں اندر لڑو الہی لب دی برکت پایا

اک قریبی بندہ شاہدادیکھ کرا مت پورے
 تسال بدایت کالان شاہدیاں بے تکلیفاں سہندا
 بت پرستش بھل گیلوں توں ہوش گئے نے کھوٹے
 ایہہ کہہ کرا ایمان لیا یا کہندا نوح نہ کائی
 دادیا نے شاہ دے تکلیفاں کل شہید کراٹے
 معجزہ اوہ جو کہاں کھائیے بت پوجن بھیں ڈولے
 چادو دخت ہون جو نہ قسموں بھل پختہ لگ بھادے
 جے توں سچا نبی دے دا لب اپنے فرماٹے
 دعا کیتی جو جیس نبی لے دخت اگے بھل گئے
 امیں نہ مسلم ہون کالان ہرگز کرساں چادا
 عمر لفظ دوعن تے گزھک پیٹ ادھو چھپائی
 حکمت بیدی مینا دھیری ادسے دیے آئی
 جو جیس نبی لڑوں امن سلامت دکھیا پاک خدائے
 کہن کفاد جو مر گئے ساڈے زندے کر دکھلاڈے
 کن کہن بھیں میرے اللہ کل جہان بتایا
 بلکہ بہت آسانی آسنوں مگیاں نبی دعاش
 تو قل نام اک شخص اتھوں پھر حضرت پتے پچھائے
 مذہب کیا تے کس دی پوجا کر کے سیں توں مویا
 چاہ ہزاراں میں دیہا میرا حضرت سن لے حال
 میں جانا یا اللہ جانے عذاب جہنم ہاں سہندا
 کہندی اندھا لنگا لنگا کنیں سنیں نہ کائی
 جو جیس نبی لب اپنے منہ والے کے اکھیں پایا
 کتاں دیو چھرا سم الہی پڑھ کر نبی پھو کایا

لڑکانیں سنن لگاتے نبی کہا رب چاہے
 کافر بڑھی صحت بیٹے دی دیکھ ایمان لیا
 جو جیس نبی تے اس بڑھی لڑن گھر بڑھی لیجانے
 تم بڑھی سے گھر لگڑی دا جو جیس نبی دی دعاؤں
 دادیلے شاہ گھر بڑھی دا کہ کے حکم گم آیا
 بلانہ میں جو جیس نبی لڑن دو ہتھوں دو پیراں
 آہن نکلنے پائے حضرت کافر لوک کھیا دن
 غیب آواز اللہ دی طرفوں سنبا کل کفائے
 جو جیس نبی دیا ہتھیں نکل زندہ یا ہر آیا
 نبی عمادی ہر بانی ہتھیں آئے ساتھ کفالاں
 بت دے نام پڑھا دا چاہیں تیری عزت کیئے
 قبول کیتا جو جیسے سجدہ بت لڑن کافر کہندے
 دادیا نہ شاہ ساتھ خوشی دے جو جیس نبی منگو آیا
 یاد پاس دہیں راج میرے آرام کرو کھا کھانے
 اسدن گھر دادیلے شاہ دے حضرت رات گزار دی
 کلام بانی دے سن اللہ شاہ دی عورت روئی
 پھر اوہ پھلے گنگے گنگڑے لڑکے حال سناواں
 ماں لڑکے دی پاس حضرت دے اوہ لڑکالے آئی
 جو جیس نبی سن اس لڑکے لڑلے کہ نام بلایا
 پھر فرمایا جابت خلعے میری طرفوں کہتا
 لنگڑا رہا نہ لڑیا لڑکا بتاں پیغام پہچا دن
 جو جیس نبی ہے تساں بلاندا لڑکے تہاں کہیا
 آبتاں جو جیس نبی لڑن لڑوں سیس جھکائے

پھوں گنگاں گنگاں راضی کرنا ہے رب شاہ ہے
 خبر گئی ہو دادیلے شاہ بڑھی پاس منگائی
 کھانا پینادیون ناہیں بوہا بتد کماندے
 ہو ہر یا کھ لگے یوے قسم قسم ہر داؤں
 طرف دہت نظر پھر کبیتی ادہ ہو تم دسایا
 آہنی میخان چار لگاؤں دیدی لیون دیراں
 قبض ہوئی روح لاش جلاؤں سواہ زیادہ ہاؤں
 لے دیا توں ساتھ حفاظت لالوں جسم کتا سے
 کہن اہے رب اہے تائیں زندہ نیر کر آیا
 کہن کفار پو جیس بت بنیا کہیں نہیں انکاواں
 نبی کہیا بت پوجاں ناہیں ب سچے ہتھیں دے
 سچا لٹی ہتھیں سچیا لٹا تو خسیوں بن بن بہندے
 چم چٹھاں جو جیس نبی دیاں تے پھر آکھ ستایا
 بہت مینوں تکلیف دتی میں وقت نہیں ہتھ آنے
 نماز عشا پڑھ ساتھ محبت پڑھی تو مات پیادی
 کیے نبی دایں ب بنیا جس شریک نہ کوئی
 کن کھتیں لے دتیاں حسنوں کر کے نبی دعاواں
 کہے جو یہاں لنگا لنگڑا اس حق کر دعا ئی !
 لبیک یا ہی اللہ لڑکے بول سنا یا !
 جو جیس نبی ہے تساں بلاندا چلا ایت نہ رہنا
 سترت ہماک جوں لڑن ناقلون بلاد ن
 میرے ساتھ چلو رب حکوں لڑے نہ کوئی دیہا
 کھو کہاں ماہ نبی جو جیسے بت زمین دھسلے

مومن عورت بادشاہی دی دیکھ کفالاں بولے
 نہیں تے بتاں داگٹ میں دچہ جا سو پڑھ سائے
 دادیا نہ شاہ کہے پوی لوں سا لوں ستر سالوں
 معجزات آکھیں ڈکھا دیکھ ایمان لیاٹی
 مومن عورت کہندی شاہاں تہاوت اتوں
 سعادت انہی میری ہے سی ایمان دولت پائی
 ہندی نکلی روح و جودوں مومن بی بی دالی
 میوں گزریاں مت پرسان مصیبت سہاں کفالاں
 جو ایمان لیاٹے میں پرکریں انہاں پر رحمت
 اسنا لوں اتری اک غیبی بجلی پٹی کفالاں
 حکم کہ جو جیس نبی پر والہ کن تلو ادوں
 نہیں تے آگے ٹر ٹر زندہ ہوٹے سن کئی والوں
 دن سہ شنبے دے اسنا لوں آتش نازل ہوئی
 تابعدا نبی جو جیسے مومن تیس ہزاروں

اب جو جیس نبی پر یاد ایمان کفالاں لڑے
 اچھے ویلا جیے کو نہ کر سوتساں نبی بخشائے
 معجزات کئی دکھائے نے جو جیس کمالوں
 ہزاروں معجزیاں دا سا لوں اثر نہ ہو یاد انہی
 ہے شقی ایمان نہ انداد دے کیتے لب فضلوں
 دادیا نہ شاہ سن گل پوی سولی پکڑ پڑھائی
 رو جو جیس نبی نے کہا اے میرے لب عالی
 بخش شہادت صبر نہ طاقت کریں عذاب نکالاں
 دعا قبول نبی ہوئی کفالاں اتری رحمت
 کہندے بڑی دعا جو جیسوں پیاں غمبداں حالوں
 اپنی مرضی ساتھ شہادت نبی ملی غفادوں
 قصص الانبیاء تے تفسیروں میں لکھیا انجیلوں
 کفالاں آتش کھیں جل کر دوزخ گئے نہ بچیا کوئی
 لب دے فضل کرم کھیں بچ گئے کرے شکر پکالاں

ذکر حضرت شمعون علیہ السلام کا

حق پرست دلاورد دے شمعون پیغمبر لب دے
 بدن انہاں چہ طاقت بے حد اللہ صاحب پائی
 عموزیہ نام شہراک آیا دیلوم کناہ سے
 دچہ محلاں جشن کریندا دڈا کافر بھالدا
 کئی ہزار ادبدا سی لشکر لڑائی نبی سنگ کدے
 حضرت چاہے چینی گھر چہ کرن عبادت لبدی
 کافراں اپر غالب رکھے اس لوں حق تعالیٰ

کہن زیادہ وال انہاندے سن عضا پر سب دے
 وقت جہاد مقابل انہاں آدے تاہیں کائی
 یاد شاہ قوطہ نام اد بھتے اشوقوں محل اساکے
 سال دچوں اک چاہے چینی کرے لڑائی چالدا
 کئی نبی کھیں نہ غمی ہوون کئی روزانہ مردے
 چاہے چینی کرن ضیافت خلق خدا جو سب دی
 کافر انہاں ہتھوں نہ ہندے تنگ سخت پر حالدا

شمعون نبی دی یوی دیول عودت بھین کافر
شمعون نبی دی یوی ستا بنھ لیا پیمبر
کے یوی میں بدھاتینوں تیرا اذما تو اں
فضل الہی میرے آپر کون میوں بنھ سکے
کافر عودت آ صبح لوں پچھے بی بی تائیں
کے نبی دی یوی بدھائیں اسوں کل داتیں
بادشاہ قوطہ تائیں کافر عودت حال سنایا
لیا نبی دی یوی دتے سنگل اس مکاراں
شمعون نبی نے پرتیا پاسا ٹھا سنگل لو ہے
بہت تیرا اذما ہیں توں حضرت میں تیلوں اذمایا
چیز بھن دی کیوں توں بھنیں حضرت نے فرمایا
شمعون نبی نے کہا میرے والا تسی دتے تسی
سن یوی دچہ نیت نبی دے وال بدن بھنیں کٹے
پیر پتھ جسم نبی دا بدھاکر کے بہت دلیری
فرمایا کس بدھائیں میں یوی نے کہا
شمعون نبی نے یوی تائیں کہا کھو لیں میوں
شمعون نبی دی یوی جاکر کافر عودت تائیں
بادشاہے لوں کافر عودت جا پیتام سنایا
سندیاں سالا اس مرد تیرا اذما تیرا اذما
پیر پتھ تک کھو کن اسدے اکھیں حیث نکالو
بادشاہے دے حکم مطابق انہاں عمل کرایا
محل اچا دریا کنارے اس دے آپر پڑھا ڈ
شاہی حکم مطابق انہاں شمعون نبی دیتائیں

کہندے بنھ نبی لوں ستیاں دیواں دولت وافر
بدھادیکھ اکھ پچھیا حضرت کس والا تیرا
سالوڈ کہا پیمبر یوی نہیں سمجھا لوں
ہر ہر جانی حاقظ میرا تاں ہی دشمن بھکھے
نمبر نہ دتی بنھ نبی لوں میوں خبر سنائیں
پاسا موڈ تیرا یاں ستیاں بسنے کچھ نہ جاتیں
سنگر شاہے سنگل بھجے بنھ اس بھنیں سمجھایا
نبی بدھا دچہ نیت نبی یوی خوب ہو کے ہوشیاں
پچھیا نبی کہا پچھ یوی یوی تیری جو ہے
پر کوئی ایسی چیز کیا جو بھنیں اکھ سنایا
کہن لگی کوئی آپر تساڈے ہو د بھی غالب آیا
جے کوئی بھنیں توڈ نہ سکناں ہو جان دی یوی
انہاں والا تسی اپنی بھنیں بی بی تسی دتے
مٹے نہ پاسا نبی اللہ داکشش کن بہتری
سی دت تساڈے والوں توڈ جو ان اجیہا
اس تسی لوں توڈ نہ سکناں سچ بتاواں تینوں
کہندی کہنا بادشاہے لوں بدھانہ لیجا میں
اے شاہا ج دشمن تیرا قابو دے دچہ آیا
بھیجے دشمن پکڑ لیا و متوب ہو کے ہوشیاں
کرا یوں شمعون نبی لوں میوں لیا دکھا لو
لیا دکھلایا بادشاہے لوں پھر اس حکم پڑھایا
پھر اس لوں اسدے تائیں دے یاد چہ گرا ڈ
دریا دچہ محلوں سٹیا بچا لیا لب سائیں

پیر متھ تک زبان اکھیں کن لب لڑیں لڑائے
 بے حد طاقت بخش تینوں انہاں شہر محلاں
 نبی شمعون نے پکڑتو نے انہاں مکان گراٹے
 پاک خداوند کفار اداں سے نام نشان مٹائے
 پھر گھر اپنے جایوی لڑاں ماناں دل و چہ آیا
 بیوی اپنی لڑاں نہ مایں نہ تکلیف پچا لڑیں

جبرائیل نبی لڑاں کہا اللہ حکم سنائے
 سمیت کفار اداں پٹ دیواں سلو دوزخ گھلاں
 پٹ بنیاد اداں گھل آباداں دیا و چہ لڈھلے
 شمعون نبی پے سجدے اند لب سے شکر پکڑے
 حکم خدا دا جبرائیلے حضرت لڑاں بتلایا
 بے کھجی کھجیں غلطی ہوئی گناہ معاف کرا لڑیں

ذکر پیدائش حضرت مریم علیہ السلام

الہر ایلیاں کھجیں اک عورت حنہ نام بتاؤں
 نبی سلیمان دی اولادوں بی بی حنہ آہی
 بھین حنہ دی گھر گھر پٹے بعض صاحب فرماؤں
 میرے پٹ اند جو لڑکا راہ تیرے و چہ چھوڑاں
 حکمت دیدی نا لڑیں ماہ و چہ لڑکی پیدا ہوئی
 کہے خدا یا بہتر جانے جی لڑکی مینوں !
 پناہ تیری و چہ دیواں اسلوں تے جو اس ولادوں
 غیب آواز حنہ لڑاں آئی مریم اسان قبولی
 نبی لڑکیا کریں حوالے حنہ خبر سنائی !
 بیت المقدس آ حضرت لڑاں گزریا حال سنایا
 بیت المقدس رہنے والیاں نبی لڑکیا کہہاں !
 ہر اک آن کہے میں پاللاں پھر حضرت فرماوے
 پانی برتن لڑکیاں لڑاں ہر اک پیٹا سکائے
 پھر ادہ قلم نبی لڑکیا پانی اُپر لکھائی !
 حجر مسجد ساتھ بنایا لڑکیا نبی لڑکے

نام عمران خاندنی اسدا بن لاثان سناؤں
 نام اشیاخ اک بیٹی اسدی لڑکیا نبی بیہی
 آنو مہر حمل و چہ حنہ لب لڑاں عرض کراؤں
 بیت المقدس و چہ کسے عبادت کم نہ ہواں لڑاں
 مریم لکھیا نام نہ دل لڑاں ہوئی تسلی کوئی !
 لڑکی لڑکے جیہی نہ ہووے عرض سناواں تہوں
 نہاندی خود کریں حفاظت مردود شیطان فساداں
 لڑکے کھجیں ایہہ اچھی لڑکی کجھ نہ بات معمولی
 حنہ مریم ست برس دی لڑکیا پاس لیاں
 تہہ قبول کیتی لب میرے جو میرے دل آریا
 کون تسان کھجیں پالے مریم ہے جو لڑکی ایہا
 توڑات لکھی جس قلم لڑکے دی پانی اُپر تہاوے
 کسے تہہ لڑکی قلم پانی پر ڈپ تلے بہہ جائے
 تہہ پانی پر دیکھ کہن سب تیرے ذمے آئی
 نبی مریم کسے عبادت بیٹھ اند اس خانے

اک دن خیال نہ آیا کہ کئی جند سے اندھا تھا میں
 آئی یاد نبی دن چو کھٹے کہن بھلکھی ہو مردی
 رنگ برنگے بے بہا سے میوے سن من بھالے
 مریم کہہا اللہ پاسوں جو بستھاں دے رہا
 کل جہان دیاں عودا توں چنیا تیرے تائیں
 کہیں لکڑے جو کرن لکڑیاں ملکر ساٹھ انہائیں

نات حضرت گھڑوں لے جاؤں بی بی مریم تائیں
 تن دن تائیں بی بی اندھ ہی عیادت کردی
 جادو واڈہ کھولن بھرے اندھ دیکھن کھانے
 سے مریم ایہہ کتھوں آئے کھانے حضرت کیہا
 کہن فرشتے مریم تینوں پاک کیتا اب سائیں
 کہیں عیادت اب اپنے دی بھرے شکر کرائیں

ذکر پیدائش حضرت علیہ السلام

عین السواوی چتھے جا کر غسل کیے سویلے
 بعد غسل تھیں کپڑے پتھیں پہن کاہن پھر دی
 جبرائیل خدا دے حکوں بن انسان دسا یا
 ساں اپنی روح صورت کیے کبھی مریم طرفے
 کہندی ساٹھ رحمان میں تیں تھیں بچاں پناہ بکا
 بیٹوں کھجیا اب تیرے نے آیا دن سنہا
 کیہا بی بی مریم لڑکا ہو دے کہیں سنا توں
 جبرائیل کیہا اب تیرے بات ایویں فرمائی
 باہر پو پت پیداکر کے نقشاں لوکاں لٹی دساں
 دے انعام چلا توں سدھے راہ انہاں بخشا لوکا
 حضرت عیسے پیٹے شکم وچہ حکم کنوں رب بادی
 خشک کھجور پانی پیٹھاں پیٹھ بڑھا وچہ جامدی
 اچھا ہوندا ہے پہلوں مردی یاد کسے نہ ہندی
 لودا الہی کرے جو چاہے چاہہ پیش نہ جاندا
 خشک کھجور پانی پھرتا دی بھری پھلاں تھیں سادی

بی بی مریم چو داں پر ساں عمر ہوئی تھیں ویلے
 اپنے چادہ پیرے پودہ کہی بی بی وچہ وڈدی
 اجنبی اک مرد بڑا ہی سوہنا نظری آیا
 جیوں فرمایا پاک خدا تدو چہ قرآنے حورے
 صورت خوب جوان نودا مریم دیکھ گئی ڈر
 پرہیز گار کھالو میں توں آیا سن میریے کیہا
 اک لڑکا پاکیزہ تینوں سے مریم سے جالواں
 مردیتوں کسے پتھ نہ لایا میں بدکا نہ آئی
 کیہا ایہہ آسان ہے میتوں میں میں تائیں کہساں
 سچ اس تائیں چہرے جانن انہاں بگم کما توں
 بی بی مریم سے منہ اندھ پھو کے جی نے سادی
 مدت حملوں وقت پیدائش بی بی باہر سدہ اندی
 زہ دادد ہو یا اس جگہ بی بی مریم کہندی
 پھر ایہہ وقت نہ آندا میں پر نہ کوئی طعن کراتدا
 حضرت عیسے پیدہ ہوئے پیٹھ ہو یا عیادی

حکم اللہ تھیں مردیاں تائیں نہ رہ کر دکھلا لوان
 میں آیا اس کا دن اس تھیں حلال کیا کئی چیزیں
 میں تساڑ سے دے دی طرفوں لے نشانیاں آیا
 ایہ راہ سدھا پکڑ عبادت پاک بیدری کر پو
 حوایاں کہا عیسے بیٹے مریم سے لوں اکھیں
 بیٹے مریم حضرت عیسے کہا دے اب اسداڑ سے
 اسان پھلپاں پھلپاں عید ہوئے ادہ نشانی تیری طرفوں
 رب فرمایا خوان اتاڈاں کر منظور د عاتیں
 ادہ عذاب جو ہو کہے لوں کراں نہ د جوہر ہاتے
 دے کھاندے ادہ تین دن راتیں بعض کہن دن چالی
 معجزات ایہہ دیکھ نہی دا بعض ایمان لیا دن
 منکر سب دی شکل بدل کہین گئی چھ تھریاں
 حضرت عیسے قوم اپنی دچہ اکدن د عخط سنادن
 صرف عبادت کرنی اسدن حرام بیسن ہو کاراں
 منسوخ ہو یادن ہفتہ اسوچہ اتوار ہے پکت والا
 ہن بخیل احکام قبول منوں میں اکھتا
 اکھن حضرت موسے پھچوں کئی پیغمبر آئے
 کرن صلاحیں مارے اسنوں بن موسے ہے جاری
 کہن کفادہ ٹلاں خیالوں فکر مان دا کر ساں
 کہا عیسے جاں بن مریم پاک اللہ فرمایا
 کراں بچا جو میں تھیں پہلاں تووات کتاب خدائی
 اسم مبارک احمد جس دا دچہ فرشتیاں آیا
 قیامت تک شریعت قائم رہے انہاندی جاری

جو کھاؤ مکھ مکھ وچہ آڈادہ بھی تساں بتاؤاں
 بعض حرام جو آپر تساڑ سے سمجھو ساتھ تمیزاں
 اب تساڑ ادہ ہوساڈا منوں ڈر د سنا یا
 انعام ملے پھر عتی نہ کوئی دو ہیں جہانی تہ پو
 اب تیرے کھیں جسے ہو سکے خوان اتاڑ سے ساکھیں
 بھر یا خوان اک بھج اسالوں بندے کہن تساڑ سے
 دیہہ دنی لوں بہتر ساڈوں بان پڑھے ایہہ طرفوں
 جو کوئی کھا کر شکر نہ کرسی عذاب کراں اس تائیں
 بھج دتا پھر خوان خداوند کئی قسم دے کھالے
 خوان تائیں سب لوکین کھاؤن ہوئے نہ برتن خالی
 رکبت بڈری ہوئی انہاں پر بعض انکار کرا دن
 سخت عذابیں مرے ناشکرے سہہ کر دکھ سر میاں
 دچہ تووات مبارک ہفتہ دن لکھیا سمجھاؤن
 ہن کتاب انجیل اسالوں بچیں اب ستاراں
 دنیا کم حرام اتوار سے عبادت کرو حق تعلقے
 اسرائیلیاں من کر مسئلے کینہ دل وچہ بہنا
 منسوخ احکام تووات نہ کیتے ایہہ ہن ہو د سناے
 مومن کہن نہ کرنا ایسے عذاب کرے اب بادی
 مومن ساتھ نبی عیسیٰ کہندے ہجر نہ ہرماں
 لے اولاد یعقوبی میں ہاں بھجیا اب دا آیا
 تے خوش خبر دیاں میں بچوں آدے رسول الہی
 دنیا اند نام محمد صلے اللہ بہت ملایا
 سن یہود نبی عیسے دی مارن کرن تیار دی

آگن عیسے پہاچے زندہ موسے دین مٹاسی
 سن کر یون کہندے حضرت حاکم دشمن ہو یا
 خاطر جمع رکھو دل اندہ نبی عیسے فرمائے
 دین اپنے پرہنویکے تے بعد احمد دے دینے
 عین السلوک جو ایانہ گھرنی عیسے پھر جانے
 میراٹیل خدائے حکوں حضرت عیسے تائیں !
 مردانہ یہودی نام شیوع اک اس گھرانہ جاندا
 ڈھونڈھ دیاں کجہ دیر ہوئی جاں بہت یہودی آئے
 یہودی کجھ شیوع لوں عیسے باہر پکڑ لیا تے
 کہن یہودی ہیں لوں عیسے شکل شیوع بدلائی
 شیوع لوں عیسے کجھ شہد چہ پٹے یہودی سے
 وَمَا قَتَلُوهُ وَمَا صَلَبُوهُ الْاَللّٰهُنَّ فَمَرَّمَا
 معنی ایہہ جو مادہ یا ناہیں نہ چڑھایا پھہا ہی
 حدیث شریف اندہ ہے لکھیا قریب قیامت آہی
 بیت المقدس اندر مسلم ہون ہمدی سنگ سادے
 مشرق مغرب دیاں کفالاں رمل کرادہ مادن
 کرے قبول جو دین محمد مادن نہیں ضروری
 چالیس برس رہے بادشاہی فوت ہمدی پھر یہودی

بادشاہے لوں جا کر کہندے چاہے عیسے لوں پھاپی
 رمل کافر مادن کادن سب تیار کھلویا
 ڈرو نہ دشمن کی کر سکے حفاظت رب کرائے
 رہتا ثابت بخشے جیامو پاسو سب خزینے
 اس گھرتائیں چاہے جو فیرونی یہودی کھیر پاندے
 صحبت دھچھ فرشتیاں رکھیا جو تھے عرش انہا میں
 نبی عیسے لوں پکڑن کادن بہ نہ نظری آندا
 شکل شیوع دی عیسے والی اللہ پاک بنائے
 کہے شیوع شیوع ہاں میں تے چھوڑ دجھ سنا تے
 جے بالفرض شیوع من لیٹے عیسے کدھر گیا تے
 نہ شیوع لوں چھوڑن کی ادہ سمجھن رب ہر اسے
 وَلٰكِنْ شِئْنَا لَهُمْ ذِكْرًا لِّمَنۢ بَدَا
 لیکن اد ہوسو ات بن کے پیش اتہاندے آہی
 گراہ دجال کریگا تخلقت لعین کافر خناسی
 نبی عیسے سماؤں اتلے ہمدی لوں پیادے
 عیسے نبی محمدی امت کلمہ خود پکا دن !
 ہوسی مسلم کل زمانہ ہووے عدالت پوری
 دفن محمدی ساتھ دوفنے کہ ہر کوئی تم لھیں روسی

ذکر نور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پشت در پشت ہوتا بی بی آئینہ پاس انا !

اَدَلِّ مَا تَحْتَنِ الشُّرُوذِي پاك نبی فرمایا
 اوسے لڑوں گل فرشتے اللہ پاک بنائے
 حضرت آدم صغی اللہ لوں پیدا رب کرایا

سب بھنیں پہاں لڑا میرے لوں پیدا رب کرایا
 کہ تھی عرش قلم لوح جنت چوداں طبق اد پائے
 کرامت لڑ محمد جسم او ہد سے و چہ پایا

پھر اوہ نور محمد حضرت شہید نبی دل آیا
 درجہ بدرجہ شامل ہو ہو غلیل نبی نے پایا
 عبد المنان طرف آ پہنچا پھر ہاشم دل آیا
 یہودی عالم دیکھ ہاشم نزل ثور قول قدم چمبند کے
 اہل کتاب جو لوگ عرب سے عالم خیراں والے
 ہر قل شاہ خود دھٹی اپنی دامقہ پیغام پہنچا یا
 ہاشم تھیں پھر عبد المطلب اندر نور سما دے
 تاریخ انجیس اندر ہے لکھیا پیدائش مطلب پہلاں
 عبد المطلب کہا جبکہ میں دس لڑکے پاساں
 آتھیں حضرت مطلب ہو یا دو یا زہ زمزم جاری
 باراں بیٹے حضرت مطلب ناموں قرعہ سٹایا
 سب بچایاں تھیں سی عبد اللہ سو نہا حد کمالوں
 دس شتر ول سے بیخ سوتائیں گرد تا قربانی
 انا ابن الذبیحین سرور نے فرمایا
 حضرت مطلب سے پھر پھول عبد اللہ خانے
 سال پوری نور شیر والی شاہ نوشا ہی کربلاں یا
 خیر ہوں دی وجہ ایہہ آ ہی سفید تمہیں لکھا یا
 کتاب یہوداں دی وجہ لکھیا جبہ خون بہا سی
 نکل خون ہو یا رنگ چٹا اس دن گڑے والا
 کہن عبد اللہ لے بابل میں کن آواز الیا وال
 خشک رخت یا خشک نیسے میں بیٹھیاں جمع جائے
 حضرت عبد اللہ والد سرور چہ نزل جاؤں
 لے عبد اللہ تیرے اندر نور محمد والا

پھر ادریس نبی دل بعداں طرف لے نوح سدھایا
 اس تھیں اسمعیل نبی دی نسل بہ نسلے آیا
 رزقانی شرح مواہب تھیں اک ہو روح الوہ پایا
 رکھ جناور ہر ہر چیزاں سجدہ ادب کریندے
 نکاح دی خاطر بیٹیاں حضرت ہاشم کرن حوالے
 لے پر حضرت ہاشم سب نزل صاوت جواب سٹایا
 مواہب الدنیادے وجہ لکھیا خوشبو چہ نزل آئے
 خشک ہو یا چاہ زمزم پانی مشکل ہوئی اہلاں
 زمزم چاہ آباد کراں گا اک شربان گما ساں
 کہا حالت نل وراثت مطلب ہوئی تمہاری
 نام عبد اللہ والد سرور قرعہ نکل آیا
 قربانی دی خاطر مسئلہ مل ہو یا اس حالوں
 حضرت عبد اللہ دی خاطر نذر کیتی رحمانی
 ذبح مہیاں دو نہہ و چول میں لٹاں ہی اکھٹایا
 چمکیا نور محمد والا لائی کوجہاں نے
 شام ملک وجہ سب یہوداں پتہ پیدائش پایا
 نبی سبھی دے خون اثر تھیں لہو رنگ دسایا
 نبی محمد باب عبد اللہ تدول پیدائش پاسی
 کر یو دین قبول محمد اشارت جتے حالاً
 امانت نور محمد والے تدرہ سلام سچاواں
 گھاس رخت خشک ہو تارسی سبزی رنگ دٹائے
 لات عزیزی تے بت تمامی بول آواز ہتاؤں
 کرے شکستہ ساٹے تن نول دشاں تدرہ حوالا

مایل نور نکل میں پشتوں پھر ہر جا پھرتا آیا
 عبداللغات وہیب دابٹیا اک دن میری کہندا
 آمنہ بی بی ساتھ عبدالمد مکاحال خواہش میری
 اک دن حضرت عبدالمد نے سے چکر چائے
 اچانک نظر ٹپی جاں ڈٹھا اس نے نور نظارا
 عاشق ہو کر عرض کریندی خواہش عقد رکھا دل
 کہیں بغیر صلح مال یا پول نہیں عقد پڑھا دل
 اونٹ نہ اونٹاں والی عاجز خاطر تلے لیا نے
 آمنہ بی بی وہ شرافت زناں اندر سرداری
 جس سے پیٹ مبارک وچوں پیدائش سر پہانی
 فاطمہ اک نہ وہی ترہ دی نور دل حرص لگانی
 رحمت عالم نبی محمد پیٹ مائی وہی آئے
 رعیب مہینہ رات جمعہ دی رحمت اندازے
 خبر زین اسمان پچاویں کریں بلند آوازہ
 برکت والی رات مبارک جس دا شان نرالا
 ونبیل الشمس نمر اجا المدنے نسر مایا
 جانورال نے گھر گھر اندر خیر حضور پچیا یا
 پیلاں تھلپوں شور جہاں وہی ہے سی تنگی بیماری
 وقت اس عمل عورتاں جنہاں المد خوشی دکھائی
 شیطان دامنہ کالا ہویا قسمت دتیاں ہاراں
 بادشاہ کے تخت اٹائے گئییاں ہویاں زبانان
 آمنہ بی بی خود نر ماون خیر حمل نہ مینوں با
 بی بی لوں کچھ خبر رکھاویں مینوں آکھے کوئی

سن کر باپ کہا اودہ میں تھیں تیرے وہیہ سمایا
 عبدالمطلب تائیں جا کہہ چائے دار سندا
 مطلب من نکاح عبدالمد کردا خوشی گھیری
 فاطمہ نام ترہ دی بیٹی قبیلوں ششم ستانہ سے
 چہرے حضرت عبدالمد پر بجلی دا چمکا را با
 اک سوادنٹاں کے ہل اسبا باں دیاں ٹر دیے پاوں
 سے جواب حضرت عبدالمد جانہ سے پھر پچھاواں
 امانت بی بی آمنہ والی کیہ ترا ہورے جائے
 ساتھ نکاح حضرت عبدالمد جوڑو تار باری
 اس دی شان بیان کرندی کس نول طاقت آئی
 بلکہ اک تر نور حرص وہی عورت ہونے سودانی
 جنہاں خاطر رب العالم چوداں طبق بنائے
 حکم کیتا رب ملک جنت نول کھول سپور دوار
 نبی کریم جو برحق ہادی پیدا ہوگ شہزادہ
 سرور حمل آون سے ہاروں گھر گھر نرالا
 جیوں سورج تھیں ہر گھر دش ساتھ مثال نیا
 عمل مائی وہی سرور انہیا علی المد ہے آیا
 باعث عمل آون وہی سرور مہٹ گئی اودہ ساری
 سال اس لڑکے پیدا ہوئے طفیل حبیب خدائی
 بت شکتہ ہوئے جہا نول برکت شاہ اپراں
 دن سارا کچھ بول نہ سکے توت پیا وہی جاتاں
 پئی آواز خوابے وہی مینوں دیاں خبر خوش تینوں
 سردار دوعالم پیٹ قساڈے تینوں خبر نہ ہونے

پیٹ میرے تھیں ظاہر ہو یا پھر اُدھ نورِ حضور
 حمل دہاں وچہ ٹر دیاں یسیریں وڑ پتھر جے آسے
 کھوہ پر جاواں پانی لیون نیکے آپے پانی
 جتنا مطلب لے کر پانی واپس قدم اٹھاواں
 اک نورانی بدل چٹاپس پر کر داسا یہ
 حضرت بریدہ کرے روایت آمنہ خواب دسا
 شام تک روشن ہوسے ایہ نشانی آئی

روشن ہو گیا عالم سارا کیا نیلے کیا دوری
 ہٹھاں پیر آدن تھیں پہلاں موم لاگوں گل جاوے
 دگ دگ کھوہ سے کنڈھیال اتوں پیر پانی
 پھر پانی ٹر کھوہ نول جاندا کچھ حیران ہو جاواں
 رہندی ٹھنڈا طفیل نبی دی جس دا عالی پائیہ
 وقت پیدا کیشوں پہلاں بی بی رسی نور دکھائی
 رکھیں نام محمد اُس دا جدول پیدائش پانی

ذکر ولادت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم

ولادت سرور آمنہ بی بی حسال بیان سنایا
 لڑیا بدن کے از غیبوں پیالہ ہتھ پھڑایا
 حال میں پیتا اُسے ویلے خوف گیا ہٹ سارا
 جنتی کو تر دے فرشتے لوٹے لے کر آون
 پردا ساتھ پراندے کر دے حجرا اٹھل چھپایا
 سب فرشتے ٹوری آئے کارن استقبالاں
 عثمان بن العاص دی مائی کہندی میں اُس راتیں
 جدول جناب رسول الہی سی پیدائش پانی
 پیدا ہوئے سرور عالم کہے نبی دی مائی !
 دادا مطلب کہے نبی دا طواوت کہے میں کر دا
 ابراہیم مقلمے طرفے جھکیا کعبہ خانہ
 شرک نجاست بتاں پاسوں اک کیتار ب مینوں
 نبی پیدہ د درواز تھیں نکل پہاٹے جانوں
 آمنہ دے گھر جاون کارن خیال میرے دل آیا

لہ دے درد اندر آوازہ خوفوں مینوں آیا
 ثمرت دودھ سفیدی وانگوں اُس وچہ نظری آیا
 نہ کوئی زریہ مادر در پہا سی فضل کیتار ب بھارا
 انتظاری سرور عالم آون تے نہلاون
 جین شیطاں بد نظراں پاسوں امن حضور رکھایا
 طلب دیداراں خدمتگاراں رکھن فوق کمالاں
 آمنہ بی بی دی چہ خدمت سال حاضر اُس ساتھیں
 گھر آمنہ دے ہماروں طرفے نور ہوئی رشنائی
 سر سجدے وچہ رکھیا حضرت کر دے حمد خدائی
 پیدائش سرور عالم دے دن جو سی نور نظر دا
 کر سجدہ بھر کرے آوازہ اکبر رب یگانہ
 طفیل نبی دی رحمت کیتی سب توفیقاں مینوں
 منفا روہ بھی خوفوں لڑن تے میں چوہ لڑاواں
 جاں میں آیا گھر اُس دے پر کرن پندے ساسا

پہنچ گیا دروازہ ہاں میں اندر خوشبو سانسے
 جاگہ نور محمد والی خصال نظری آئی
 کراں سوال اوہ نور محمد ابرو والی چکارسے
 اسمہ بی بی کہندی حضرت نور محمد والا
 مطلب کہتا میرا نہ آوے مینوں جلد دکھاویں
 فیصلوں شخص اک مینوں کہتا تین دن کوئی دیکھے
 کچھ لواری کے اوہ کتھے منع کرے جو نوروں
 اسمہ کہتا گھر در تیرا دیکھیں آ کے اندر
 مطلب کہتا حسن محمد دیکھاں بیگا کیسا
 مینوں کہن لگا کت جانانیں کہا لڑکا دیکھاں
 پہلے آسے پاس فرشتے بیٹھے خدمت لہری
 لڑیا بدن سنی گل اس دی تارا تھوں چھوٹ جاندی
 چاہاں حال قوم اپنی نول میں ایہ اکھ سداں
 عاشق مطلب نور بنی بن اک ساعت گزارے
 طالب صادق تائیں کال دیکھن نور سکھاوے
 میں تول کہتا بھل سداوے ہر جانور الہی
 منتظر رات سے رو و نول کتھاں جلے پتنگے
 درو مشال سے سخن ہو دردی کھن درد نوالے
 روزن لقاتی ملک میں وچہ عالم نام بلا دن
 درخت پہاڑ کریندے سجدہ عام نظری آئے
 کہندا نیت اڈیکان جس نول اج نشتریت لیا
 پتھہ اس قہیں با مال کرین حین دو پہاڑ اشاراں
 اپنی نورت تائیں کہندا نول بھی سنی میں باتاں

آمد دی پیشانی دیکھی ابرو والی چکارسے
 غم تھیں کپڑے کراں لویاں ہر بادانگہ سوداں
 آمد بی بی کت گیا اوہ دسین نہ چکارسے
 گھر سادے راج پیدا ہر یا جس داستان نرالا
 اسمہ بی بی کہتا تین دن دیکھن نائیں پاویں
 ایہ گل سن کے مطلب کہتا ایگل کے نہ دیکھے
 لیا انہوں یا تینوں ماراں دکھا میں نور حضوروں
 ستا وچہ صفت حریبے کپڑے لڑکا سندر
 لگے نرود ڈرونی صورت ڈٹھا کدی نہ ایسا
 کہے مینوں نہ دیکھاں اس ویلے آجے نہ دیکھن لیکھاں
 تال تک منع دیکھن انساناں مینوں خواش جسدی
 صبر نہ آوے دیکھن با بھوں جان میری گھبرندی
 زبان گونگی ہو جائے میری جدول تیا دن جاواں
 عشق محمد جس دل اندر ہو جانندے بے عذرے
 وچہ ابرو والی نور چمکے خودی خود وں تال جائے
 وچہ زمین اسمان لگو ہی دھرت کثرت آہی
 جی آپ جلے خود طہریاں جا کے نائیں ننگے
 پڑھ پڑھ تتر ہون اک لاناں تین من سارا جا لے
 وقت تولد نبی محمد اوہ بت خانے جا دن
 جس بت نول اوہ پوجے گریا سجد بات سٹائے
 نبی محمد ہر ور عالم عالم اندر آئے
 عامر سن خیران ہویا سی بٹوں سن گفتارال
 مڑوہ بت چکارساں گردا فالتوں راج حیاتاں

عورت کہندی میں ہاں میں دیتی تھیں تو اس تائیں
 افضل الابیہ نام محمدؐ بت لے آکھ سنایا
 عامردی اک کوٹھری لٹکی عاجز بہت بچاری
 وقت ولادت سرور عالم نور اس نظری آیا
 عامردیکھ حیرانی ہوئی بڑھیا شوق کما لوں
 آمنہ بی بی دے در آتے عجزوں کرے سوال
 لبتہ کرم کریں توں بی بی میں سرچا پھر لہستان
 ابو دے وچکار عامردی نظر جدول سی وگی
 عشق دوکان سمرال سودا پھر بھی سستا کہند
 عشق چھری تھیں وہم اتی توں چاہیے قتل کرایا
 قیامت تیک اس دنیا اندر جمال حضور کراں
 بے نصیب ازل دے جہڑے اندھے وان جہانی
 ذکر حضور کراں پھر مڑ مڑ ایہ پیلے میرے
 سب تھیں پہلاں پاک نبی داعامر عشق کمایا

ہم کیا کت پیدا ہو یا کہہ ترے شہر گرائیں
 نگہ معظم جگہ پیدائش صفات انت نہ پایا
 بی رہے اوہ آکھے جاگہ درد دکھانڈی ماری
 برکت نوروں صحت ہوئی ملیا حسن سوایا
 مکے معظم جا کر ڈھونڈے پھسے حال حوالوں
 اپنا صاحب زادہ مینوں دستو نور جمال
 حضرت مطلب نے دکھلایا سرور دوہاں جہانناں
 ذرا اکھیال تائے لگیال جان گئی سوٹھی
 عامر کی خاصاں تائیں جان جو غم سر پر سہند
 ساقی مست قلندر مرشد ہے ایہ سبق پڑھایا
 عاشق عشق کماندے رہن جانل گھول گھاسن
 رحمت نورور ہے دن راتیں باون نہیں نشانی
 فرض ہوئے اک دے کہنا مشکل بہت اگیرے
 وہندیال سار ہو یا قرانی سدا حیات سدایا

ذکر رضاعت مبارک

امت سرور کارن رب لے راتاں دو بنایاں
 واد واد شان رسول محمدؐ بیان نہ کہتا جاوے
 معراج النبوت دے وچ لکھیا کر کے نقل لکھیا یا
 گھاس بھڑ حال کڈھ جینگل وچوں کھاؤں لئی بیواں
 زہ دا درد فاتے دے پاروں میں نہ خبر کھانڈی
 او سے حالت پیدا ہو یا لٹکا سی گھر میرے
 اتنا جبر لا طر میں نہ دیکھ سکال اسمانے

بہت فضیلت رات ولادت شب قدر نایاں
 شان جنہاں وچہ سنے فرشتے رب وڈھ چاوے
 حیمہ بی بی خود فرماؤں ایسا تخط ستایا
 تن تن دن کجھ کھان نہ بھتے ایسی عاجز اول
 آنر ہو بیہوش جلال میں جان میری گھر انڈی
 نام مہر دتا رکھ اس دافقے اول بہتیرے
 حال ایسے وچہ تنوا بیہ اندر ڈھٹا بزرگ شانے

اٹھا مینوں اک نہرا پرول سی پانی اُس پلایا
 نایتوں گھاس لیاون کارن ہر کوئی جنگل جانے
 قوم قزیشوں ہے اوہ لڑکا بزرگ مکے جایا
 بنی بعد دی قوم عورتاں جاں لہ سنن آوازاں
 میں بھی ساتھ اُتھاندے سبلی ہمراہ اپنے سائیں
 ڈاچی جو گھر دودھ دی خاطر اُورہ بھی لاغری جاری
 لڑکا میرا رونا رندا شیر کی دے پارول
 ساتھ میرے جو دایاں ہے من پہلے مکے آیاں
 غیب آوانہ میں اک سنیاطالع نیک حلیماں
 رحمت عالم برکت والا ہے حدشان کمالاں
 ہوراک شخص درازی قدوں لے برچھا تھ آیا
 پھر بھی کہہ پنچ نہ سکے رات پی وچہ راستے
 سعد قبیلوں گل عورتاں پاس میرے کھڑیاں
 دن دوچے میں کہہ آئی لڑکا پی ڈھونڈاواں
 صورت میرا اک پوتا باقی مینوں مطلب کہندا
 میں کیا اُس ساتھ خوشی دے اپنا شیر پلاس
 سخن میرا ایسن کر مطلب خوشیاں دلوہ پاوے
 آمنہ بی بی نے جاں مینوں بی حضور دکھایا
 رشم چادر تے سجھائی مہک مینوں سی آبا
 ہوئی ہوئی سینے اُپر جاں میں تھ لگایا
 مجھ سے وچوں چورہ میں طبقیں لور اُرجان لایا
 لے گودی وچہ سنجی طرفوں خوشیوں دودھ پلایا
 بی کر رضی تھیں جاں ٹن طرف کبھی میں کر دی

دودھوں چٹا شہدوں مٹھاسی اوہ پانی آیا
 لیا وفضیلت والا لڑکا غیب آوازاں
 نالامال دنی وچہ عقبتے جس اُس شیر پلایا
 خاوندوں ساتھ جاون سب مکے واقف ہر کر ازاں
 گدھا سواری سا ڈالا غرہ گئے ایسن پھائیں
 چمرا خشک دساون بڈیاں ماری ٹھک پجاری
 نہ سوندا نہ سوون دیندا دن تے رات پکاراں
 پکھن پنچے زرداراندے حرمساں مال لگایاں
 سینہ تیرا دودھ پلاوے سرور نبی تیماں
 اُس طفیلوں دوسنیں جہاں میں رہیں ہر خوشیالاں
 گدھا سا ڈا اُس نے ستمیں اپنی خوب ہکایا
 درخت کھجور ڈٹھا وچہ خوابے شانوں تھالاں پھراے
 کھجور داناک گریا میں پرکھاواں لذتاں ٹریاں
 دایاں گل امیراں لڑکے لے گیاں اکھنساواں
 اوہ لڑکا جے جہاں لے جا باپ مویا جے بیتدا
 کر و عنایت دیہ مینوں انعام جو قسمت پاساں
 آمنہ بی بی دے درگتے لے کر مینوں آوے
 اونی کپڑا رنگ سفیدی اُپر اُس دے پایا
 کیوں جگاواں نیند رچوں نوت لینوں پایا
 دیکھیا سرور میں دل اس کے مینوں لور دسا یا
 محراب اکتیں دا چم ٹی دا میں پھر پکڑا اٹھایا
 منہ لگن تھیں خشک چھاتی وچہ زور بڑا دودھ پایا
 سرور دو عالم ہیون ناہیں حکمت باکبری

جاں تک شیریں رہی پلانڈی نہ اس طرفوں پیندے
 کردی نہ پیلے سرور کولوں دودھ بیٹے منہ پایا
 ۴ منہ کہا ساتھ حفاظت میرے پت رکھاتا
 گوداٹھا کر پاک نبی نول لے حلیمہ آئی
 ڈاچی دودھ پلاون والی قاتیلوں سنٹی حسالا
 جاندی بیٹھ زین پر جس دم اٹھن نایں چاہی
 برکت سرور سر بہ ہوئی نہ پچھاتی جاوے
 عاجز گدھا سواری والا گریہ اٹھ نہ سکتے
 نبی سعد عورتاں دایاں اکٹن پیلوں ٹریاں
 ساتھ میرے ہمراہ گھراں تھیں جو آیاں سن دایاں
 میں بھی پاک نبی نول لے کر پھولوں کے پہاڑے
 دیکھ سواری چال نرالی ہو حیران پچھاون
 مردہ جالور اندیاں شکلاں ہوراج نظری آیاں
 کھا کر کسم وہ گدھا انہاں نول پھریہ بات سنا
 دن اندراک دارقاروہ کرے سرور عالم
 دودھ پلا کر دھپہ پنچھوڑے جاں سرور نول لے
 پچھیاں ساتھ نہ بچین اندر سرور عالم کھیلے
 وقت معصومی ہون جسے ننگے سون نہ سون دیندے
 دو نہہ ہینیس رڑھدے تیجے ٹرے پڑا دیوارے
 انسان حیوان بیماریاں والے کہے حلیمہ آون
 عمر چھوٹی وجہ جاون دودھ دیاں کھایا نہ ہر ہے
 رضاعی بھائی پاک نبی دے اک دن دوڑے کٹے
 کہے مائی کی ہویا بیٹیا کہن کی دیشے ماسے

پت میرے نول سمجھن بھائی عقدہ شیر رکھیندے
 ادب لحاظ خداوند عالم بیٹے نول سکھلایا
 اے حلیمہ دیکھ کر امت نغیروں راز چھپایا
 مکہ منظم وچوں باہر نیچے وچسہ لیاٹی
 دودھ کی دے پاروں مزیا بچہ ڈاچی والا
 حال اُس گود حلیمہ اندر ڈٹھا نبی الہی
 جنہاں تھناں وجہ دودھ نہ قطرہ برتن کئی بھروے
 ہویا چلاک خوشی بھیس اچھلے جاں سرور نول لے کتے
 گود حضور حلیمہ پچھوں ٹردی خوشیاں ٹریاں
 چھوڑا کلی میرے تائیں لڑکے لے ٹر آیاں
 آئی وجہ رستے انہاں بھاگ جنہاں سے ماڑے
 قدم قدم تے گردی ہے سی جس نول پکڑا اٹھان
 حلیمہ تیری قسمت کھلی کینل کوشاناں پایاں
 برکت نبی محمد ول اللہ میں وجہ طاقت پاوے
 کر دیاں سار حلیمہ کہندی خشک ہو جائے سالم
 پنچھوڑا بے باہجہ ہلایاں جس ویلے میں تنکاں
 ذکر الہی بیٹھ کنارے کر دے سن ہر ویلے
 جاں تک کپڑا دیاں نہ اُتے لے نہ سن پیندے
 اٹھویں ماہ وجہ سرور عالم باقول کرن پکارے
 ہر اک مرضوں صحت پاوے بیچہ سرور لاون
 مال چراون ل ل نل خوشیوں جتھ چارن چوڑھے
 وقت دوپہراں رد کر آکھن بہت بدن لرزائے
 بھائی کئی نول پکڑا دوندے کرن شہید دسا

کہے علیمہ بن پتیال تھیں میں دیکھن لول جاوال
 پچھیا حال کہا سرور نے جیوں کر ہر یا جیوں
 خاوند علیمہ کہا اس لول گھر اس سے چھڑا ایسے
 کہ معظم پنج دووین پھر مطلب کرن حوالے
 بعد علیماں تھیں جاں سرور پاس مائی دے کئے
 آمنہ بی بی پاک نبی لول لے پیکے گھر آندی
 ست برس اچھے عمر نبی دی فوت ہوئی جاں مائی
 اٹھ برس دا چھوڑتی لول فوت گیا ہو دادا
 رہندے پاس ابوطالب دے پاک محمد عالی
 خوش رسول اللہ دے چول خدیجہ بی بی نامول
 دے کرمال اسباب لوکاں لول کرن تجارت گھنے
 ستر کنیزاں خدمت کارن بنجھ کر لول کھلون
 کہن برادرزادہ میرا محمد سرور نا لوال
 کہا خدیجہ بی بی رکھاں پاس اپنے اس تائیں
 بلا خاتے اپرول اک دن نظر خدیجہ پائی
 کہندی میسرہ ساتھ نبی لول کرن تجارت جاؤ
 سرور عالم شام ملک وجہ کرن فروخت مالال
 شامل واپس آیاں تائیں خدیجہ پچھیاں باتاں
 بلا سرور لول کہے خدیجہ کل مومن دی مائی
 حضرت کہا با اچھا اجازت نہ چتھے دی کرساں
 سن حضرت تھیں بی بی تھنے ابوطالب ول گھنے
 چاچے کہا سرور تائیں کر لے بیٹا شادی
 دولت مال جو سارا تیرا رب دے نام اٹا دیں

سرور دو عالم تائیں اگول پھنگا بھلا پاوال
 سینے میرے تھیں دل کڈھو دھون پاسنے پھر سرت
 ملے جو قسمت دے وجہ لکھیا تھوں مطلب پائے
 مطلب مال اسباب عوض اس دے قیمت والے
 تھوڑے ہی ن پاک نبی لول مائی لاڈ لڑائے
 رہ دو برس آئی دل کئے فوت راہے ہو جاندی
 چار ساہ شحم مائی وجہ پڑدی کیتی موت جدائی
 سرور سوئیپ کہا ابوطالب کریں نہ گھاٹا واپدا
 وہیہ سالاندی عمر گئی ہو سرور عالم والی
 بیہ دولت مند بڑی اود کرے تجارت کامول
 وانگ شہزادیاں بیسے تخت پر تخت بڑے سن بھنے
 ابوطالب اک دن حضرت لول پاس دھکے لاون
 رکھ لول کر کچھ درم جمع کر شادی کرنی چاہنوال
 کراں خیال تے مال دیاں کی فکر کرد کچھ نائیں
 پاک نبی پر سایہ بدل دیکھ میسرانی آئی
 لول مختار پوشاک شوہر میں بدن اپنے بہتاؤ
 اتنا نفع نہ کرے اٹھایا پچھلیاں اندر سالال
 میسرہ شاناں کرے بیاناں سرور دیاں عقلمان
 نکاح کرن دی بیٹوں خواہش ہے تیرے سنگ کی
 خود پیغام پچا اس تائیں میں سر عذر نہ دھرساں
 پچھتے دی کر شادی میں بھتیں ہون کرم سوتے
 خدیجہ تائیں کہا سرور چھوڑ عسرت دی وادی
 غلام کنیزاں کرا زادی خود فقیر ہو جا دیں!

بھول سرور دو عالم کہا انور میں خدیجہ کیتا
 منتقل چہار دہاڑے سرور اندر مہر خدیجہ
 بے حد بارش برسن ہاروں دیوار کعبہ پھٹ جاتی
 فرغے چار عرب وچہ ہے سن اندر اس زمانے
 بحر الاسود رکھن دیئے جھگڑے کئے چار سے
 سرور عالم منصف ہو کے جھگڑا اُنہاں مٹکایا
 چھت دروازیوں کارن بکھڑی شاہ نجاشی گھٹی

تَنْ مِّنْ دُهْنٍ تَرِبَانِي كَرَكِي پاك محمد ليتا
 مثلہ جو کوئی مہر نہ لسی ہر سی بُرا نتیجہ
 گرا کر نیا بناون کارن قریشاں نیت آمری
 بناون اک اک طرف کبھی دی ہے نشان جہاں
 اپنا اپنا حق جتاون کوئی نایں ہا سے
 رکھ چار روچہ جبر الاسود چو ہاں پھیں رکھوایا
 حج بیت المدکرن جو شوقوں اُنہاں قسمت بھٹی

خدا مبارک انحضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعض خصایں

اور ذکر حدیث مبارک قد آہا در میسائے
 محمد رسول اللہ وچہ کھیا مہر نبوت اُتے
 دولیں بھولوں بار یک نبی یاں تھوڑا فرق چاہے
 صفت میں نور مبارک دی کی اک منہ نال ستاوں
 والی مبارک کنڈن داراں دلنوں کنڈن پاوں
 خوشبو مثل کہاں کتوری بے انصاف سداواں
 نین مبارک اندر سر مہر جہاں سے پایا
 حوریں پریاں واری جاون نلک دن اسمانوں
 پتلا نلک اُچا تے لہاں نیرے والوں سٹے
 دند مبارک موتوں پٹے کدے جے ظہر ہوں
 گھن گھیری وچہ ٹھوڑی دے دھن لیاں گھیرے
 گردن دی کر نقل کار یگر ہانی گھٹن صراحی
 چھاتی تھیں سے تاوت تائیں اک دالال الفت لکھایا
 کندھے نالو گئے ہاں فر رب بنایاں

مہر نبوت دانگ کیوڑا تارا دواں وچہ شانے
 جس دی قسمت دیکھن ہر یا بھاگ گئے اس سٹے
 اس جانور بناں تلواروں ہوندا دیکھو تھالے
 منہ کل خلق ہوں سب بیوں پھیری اتھ ہاں
 دیکھن ہا سے جانوسے مالے سر زندہ ہو جاون
 ہر خشیو وچہ خشیو اس دی کس کن نام لکھاواں
 نیوں نظر ہمیشہ رکھن جے کر کھیل اٹھایا
 چھوڑ شاہی شاہ کرن فقیری اکھوٹے تیر کمانوں
 ہونٹ رنگے بن رنگوں رہند کرن دلال پرہے
 عرش فرش دی کل خلقت سے اسوں رول من ہون
 سورج تھیں ودھ پیکے چہرہ ہوسے اُنہو پیرے
 چوڑا سینہ پاک نبی دا جس وچہ نور الہی
 ہور نہ چھاتی کندھیوں اپروال نبی پر آیا
 پھرے ہوئے ہتھ پیر گوشت تھیں سید زوم صفایا

رہسہ مبارک اطہر نوری رسیب نہ جھلیا جائے
پاس فلسے وجہ سرور عالم کے نہ حال بتاؤں
جوں نہ کپڑے اندر پیندی بدن نہ بیٹھے نکھی

بہت شیریں گفتار نبی دی اثر دلاں پر پائے
پچھلیاں چیراں اگے مانگوں نظر نبی نول آؤں
قدر معلوم ہو عاشق سرور دید دیداروں چکھی

ازواجِ مطہرات و جایہ و اولادِ حضور پر نور

پہلا مرحم عبدجسد نبی سرور پاک جلالاں
اس تھیں بعد ز معدی بیٹی سودہ نام نکاحی
حضرت ابو بکر دی بیٹی صدیقہ عائشہ آئی
پو تھی بیٹی عمر ولی دی حفصہ نام بتاؤں
پنجویں زینب دھی خزیمہ بعد شادی تھیں جندی
ام سلمہ سہیل دی لڑکی چھوڑیں عقدا کرانی
دھی سفیان جلیبر اٹھویں جو میرہ ناویں آہی
رحی بن خطاب جانی سی اودہ ہارون اولادوں
جایہ پنج نبی گھر آیاں ماریہ قبطیہ پہلاں
بیٹی زیدریخانہ دوجی گھر وجہ خدمت گاراں
برسوی سی چہ خدمت پنجویں جامع التواریخ لکھایا
دو بیٹے عبدالمد قاسم سرور نبی سو ہارے
قدیمتہ اکبر تھیں ایہ چھوڑیں اولاد رسول گراہی
فوت ہوئے چھ بیٹیاں بیٹے حضرت وچہ تندگانی
عبدالمد قاسم قبل رسالت پاک نبی تھیں دوویں
ابوالعاص بیچ دا بیٹا خدمتہ والے جھنیواں
عقبہ بیٹا ابولہب تھیں رقیہ نبی بیساحی!
ابولہب دے عقبہ تھیں پھر ام کلثوم نکاحی!

ہجرت کیوں جانوں پہلاں فوت گئی پنج سالوں
اس دی زندگی اندر صدیقہ عائشہ نبی بیساحی
فوت ہوئی پھر سودہ نبی بی جنت البقیع دفنانی
سرور دوعالم ساتھ اہلے پھر اپنا عقدا کرادوں
دو تہ ماہرہ فوت گئی ہوجنت اندر چلدی
ستویں زینب دھی حبش دی شادی لڈرانی
ایہ عارث دی بیٹی تھی دسویں صفیہ بیساحی
گیاراں سنے میونہ عارث گھر سرور آباداں
اسکندر یہ حاکم نے بخشی کارن سرور ٹھہلاں
تبی ام مین سی پو تھی سلمی نام پکاراں
کتب اسلاموں قصص الانبیاء تھیں میں ایہ نقل کرایا
فاطمہ ام کلثوم رقیہ زینب بیٹیاں چارے
ماریہ قبطیہ تھیں اک بیٹیا ابراہیم سرنامی
فاطمہ الزہراء بعد تیاتی چھوڑی دنیا فانی با
ابراہیم دو ماہاں ہو کر چھوڑی دنیا اوویں!
اس تھیں زینب دھی بیساحی سرور پاک دسیتواں
کم عقلی تھیں چھوڑ دتی اس پھر عثمان نکاحی!
رقیہ زہرا ہوئی عثمان گھر موت عقبہ بھی آہی

مرد و ام کلثوم عثمان شنگ سی پھر عقد کرایا
فاطمہ الزہرا ساقد علی دسے مرد پاک نکاحی ما

زندگی و چہ رسول اللہ دی ہویاں فوت لکھایا
بیٹا ابوطالب دا جس دی وجہ خیراں بادشاہی

سینہ مبارک سردار دو عالم کا چہرہ تہہ پیری اترانوت کا

چہرہ یا سینہ گھریں حلیمہ سردار اک واران
تیجی وارنہ قول پہلے پاک نبی سرد سے
اعتکاف مہینہ کرساں کہن سردار اک داسے
سی رمضان شریف مہینہ پاک نبی اک راتاں
سلام علیکم کیسے بلایا پاک نبی سرد مایا یا
میں سلام علیکم سنیا کہساں خدیجہ تائیں
پھرہاں نکلیا غار حرا تھیں کارن کم مزدوری
اک پر مشرق دو جا مشرب نوت مینوں پھر آیا
ساتھ میرے بہر بل مجبتوں کرے شیریں گفتاروں
صرف اگلے حاضر رہنا تاں میں رہا اگلا
مینوں زین لٹا دل کدھن چہر کرہن سینہ
درست کیتا پھر سینہ میرا کچھ تکلیف نہ آئی
ادھوں آپھر بیت اللہ و اطوارت کیتا ست
پھرہاں غار حرا وچہ آیا عبادت کرن خدائی
آنزدیکے اودھ مینوں سرد پڑھو پڑھاواں
پھر کہندا پڑھو میرے تائیں زوروں بکھڑا دایا
ایں طرح تن داراں کر کے تے پھر مینوں آہندا
بعد اس تھیں میں کہندا کہ تے نول آیا
ورقہ بن نول سی بھائی خدیجہ چاچے جایا

دو جی واری ابوطالب گھر پھر ایہ ہویاں کاراں
چہرہ سینہ دل دھور کھ سیدوں ٹھکوں سا کیرے
خدیجہ الکبریٰ بھی مہرا ہے اعتکاف کر لہ فارے
غار حرا تھیں باہر نیلے مینوں سنیاں باتاں
سمجھیا میں کوئی جن ہرے گانوں فاسے آیا
کیہا خدیجہ فضل کے رب ہرگز نوت نہ کھائیں
دیکھیا تختے اُپر بیٹھا وحی فرشتہ لوری
جاہاں دور چھپاں وچہ فاسے پراوہ اگے پایا
دودھ کر گیا وقت فلانے کریں میرا انتظاراں
جبریل تے میکائیل نیرے دل بھجوتے پھر اللہ
دھور دل زکھن پھر مٹھیسے خودی زہا کینہ
پھر ماری پھر پشت میری پر چوٹ نہ لگی کاں
بعد اس تھیں گھر جا کر اپنے گھر دیاں کیتیاں کاراں
شخص لورانی چہرے والا مینوں دسے دکھلائی
میں کہیا میں صورت حرفاں جاناں نہیں سناواں
شنگ کیتا اس میرے تائیں بہت پسینہ آیا
اقراب اسم ربک الذی خلق مجھ پڑھا ندا
خدیجہ چھپیا میرے تائیں میں سب حال سنایا
واقف سی تورات انجیلوں بڑا عالم اودھ آیا

سرور عالم دا گل حالاً حدیجہ اُس سنسنا یا
 جے تہ صبح کہاں تال ایہ ہے نبی محمد صربی!
 کورات انجیل زبور صحیفے پہلیاں کل کتاباں
 جے ایہ دعوت دین اپنے دی ظاہر اعلان کراندا
 اس دے تہے لون نہ اس دی قوم تمامی جانے
 اس دے تہے مکہ زندہ رہندا تال میں مدد کراندا
 تھوڑے روز پہا اوفہ زندہ خیر خواہ سرور والا
 ذیختہ الکبریٰ حرم نبی دا واقف سرور حالوں
 سرور پاک نبی شگ حضرت علی ہے ہر ویلے
 صدیق اکبریٰ پاک نبی شگ بہت محبت آئی
 پاک نبی پر شخص اُنسانی سن ایمان لیائے!
 چچے ابو طالب نول سرور دعوت دین سناون
 ابو جہل اک شخص زور اور قوم اندر سی آیا
 کہنا پاک محمد اُپر جو ایمان لبی سی
 کفار مکہ جو اُس دے ساتھی ظلم بے ادبی کرے
 اک دن سرور نبی پیارا مسجد کے اندر آیا
 کچھن بگا پاک نبی نول دیکھ صدیق چھوڑایا
 حکمت ربی جدوں ترقی اہل ایمان پائی
 میں کفار کفار اہل مینوں بھیجا ہے دل تیرے
 سے تیں خواہش کیسے عورت کرے اُس تھیں شادی
 ملک حکومت چیکر جاہیں بادشاہ تساں بنائے
 سن کر اُس نول سرور عالم پڑھ قرآن ستایا
 عقبران کفار اہل تائیں بنایاں سرور باتاں

دیکھ حضرت دا حال کہا اُس فکر تساں کیوں لایا
 پھیلے گا اسلام انہاں دا وچہ ترقی تے غزنی
 صفت مبارک رکھی انہاں دی ہر ہر اندر باہاں
 قبول کراندا دین راہدینوں پہاں میں فرماندا
 دیون گے تکلیف تال پھر جاسی چھوڑ گمانے
 خدمت دے وچہ حاضر رہندا عالی درجہ پاندا
 بعد مرندے خواہے سرور ڈٹھا شان کمالا
 کہندی میں ایمان لیایاں پہاں ہی سب حالوں
 دین قبول عبادت ربی کرے شام سویلے
 اُس بھی دین قبولیا سرور کرد اور قدرائی
 قوم تائیں نہ ظاہر کرے رکھے راز چھپائے
 باپ دادے دادین نہ چھوڑاں ابو طالب فرادوں
 راز پوشیدہ دین نبی سن اُس نے شور مچایا!
 پتھر مارا اودے سرور چوں مغز نکالیا جاسی
 مارن مسلم مکیناں نول سرور بھین اوہ ڈرے
 ابی معیط دے بیٹے عقیبہ گزوں پلکا پایا!
 ابو جہل اک روز نبی پر ٹوکرا مٹی پایا!
 ربیعہ بیٹ عقیبہ آکے سرور عرض ستائی
 کہندے مذہب چھوڑا ندا وڈیاں طعنے کرن بہرے
 دولت مال جے جاہیں کیئے تہے بہت زیادہ
 تے جے خلل دماغ حکیموں تساں علاج کرایے
 اکا خالق پوجو جس نے مجھ رسول بنایا!
 سن کر دشمن دین ایندائیں اندرون تے لاتاں

مردار دو عالم تھیں لے زہمت صدیق اکبر کو نکل
 صدیق اکبر سے بازو اُپر ضرب کفار اں ماری
 پکڑ اس جاؤں اہل ایمان صدیق پہنچے توں
 مردار دو عالم رحمت بھریا دست مبارک پھیرے
 دین اسلام نبی دا بوٹا خون اصحابوں پلے
 نبوت مردار عالم دی تھیں پھول پنجال سالال
 کبھی عمر لے پاک بنیا تھیں دعوت اسلامی
 کہتے حضرت عمر سنا لے سب لے گفالاں
 سن عمر دا باپ عمر توں ہو یا تھیں کہے دیواناں
 حضرت عمر کہے اے بابل نبی محمد مائے
 باپ عمر توں غفٹے ہو کے کہنداشامت آئی
 بات یہودہ نہ کر ایسی میں تھہ جانوں ماراں
 کٹ دتا سر باپ اپنے دا دیکھیا سب کفاراں
 جو شمالی دا وقت آیا پھرا اہل ایمان تائیں
 اوسے دن عثمان ولی بھی سی ایمان لیا ندا
 دس برس تک بعد نبوت قوم ہدایت کراون
 ہدایت کرن طائف والیاں کچھ ایمان لیا تے
 پھر چل منزل احوکاظ تھیں نخلرات گزاری
 حکم دتا رب جنال تائیں سکھو دین نبی دا
 توں شخص اس عزمے اندر قوم جنال تھیں آئے
 مردار دو عالم جنال تائیں دین اسلام سکھلایا

تاوں خطبہ اہل ایمان ما تھہ آہیں تے سوزاں
 ہو پہوش گئے اس ماروں چوٹ لگی سی کاری
 لیا گھر نبی تمیم کراندے دوا بے ثمرت گئے توں
 ہوش صدیق اکبر توں آئی کہن گئے دکھ میرے
 دین اسلام نبی دیاں تڈراں ہو کوئی عشقوں جلیا
 عمر خطبہ ایمان لیا تے ٹرھیا دین کمالاں
 گلی محلے کہو سچاں فول ہو کوئی خاص عوامی
 ایذا مسلم تے نبی جو دیوے میں اس تائیں ماراں
 جاؤ دیکتا پاک محمد چھوڑو یزدہب سیراتاں
 لیا ایمان انہاندے اُپر کہہ اگورب والی
 کہیں سچا توں نبی محمد کریں بٹھاں رسوائی
 عمر ولی سن بات پیوری کرے تیمنوں ماراں
 سمیت ابو جہل دے دوڑے شو فول موت تہراں
 آذان جماعت ہر دن لگی تہیے وقت سداں
 دن دن ٹرھن لگے پیر مسلم دین ترقی پا ندا
 بعد اس تھیں پھر مردار عالم طرف طائف جاون
 اکثر ایمان لیا تے فیرا حکاظ آئے
 نماز چڑھی پھر ساتھ اصحاباں عبادت کرن غفای
 جنت طیبی کر و اطاعت جنہاں نیک عقیدا
 پیدائش ہرودی تھیں چڑھنوں مشنوں منع کرائے
 تے کبھار سکھلاؤ دو جیاں جو میں تسال پڑھایا

حال معراج نبی ہر دورا میں کبھ ذکر کھاواں
 طفیل انہاندی اوگتھارار رب تھیں بخشش پاواں

ذکر معراج شریف محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

پچاس برس تے تن ہینے عمر نبی دی ہوئی!
 چوتھی وار اس شب دے اندر چیر یا سرور سپینہ
 رات ستا ہویں رحیب ہینہ جبرائیلے تائیں
 کرو عذاب نہ قیرال اندر دوزخ اج بجاؤ
 کہو منوان جنت دے تائیں حورال غلمان تائیں
 لے براق جنت نفیس اس پر سرور چاٹھ لیا میں
 حطیم اندر میں ستا ہویا پاک نبی نہ مایا
 زبزم آبول و منو کرایا پھر دو نقل پڑھائے
 دیکھ براق نبی سرور لول یاد امت پھر آئی
 قیامت دے دن امت میری اسے میر ربّاری
 قبروں اٹھیاں راہ قیامت برسن پچاس ہزاراں
 مشکل منزل کیوں کر ٹریاں شتم ہو کے گی پیریں
 سن کر حکم ربانا سرور لگے کرن سواری!
 بہت براق خداوند عالم کیتے خاطر تیری!
 سردار دو عالم کہیا میں پر روز قیامت پڑھساں
 سوار براق ہوئے پھر سرور آقا دواں جہاناں
 ہیکائل سچے تے کہتے جبرائیل وحی سی
 محمد سرور کھڑے جے ہوؤں میں اک عرض سداں
 خیال آواز نہ کینا سرور جاننے چلے آگا ہاں
 اس دی بھی سردار دو عالم کچھ پرواہ نہ کیتی
 آواز یہو دال سچی طر فوں جبرائیل بتایا!

ہویا معراج علی ہر عزت ہو رکی جانے کوئی
 دیکھ سکن جو لور الہی مخفی ظاہر خرمینہ
 اج عذاب نہ کرو کے لول فرمایا رب سائیں
 تے جو دکھیا کیے قسم دا اج اس خوشی دکھاؤ
 بنا سنگار کرن سب اپنا خوشیوں چاہیں چاہیں
 کہیں بلایا ہے رب تینوں محبوب پیار یا آئیں
 جبرائیل تے میکائیلے ادبول آن جگا یا!
 مسجدے دروازے اُپر پاس براق لیائے
 ہنچوں غم تھیں جاری ہوئے تے دعا فرمائی
 بوجھ گناہوں بھکیاں تسیاں ہوگی لا چاری
 بھرا دوزخ پر پیٹا میں ہزار شماراں
 رب فرمایا بھج براقاں میں لگھا ساں خمیریں
 کیتی عرض براق نبی لول عرض میں اک بھاری
 میرے ہاتھ تہ پڑھیں کسے تے عرض میں ای میری
 کہا براق چھوٹوں تک طاقت چڑھ حضرت میں کھڑا
 ستر نزار فرشتے اللہ کیتے سا تھرواناں
 اک لٹھے گئے بیت مقدس کسے آواز کی سی
 سچے کہتے دوزخ طرفاں تھیں ایواون نڈاواں
 آگے صور تمناک عورت کہندی کرونگا ہاں
 پھر پھپھیا ایہ جبرائیل بات بتا جویتی
 کبھی طرفوں نصرا تیاں دا جو آوازہ آیا

جواب آواز انہادی دا جے تیں جو اب ندے
 بنا سنگارال والی عورت دنیا کے آندی
 اس تھیں پھول تن پیالے شیرتے شہد تہر اول
 نر اپیا لیل دین اسلے جبرائیل بتایا
 جڑھے براق پیدائش حضرت علیہ عالمہ آئی
 مردارو دو عالم اقلی اندر اتر براتوں آئے
 نبی تمام تے عام فرشتے حکم رہے تھیں آون
 عجیب عجیب چیزاں تکیاں کسے متا زائے
 آفرین باد رسول اللہ قول سب فرشتے کہندے
 بعد اہمال تھیں حضرت آدم اکول نظری آندے
 بل انہال اول اگے چلے مرغ اک نظری آیا
 مردارو علم کہن وحی قول ایہ کیا بھیدر بانا
 پچھلی راتیں ایہ پر چھنڈے ربی حمد پاکسے
 اس تھیں لنگھ اگیے ڈٹھا ہور فرشتہ عالی
 برفانی جبرہ تاری تائیں مزد نہیں کر سکے
 بہت فرشتے بستے کبھے اس دے نظری آئے
 حضرت ایہ ہے رعد فرشتہ جبرائیل بتا ندا
 مردارو دو عالم لنگھ اس پاسوں دیکھے یحییٰ کھیتی
 مردارو پھیا جبرائیل ایہ کیا بھیدر خدائی!
 محتاجاں تول دیندے ہیں خود تکلیفاں کر کے
 دیکھ ایہہ حالت گئے اگیے پاک محمد عالی
 جمند فرشتے آدمیاں دے سر پر پتھر مارن
 ایہ ایہ ہی ہر وقت کرندے مردارو دو عالم کہندے

اوہ تسادی اُمت ہوندے جو آواز کراندے
 جے تکیں دوا اُمت اُپر پھر اوہ غلبہ پاندی
 مردارو دو عالم کہن میں پتے لذت ودھ حسابوں
 طور سینا پر پہنچ حضرت پھر دوگانہ ادا کرایا
 نماز دوگانہ پڑھیا مردارو اقلی دے دکھلائی
 سلام اول آخر مردارو گول آواز سائے
 پچھے کھڑے ہوئے سب مردارو ہوام ٹرھاون
 پہنچ اسمان اول تے مردارو بڑا کھلاوئے
 اسمائیل ذریع اللہ دے حکم اندر سب ہندے
 باغ رضواں تھیں لہے آئے آفرین لیل ساندے
 رنگ سفید پڑا قد اور شرقول مغرب چھایا!
 وحی کیا ایہ ہے فرشتہ اس داکم جگانا!
 مرغے جاگن دنیا والے اس دے ساٹھ اشائے
 ادھا برفول ادھانا رول جہم اس دے اس حالی
 تے اگ ساڑن سکے برفے رب سلامت رکھے
 کر دے ذکر الہی ڈٹھے مردارو حال پچھائے
 ایہ حاکم ہے بدل اُپر رب حکموں برس اندا
 اک دانے تھیں ست سو دانہ ہودے اوسے سنتی
 جبرائیل کہا ہر ہندے راہ رب دین کماٹی
 مسکین یتیموں دیون کھانے اللہ پاسوں کر کے
 علیہ اللہ علیہ وسلم شان بے انت کمالی!
 سر پھینچ پھرت ہون سلامت نیر فرشتے پارن
 جبرائیل ایہ تکلیفاں ہیں کس باتوں سہندے

جبرائیل کہتا ہے جو ذوقی کستی کرن نمازاں
 لگے ہر جماعتیں تائیں حیوانات وانگ لیجیوں
 سرور عالم جبرائیل انہاں حلل پچھایا
 گئے آگے پاک محمد ڈھٹے مرد عورتاں
 قیمت چھوڑ کھاوں مرداراں تکتے شاہ ابرار
 جبرائیل کہا ایہ بندے اپنی چھوڑ زانی
 چٹے انہاں تھیں سرور عالم جماعت ہر کھاوں
 پچھیا سرور جبرائیل ایہ کیوں ملدے نار
 ہر جماعت سرور عالم جا کر آگے تکتے
 پچھیا سرور ایہ کس کا لعل انہاں بھار چکائے
 ہر جماعت ڈھٹی سرور خود خود تائیں کھاندے
 چٹی حد ایہ کردے بجایاں جبرائیل بتایا
 آگ دی تہی ساتھ فرشتے کٹن ہونٹ زباناں
 کہا جبرائیل ایہ سروروں وہ مسئلہ حق کردے
 فرقہ ہور اک پاک نبی لول آگے نظری آیا
 نیلیاں اکھتیں تے رنگ کالے موہوں پاک یہاں
 جبرائیل کہا اے سرور ایہ شرابی گندے
 ختمزیریاں وانگوں شکل انہاندی جلد اندر نار
 جھوٹا گواہی دیوں دالے جبرائیل بتایا
 بڑے بڑے سن پیٹ انہاندے پھرے زرد سکا
 سب پھوڑو پیٹ انہاندے باہرول نظریوں
 ساڑے اک انہاند تائیں سرور دیکھ پچھیا
 فرگروہ عورتاں ڈھٹے پاک نبی فرمائے

جماعت دی بروہ دکڑے سن آذین آدراں
 فرشتے کیج فرشتے کٹے روز خوب کھاوں
 زکوٰۃل صدقہ قرآنی دیوں آگے سنایا
 نعمت اک بلوت تے دوجی مردہ آگے داتاں
 سرور پچھیا جبرائیل کیوں کھاوں مرداراں
 خواہش نفسوں کرن زباناں عورت ساتھ سگانی
 انہاں تائیں آگ دی سولی فرشتے ہر کھاوں
 جبرائیل کہا ایہ یہاں کرن مخولی کاراں
 اتنا بوجھ انہاندے سر پر نہ لرون مڑ تکتے
 دیرمانت کرن خیانت جبرائیل بتائے
 سرور پچھیا کیوں انہاں لول انہاں کٹ کھاندے
 ہر گروہ اک حضرت صاحب آگوں نظری آیا
 ثابت ہوں پیراؤہ کٹن پچھے نبی جہاناں
 نہ خود عال کہن لوکاں لول تاں ٹھیکال ہرے
 پچلا ہونٹ قدم پرا تلامردے اُپر چایا
 سرور پچھیا جبرائیل کس با لول دکھ پائے
 ٹے انہاں تھیں سرور عالم ہر ڈھٹے کھبتدے
 سرور پچھیا جبرائیل کیا انہاندیاں کاراں
 ہر گروہ نبی سرور لول آگے نظری آیا
 تھیں پیریں آتش سنگل گردن طوق لگائے
 کرن ارادہ اٹھن کارن فیر تے گڑ جاوں
 رشوت خود بیاجی ایہ نے جبرائیل بتایا
 رنگ سیاہ تے نیلیاں اکھتیں کپڑے آتش پائے

فرشتے گوزاں راگ دیاں مارن کتیاں وانگ وانگ نکاوان
 جبرائیل کیہا ایہ خصمال گردیاں تا فرمائی
 ہو گر وہ پھر ڈٹھا مرور ٹنگے وچہد ہواٹے
 مرور پھیا جبرائیل کس گنا ہوں مارن
 ہو ڈٹھا اک فرقہ مرور جل دے اندر ناسے
 مرور دو عالم نے فرمایا جبرائیل تائیں
 تا فرمان ایہ مال پور دے نے جبرائیل بتایا
 مرور عالم گئے گیرے سوئی خوشبو آئی
 مرور پھیا جبرائیل خوشبو کیہی بتائیں!
 اللہ صاحب جنت تائیں آواز جواب سنائے
 گئے گیرے تے پھر بدبو مرور عالم آئی
 وعدہ پورا کریں جو کینا میرے پاک خدا یا
 پھر اسمان دوجے دے درے مرور عالم آئے
 مرور دو عالم نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
 وسلم علیکم کہن نبی نول نبی جواب سنائے
 حضرت علیؑ یحییٰ دو نہاں بہت آداب بجائے
 آگے اک فرشتہ ڈٹھا نظر جاں مرور واسے
 ہر منہ ستر ہزار زبانال رب دی حمد بیکارے
 جبرائیل کیہا ایہ تا سم روزی باطن والا
 اسمان ترتیبے دا دروازہ مرور اگول آیا
 وا علیکم پھر مرور کیہا آگے قدم بڑھایا!
 پھر اگول اسمان چوتھے پر مرور عالم آیا
 بہت ڈرونی صورت والا لاکھ لاکھ دسائے

جبرائیل حال سناوین پاک نبی فرماون!
 مرضی اپنی ساتھ پھرن ایہ وچہد دنیا زندگانی
 پیرا پر مرور پیچھے ہے سن آگے گوزاں لگاٹے
 کیہا وحی منانق ایہ سن مارن ایسے کارن
 کوٹھریاں وانگ انہاں دیاں جسمال تخم دساون
 کوٹھرے زخمی جلدے آتش نہاں حال بتائیں
 احساناں بدے دکھ پچانے اس وابدلہ پایا
 وعدہ پورا کریں خدا یا تے آواز سنائی
 کہند ایہ آواز جنت دی آون جو نرائیں
 بیچ تر کول لیماں لیاوے اوہ تیر پوچھ آدے
 تائے گریہ زاری والی اک آواز سنائی
 مرور پھیا ایہ کی وحیا وحی دوزخ بتلایا
 کون بزرگ فرشتے بچھن جبرائیل بتائے
 کھول دتا دروازہ نکال ادب آداب سجایا
 علیؑ روح اللہ تے یحییٰ نبی نظر پھر آئے
 مرور جبرائیل محمد مرور تینوں رب وڈیائے
 ہر سی ستر ہزار ہر ہر منہ ہے سن ستر ہزارے
 جبرائیل نام کیا اس پھیا نبی سو ہارے
 اتنی اتنی دے سمناں نول کہے جیوں جس دتھائے
 کھول دتا دروازہ نکال سلام علیکم سنایا
 حضرت یوسف صالح دو نہاں ادب سلام سنایا
 ادیس نبی تھیں مل کر حضرت قدم اگیرے پایا
 ہو ملائیک سبجے سبجے چار منہ سمناں آئے

دو نہہ گئیال پر زیں انبر سن سرور نظری آیا
 نعمت بڑا اک انہاں آگے دیکھ حضور پچھایا
 سلام علیکم کہا سرور ملک الموتے تائیں!
 حکم خدا ملک الموتے او سے ساعت آیا
 جو پچھے بتلاویں اس نول میں تیرا کھستاندا
 وعلیکم اسلام نبی جی کہہ ادیوں بٹھلاں دا
 کیوں کر ماریں خلقاں تائیں پاک نبی فرمایا
 موت قریب جاں ہووے کوئی تے پہلاں چلی
 طرف سجی دہاں نکال مومن میں روح کراں
 مٹھ کپوں چار تسانوں لگتے پھر سرور فرمایا!
 تبھن کراں روح اس تھیں مومن سرور حالان
 کیتے مٹھ تھیں روح سنانق مشرک پھلے موبوں
 یمنوں میں خوش خبر سنانوں ایسے حبیب خدا سے
 تساد ی اُمت جان آسانی نکالیں بنا یا
 عزرائیل کہا تے وقتوں قدم اس جاؤں چایا
 تھیں کرن نول دوجی واری اس ی روح سدھایا
 اسمان پنجم دا پھر دروازہ سرور تائیں آیا
 پھر حضرت ہارون مے سن کرن سلام دعائیں
 خدا اسمان فرشتے کھولن بول سلام سادوں
 بعد سلاموں حضرت موسے سرور نول فرماون
 نیز درونی صورت اگول نظر فرشتہ آیا
 ڈرونی صورت گرد فرشتے اسے نظری آئے
 مالک نام فرشتہ دوزخ جبرائیل بتاوے

اک تھہ مشرق دوجا مغرب دیکھ تعجب پایا
 ایہ ہے ملک الموت فرشتہ جبرائیل بتایا
 پراوہ کار خیال اپنے دچہ لگا سندانائیں
 جواب سلام حبیب میرے نول بیہ تیرا کھنایا
 فرشتہ سن کر حکم الہی نظری دل پاندا!
 کہے نہ فرمت جہدا یمنوں پیدار ب کراندا
 اس کہا اس رکھ دیاں قتیال سبیا نہم لکھایا
 پتازرد ہووے دن نترتے گرد اتانوں ڈالی
 کیتھی طرف ٹالیکال دیواں جو کفار مٹھ کالے
 مٹھ نوری جو آگے میرا عزرائیل بتایا!
 تھے مٹھ تھیں او گنہاراں دی میں جان نکالان
 حکم لے تھیں کراں میں سختی سا تھا ہانڈے مھوں
 اُمت تیری اُپر رجب کیتے فضل زیادے
 جیوں لڑکا دودھ پیوے ماں تے اس ہنر نہ آیا
 مٹی لیون حضرت آدم میں دن دسم بنا یا!
 تیبھی دار حکم الہدی جان نکالن آیا!
 بعد دعا سلام ٹالیکال ادب حضور سجایا
 پھر اسمان چھیوندے درتے چنچے سرور سائیں
 پھر سرور نول حضرت موسے اگول نظری آون
 کہنا پاک خداوند تائیں اُمت نول بخشاون
 دو نہہ کندھیا لوجہ راہ برس داپاک نبی فرمایا
 سر دار دو عالم جبرائیلوں انہاں پنے پچھائے
 حکم الہدی دوزخیال نول ایہ مذاب پچھائے

بعد سلام دعاؤں سرور مالک نول فرمایا
 سانس ہر سال دوزخ دوزاری لیتا ہاڑتیا
 گئی سانسوں ہاڑ دو پہراں واگنی دی گئے
 بدلو رتوں میں کچھ پچھے حل دوزخ رکھ آ یا
 سرور دو عالم اب ستوں دے پچھے دروازے
 حضرت ابراہیم پیغمبر آگے نظری آ یا
 گئے انہاں تھیں سرور عالم فرشتہ ہور دسا یا
 جبرائیل تھیں پھر سرور اس داحال پچھایا
 بعد سلام جو ابوں رتوں حلت حال سناے
 اس جانی سرور دو عالم پڑھیال دور کتال
 اک دھپہ شہد شراب دوجے دھپہ تہے پانی آیا
 جو چائیں سو یوں سرور جبرائیل بتایا
 پیالہ پانی پیندول اُمت غرق گناہ ہوجاندی
 جے شراب پیالہ پیندول نشا اُمت نول چڑھا
 ساتھ پیالے جو دودھ پچھا گناہ اُمت ایہ رہا
 جبرائیل کہا اے سرور گزر چکا اوہ ویلا
 گھر گول جبرائیل وحی داسرور نظری آ یا
 سرور دو عالم تائیں کہا جبرائیل ویلے
 دعا کروتن میرے اندر اے سرور سرور ارا
 پچھا پچھے اس پل اُپر خود بیکلف اُٹھال
 اسرائیل خداے حکم لیا یا تخت نورانی
 پنج سو برس سال راہ پر پردہ پاک نبی فرمایا
 اگلے پاک نبی سے تائیں ربے شرط طایا

حال دوزخ دا ظاہر کرنا مالک آکھ سنایا
 سانس سرور تھیں دنیا اندر پیند حضرت پالے
 حال دوزخ سن سرور انبیارنگ گئے ہوجتے
 تال اس جانی فیرو بارہ میں نہ ذکر لکھایا
 بدھا کھول ملائیک ثوری کرن سلام آوازے
 بعد سلام دعاؤں دوزنہاں اک دوجے گل لایا
 گرسی اُپر بیٹھا ہویا چمکے نور سوایا
 ایہ رفوان داروقہ جنت جسرا ئیل بتایا
 ایہ بھی ذکر میں پچھے لکھیا پڑھے ہوشوق رکھا
 چار طرح دیاں چٹنیں پیالیں پچھیاں سوتال
 ہوتھا دودھ پیالہ بھریا پاک نبی فرمایا
 پیتا دودھ پیالہ سرور پھر جبرائیل سنایا
 جیکر شہد پیالہ پیندول محبت دنیا چاہندی
 تسال پیتا ہے دودھ پیالہ شوق اللہ دل کھڑا
 نہ دودھ من پہیلے دیساں سن کر سرور کہا
 ہن ہون تھیں نفع نہ ہوسی ہویا بدل کوٹلا
 سدرۃ المنتہی دے اندر قدم مبارک پایا
 حکم نہ مینول آگے جاوےن ہن سرور سیکھے
 پھر اظہر دوزخ دے اُپرے مشکل راہ بھارا
 اُمت تیری خواہش میری امن امان لکھاوا
 پردے ستر ہزار ہوا ہر دل رفت نور پھانی
 اسرائیل نبی سے تائیں لے گھر اپنے آ یا
 آگے سرور عالم اللہ نے فرمایا

فیلین اتارن چاہے حضرت کنیا عرش بانا
 عرش الہی اُپر سرور نظر مبارک پائی
 ممبر اک عظیم جو اہروں بائیں طرف دسا یا
 دانے ممبر میاں ہوراں الدیاک بتا یا
 بائیں جانب ممبر تیرا دوزخیال ول تیکتیں
 سر دار دو عالم تائیں سن کر خوت لے دچہ آیا
 رہی نہ دشت جس دم پیتا سرور پائی تائیں
 پدے ستر ہزار نورانی طے سرور جاں کیتے
 گور الہی ظاہر ہو یا سر سجھے دچہ دھریا
 دوست میرا میرے کارن تحفہ کیا لیا یا
 حکم ہو یا میں تیری خاطر چوراں ملن بنائے
 سر دار دو عالم سر دھر سجھ گیا اے رب باری
 گناہ تہائی اُمت تیری بخشاں کیا خفا سے
 اُدھے اوگن اُمت تیری بخشے رب فرمایا
 جہاں کاری صد قول کلمہ بڑھے کیا حق تعالیٰ
 کا قرمشک کرے نہ بخشاں دوزخ دیال نہراہیں
 شفاعت تیر یوں روز شہر چہ بخشاں دکنہاں
 سر دار دو عالم کہا خدا یا جے اک اُمتی میرا
 قسم مینوں ہے ذات تیریدی رافنی سول نایں
 توے ہزار کلام خدا دند ساتھ نبی دے کیتی!
 پاک خداوند نے فرمایا اپنی اُمت تائیں!
 سر رکھ سجھے سرور عالم کرے گرنے زاری
 رب العالم نے فرمایا روزے تن ہیمنے!

رب فرمایا سن جوڑیدے عرش اُپر چڑھا آنا
 ممبر تن سو بارال دتے طرف جو دا ہی آئی
 پچھیا سرور یا رب خالق راز انہاں کی آیا
 جنت بھی ہے ایسے جانب دوزخ بائیں آیا
 اوگن ہار جو اُمت تیری کر سفارش سکتیں یا
 ٹھنڈا مٹھا پائی اللہ حکمت نال پلا یا!
 بلکہ اول آخر سارا علم دتار ب سائیں
 قاب قوسین دے اندر تپے جام محبت پیتے
 سر دار دو عالم تائیں اللہ فیہ آوازہ کریا
 سرور کہا میں ہاں حاضر میرے بار خدا یا
 تنگ پیار یا جو قول چاہیں موڑیا تائیں جانے
 نہ نہ اُمت بخشیں میری عرض ایہاں بھاری
 اے رب بخشیں حضرت صاحب کیا فیہ دبلے
 بخشیں تجھی وار کہا پھر سرور نہ شرمایا
 میں اس بخش لوال کا بھانویں ہو گناہ نوالا
 مجھو یا یہ دونوں باتاں اُمت نول سمجھائیں
 رافنی کر سال تیر تیا میں کہا نال پیساراں
 ساتھ گناہوں گیا نہ جنت دوزخ کرے بسیرا
 جاں تک کر کے فضلوں استوں بخشیں نہیں بنایں
 راز نیانے امر ہی دی سب سمجھائی رہتی
 پنجہ نمازاں چھ ماہ روزے ہوئے فرض تہائیں
 کمزور اُمت نے عمر چھوڑی فرض نہ ڈا بھاری
 نیچی وقت نماز گزارو خالص نال یقینے!

دل و چہ سوچیا سرور عالم ہر دن پنج نماز ال
 پاک منزہ خالق عالم راز و لاندے جیسے
 تریہ روزے جو پنج نماز ال شوقوں پڑھے پڑھا
 یعنی کہن حال پاک محمد سرور نبی گرامی
 حضرت موسے کیہا عبادت کیسا حکم بتایا
 کیہا شکل امت اُپر اے سید سردار
 سن کر حضرت پاس خداوند پھر عرض سنا
 کلیم اللہ دے پاس آئے پھر دیا حکم رُبانا
 رب العالم رحمت عالم کر دے گفتار ال
 کلیم اللہ نول پاک محمد آپینغام سُنایا
 پاک محمد پاک خداوند اُکٹے ہوئے
 پاک خداوند تے تریہ روزے نماز ال پنج سُنایا
 حضرت موسے کیہا جانوں پھر مٹا اللہ پاس
 آدے شرم کہاں کی مٹا مٹا موسے نبی پیارے
 بھائیو کرو محبت دل دی حضرت موسے والی
 نور الہی نور محمد نوے ہزار کلاماں !
 تریہ ہزار کلام سبھاں نول کر کے ظاہر بتانی
 تریہ ہزار نہ کریں کیسے بھین بد از آدہ تیرا میرا
 کر سجدہ شکرانہ سرور رخصت ہوئے الہول
 کر کے سیر زمین اسماناں گھر تشریف لیاے
 اُٹھے وقت صبح دے سرور فجر نماز گزارے
 سن کر کیہا صدیق اکبر نے صبح رسول خداے
 ابو جہل سن ذکر معراج ہول سمیت اپنے ہمراہیاں

اک مہینہ روزے ہر دن رکھئے نال نماز ال
 فرمایا جو دے جینا اسال قبول کرانے
 پنجہ نماز ال چھ ماہ روزے اجر ساتھیں پاوے
 نبی موسے دے پاس آئیں وچہ ہوئے آکلامی
 پنجہ نماز ال چھ ماہ روزے پاک نبی فرمایا
 اچھے ویلا ہے فیر کہیں جا بوچہ خدا یا بھارا
 تن مہینے روزے پنجی وقت نماز ادائی
 کلیم اللہ نے کیہا شکل نول حضرت پھر جاتا
 ڈر پڑھ مہینہ روزے ہوئے وقت نماز ال رال
 سن کر حضرت موسے کیہا جانوں پھر فرمایا
 اچھے بھی مشکل امت اُپر حکم تساڈ اجوئے
 حضرت موسے پاس آئے پھرتے ہاتھ تکلایاں
 پاک محمد کیہا حضرت موسے ہن نہ جاسال
 کیہا کلیم میں اپنی امت ازمانی شکل کاہے
 اس حال دے پارول لکھوئے دے رب عالی
 آپس اندر کیتیاں تے نکل پائے انعاماں
 تریہ ہزار کہیں جس چاہیں قاصم الخالص پہچانی
 اسر قبول کیتا سرور نے جس وانشان اچیرا
 رقت تنگ کے سدرہ پینچے تے پھر اقصیٰ اول
 بستر گرم بوسے دائنڈا بل و انظری آسے
 اصحاباں نول ذکر معراج ہول کی حقیقت ہماری
 برحق نبیاں کل اصحاں پڑھن درود زیادے
 کہن ایہ جھوٹا طھاراں برسوں کے رات لگھتاں

کرن سوال جو بیت مقدس ڈٹھی ہے توں کیسی
سن کر پاک نبی دے اُپر بہت ایمان لیا ئے

سروار دو عالم کہندے ویسی ہے سی جیسی جیسی
اُوہ نہ نہیں جہناں دلال پر اللہ مہر لگائے

ذکر جنگ بدر و حیر کا

کہ تشریفوں وچہ بدینے سروار دو عالم آئے
پنجویں سالوں بدر الصغریٰ ایسے طرح جس برسے
انہاں جنگاں وچہ سروار عالم خود نہ گئے لڑائی
سبب لڑائی بدر الکبریٰ حکم الہی آیا
جمع ہوئے تیر سو مسلمان تھیں لے ایتھیاراں
ابو جہل خود لڑنے آئے لے کر فوج کفاراں
جنگ اُحد میں لیکھاں حوالا جیوں کر کتبوں پایا
اسلامی لشکر مسلح ہو کر ہر قاب نبی دے
تیر انداز زبیر عبد اللہ ساتھ تتر ہر اہلیاں
دو نہہ طرفاں تھیں لڑنے کارن لشکر کھٹے ہوئے
بھائی سے چمکائے وانگول پھر شمشیر چلاون
مسلم کافر خوبش اگڑ سن دیتوں صرف لڑائی
فوج اسلامی فوج کفاراں اُپر غالب آئی
لیا موقع فوج کفاراں اُپر چڑھے پہاڑے
وند مبارک سروار عالم دے پر پتھر لگایا
اک اصحابی یگ اپنی تھیں پونجھے خون حضوروں
پہی آواز کفاراں طرفوں ہوئے شہید محمد
مسلم فوج اُپر پھر کافر خوشیوں حملہ کرے
غم دی خبروں قتل ہوئے کھٹے کھٹے تھیں دھوکے

سال ہر دو جے وچہ بدر الکبریٰ جنگ کفاراں
پنجویں لڑایاں ہویاں بدین بھی وچہ تھوڑے عرصے
طریقے دین احکام سکھاون جیونکہ حکم خدائی
ہو سی فتح لڑو جنگ کافر لڑو غنیمت مائیے
اگے اک تتر اساک لو کافر گن شماراں
سمیت ہمراہیوں نریا کافر ستر کھاون ہاراں
ابوسفیان کفاراں لے کر لڑنے کارن آیا
ساتھ کفاراں لڑنے آئے جہناں نیک عقیدے
حفاظت لشکر جیل اُحد پر مسلم کرن نگاہیاں
اگڑ جے ول تیر چلاون ذرا نہ اٹک کھلے
اگڑ جے توں مارن کارن ذرا دنوع نہ کھاون
بھائی بھائی تھیں باپ بیٹے توں کوئے وانگھائی
بند پاک خداوند کیتی مسلم لوٹی پائی
کچھ شہید ہوئے کچھ زخمی مسلم لوگ پچارے
دند شہید گیا ہونوری خون ضرب تھیں وگا
ایر اوہ دند جو چودھلیاں طبقاں روشن کردا لڑوں
سن اصحاب کباب گئے ہو کارن دید محمد
مومن سن کر اس غم اندر لڑوں اگتے لڑے
کھٹے دل سروار عالم کے نہیں کھڑا لڑے

یا بھول دینا شہید ہوئے سن حضرت حمزہ عالی
 ہو رہی دو اصحاباں بولے لڑکے کرن مڑکالے
 عالی اصحاباں سرور عالم ظاہر نظری آئے
 دند شہید ڈٹھا جس ویسے جوش پئے پہ سینے
 مارے غرے پیگئے سارے کیتے قتل کفاسے
 یہاں پیارے عرض تمہارے دشمن کرساں ہارے
 ساتھ اشائے ذوالفقارے لڑکے کرن تہراک
 یار پیارے جادون والے کہن علی سردارے
 فتح نصیب ہوئی سرور نول دریا شکر بجایا
 سنت ہجری وچہ خیر دا جنگ کیتا ساتھ کفار
 شاہ نجاشی ہویا مسلمان صلح پارس تھیں ہوئی
 کفار خیر دے کثرت فوجاں لے مقابل آئے
 سرور عالم شاہ علی نول اپنے پاس بلایا
 لب مبارک اکتیں اندر سرور عالم پایا
 بہادر نامی فوج اسلامی بننا زور پایا
 و خیر نول شاہ علی نے ہتھیں پکڑاٹھایا
 داخل ہوئی توج قلعے وچہ فوج اسلامی ساری

کفاراں ظلموں لکڑے کیتی لاشاں نہاندے والی
 گن نکت ہتھ کٹن اوہ ظالم کافر لوگ رزلے
 دل مردہ پھر زندہ ہوئے سب غم دور ستائے
 آکھن بدلہ لال نراں یا چھوڑیے نہیں کیتے
 علی ہنیاسے حمزہ یارے ڈٹھے لڑکے چالے
 کر کے فالجے ستر مارے شاہ علی ابھارے
 دلدل چالے کردا بجائے کتے کافر ہارے
 نبی ہمارے کرن پکارے بس کریں اسے یارے
 لاش شہیداں پڑھے جہانے فیر انہاں فنا یا
 حج تھیں آئے سرور عالم جھنڈا کھیا طیارے
 بعد اس تھیں پھر سرور عالم فوج خیر نول سھوئی
 دوندہ طرفاں تھیں صفیاں سواراں برچھے تیر چلائے
 تے انہاندیاں دکھریاں اکتیں سرور نظری آیا
 صحت ہوئی پھر لڑنے کارن جاو حکم سٹایا
 کافر ڈر کر ڈرے قلعے وچہ پوپا ہند کر آیا
 قلعہ دیواراں کٹت گیاں سب بوہا دور ٹایا
 دتی فتح انہاں نول الدر ملی غنیمت بھاری

ذکر وفات سردار دو عالم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

دور کت عرفات گزارن سا تھا صحاب کہاں
 ایوم المکتب لکم حکم آخری آیا
 حج ادا کر کہن آیتہ شاہین حج نہاساں
 اک پل نہیں جدائی مشکل کیوں کتہر گزاراں

ذابح دی تاریخ اٹھویں تھے پاک محمد پیارے
 دین کامل ہویا تساو وحی پیغام لیا آیا
 سمجھ گئے سردار دو عالم دنیا چھوڑ سد ہاساں
 سن صحاب کریندے زاری کھن جاتل ناراں

صفر مہینہ دن بدھ واسے میمونہ گھر آئے
 پھر وچہ بھرے عائشہ بی بی سرور عالم اون
 سن انہاں دیاں آہیں سرور صبر کرد فرما سے
 پکڑ کندھے اصحاباں سرور مسجد اندر آئے
 مشتاقاں حالہ دیکھ نہی دا بھول بیٹہ برسائے
 با بھچا انہاں زندگانی نایاں جان اسادی ایہا
 اس نول تک تک کرے نہی ہر دم شوق سوا یا
 جال ایہ صورت ساٹے تاپاں ظاہر نظر نہ آوے
 نور الہی ایسے خاطر چوداں طبق بنائے
 اس ذمی تابعداری با بھول کوئی نہ بخش پائے
 سرور دو عالم کرن وصیت سب اصحاباں تاپاں
 حلال حرامزل نہی بدیوں واقف ہو گئے سارے
 حضرت ابو بکر نے کہہ راتیں خواب و سا یا یا
 سرور دو عالم کہہا بیوہ عائشہ خاتون ہونے
 عاصا عدل گیا ٹٹ خوابے عمر و بی فرمایا
 ورق قرآن اڑ بندے دیکھے خواب عثمان ستانی
 علی اسد اللہ خواب ستانی ڈھال گئی ٹٹ میری
 صدیقہ عائشہ خواب کہی پھرے رسول خدائی
 سرور دو عالم کہہا ایہا سفینہ میں نول آوے
 اہل البیت غمی تھی روندے ہوئے پریشاں سارے
 وچہ بیماری بھاری سرور پاس بلال بلایا
 قیامت سے دن حق اپنا کوئی میں تھیں ننگے تاپاں
 جنگ اُحد وچہ کمر میری پر چابک تساں لگایا

سر نول درد بخار بدن تے لہد پاک پڑھائے
 اہل نبی تک حال نبی دا گریہ زار کراون
 خالق خلقت ساری تاپاں ذائقہ موت چکھوے
 ابو بکر صدیق کھم تھیں جعبہ جماعت کرائے
 کہندے اچھے دیکھند ظاہر پھر کیا میں پھائے
 نہ کوئی ہو یا نہ کوئی ہو سی اس تھیں بعد ایہا
 مال پنیو خوش قبیلہ سارا اس تھیں گھول گھمایا
 کر کر یاد جدا یوں سر پئے وچہ ایس دیہا وے
 پاس بلا کر ایسے تاپاں بھید ساکے سمجھائے
 جنت اس دیاں یاراں خاطر دشمن دوزخ جائے
 حکم ہو جبہ پاک خداوند تھے کل تسا ہیں
 میری ال قرآن دوشہاں پر چلیو کر کے چائے
 کپڑا سرور عائشہ بی بی سرور ہوا اڑایا
 سن کر خواب تعمیر اصحابی زار و زاری روئے
 عاصا عدل میں کراں جدائی سرور پاک ستایا
 ورق قرآن میرا روح اڑسی سرور کہہا بھائی
 تعبیر کہی سرور دو عالم ڈھال بیساں میں تیری
 تحم اساتے گھر دا گریہ میں ڈاٹا گھبرائی
 دارشاہ تھیں خاوند اس دادار بقا نول جائے
 اسکن کیونکر زندہ رہاں ایس اس با بھو دیدے
 کہہا کہیں آواز اچی تھیں حق لہے میں آیا
 کہے عکاشہ سے سرور نول حق میرا دے جائیں
 اس چابک دا بدلہ دیو میرا مطلب آیا

سن اصحابی کہن عکاشہ خاطر سرور پیارے
 کہے عکاشہ بدلہ سرور نہیں کساں تھیں لیواں
 سرور دو عالم اپنی ہتھیں خود چاہک پکڑا یا
 اتار پیراہن سرور عالم کمرنگی پھر کیتی !
 چاہک چھڑ قدم پر گریا کہندادیدو معافی
 سرور کہیا عکاشہ تیں پر حرام دوزخیاں تاراں
 دوتا سچ ربیع الاول آہا پیر دیہاڑا
 شکل اعرابی ساتھ آہتہ بولے نرم کلاموں
 فاطمہ بی بی جنت خاتون کہندی لے اعرابی
 اودہ اعرابی کچھ نہ سن دا اودوں بولی جاندا
 حضرت کہیا جنت خاتون اس نول گھر میں بلاویں
 ایہ حورا ناں بیوہ کردا پختساں کرے تیمان
 عزرائیلے پاک نبی نول اسلام سٹنایا
 سرور دو عالم تیرے تائیں اللہ تے فرمایا
 سرور کہیا عزرائیلے لاکہ مرنی حق تعالیٰ
 سنواریا جنت تیری خاطر دوزخ سرور کراٹے
 کہیا سرور مرنی میری جو مرنی رب والی
 جبرائیل خدادے حکموں پاس نبی دے آیا
 پچھیا سرور بعد میرے نول اویں گے تائیں
 پہلی واری میردوجی پھر ترم ایتھوں لیجاواں
 برکت پنجویں چھویں سخاوت ستویں صدق تباہوں
 پھر اتار قیامت ظاہر ہون محبوب الہی !
 پھر فرمایا جبرائیل موت میںوں جاں آدے

چاہک مارا ساڈے تائیں حاضر ہوئے سائے
 سرور دو عالم کہن یاراں نول میں خود بدلا لیاں
 کہے عکاشہ کمرنگی میں جاں کساں چاہک لایا
 عکاشے مہر نبوت مجھی صاف دے دی تیتی
 دوزخ تھیں ڈر حیلہ کیتا لے عشرت نشانی
 زیارت مہر نبوت پاروں بخشے رب عفا لیں
 عزرائیل نبی دے درتے مجزوں کروا ہڑا
 تال بھی گد بھول کندھاں لرزن کیا پختہ کیا خا مول
 والد میرے ساتھ بیماری ہے بیہوش جیہا بی
 آواز اودہی سن وچہ بیہوشی ہوش نبی تے آندا
 ملک الموت آیا جبرائیل بیٹی سمجھاں پاویں
 بھائی وچھڑنے بھایاں نول حکموں رب رحماں
 وانگ غلام کھڑا ادب تھیں رب دا حکم بتایا
 پیار یا عمر چاہیں یا اوتان کیا ارادہ آیا
 کہیا ملک الموت کساڈے شوق اُس بٹنے والا
 حوراں غلمان چہڑیکال ہار شنگار لگائے
 اپنی خواہشوں اُس دی مرنی ساری عمر و طالی
 بعد سلام کہیا جو خواہش ہو لیں سخن سنایا
 جبرائیل کہیا دل داری آواں کہاں تساہیں
 چھٹی وار محبت کھڑساں چوتھی عدل اٹھاواں
 اٹھویں حلال علم نانوین دس برکت قرآن سنلاواں
 اسرائیل بھپکے کرتا ہے سب جگ ہون فناہی
 کون نہاے کفن پیناے جنازہ کون پڑھاوے

کس جگہ وچہ دفن ہوں دا حکم کیتا رہ سائیں
 عائشہ بی بی کفن پہناسی مدین جہانہ کرسی
 وقت اخیر سیر سروز عالم کرن وصیت لگے
 نماز زکوٰۃ ادائی گریو نہ یتیم ستا ہوا
 حاضر مجلس پاک نبوی سن دروا ندیاں گلاں
 اہل عیال نبی سے روتے دید چہاں ندگانی
 قاطمہ بی بی بیٹی سرور آہی بہت پیاری
 ماگ گھڑی ہے دیکھے تائیں چہ نہ دلتوں آسے
 سردار دو عالم کہیا بیٹی چھٹے ہتے تائیں !
 پھر پڑھیا عزرا پہلا کرسی کارے آیا
 آہ بیری سردار دو عالم تے پھر سخن سنایا
 ایسی ہی تکلیف من دی ہوسی اُمت میری
 فیرو کہیا سردار دو عالم عرض اُمت دینوں
 میری اُمت وقت نزعدے نہ تکلیف پچاویں
 محکم رہتے تھیں عزرا پہلے من فرمان سنایا
 اُس ہی ایسی جان نکالال کراں مثالوں ظاہر
 سردار دو عالم رحمت عالم عجزوں عرض سنایا
 وقت اخیر سیر کرن نصیحت کستوے میرے یار
 عرض کرن اصحاب نبی جی کدوں قیامت آسے
 انگل اشراں کرن دچاراں کوئی کہے اک سال
 کوئی کہے اشارہ انگل اللہ طرف کرا یا !
 سردار دو عالم شرق الاہول فیروز کچھ سنایا
 توری جہول روح نورانی کیتا فیرو کتارا

جیزرائیل کہیا نے سرور نہاوسے علی تسائیں
 دفن ہو سو وچہ عایشہ مجھ سے درود اُمت گل پڑھی
 حرام حلال پچھانیوں یارو نہیں تے شکل لگتے
 ہم سائیاں تے میرے تائیں تائیں سچ کرا ہوا
 گریو تزاری کرے ساسے کھا نما ندیاں سُلاں
 کیا کراں گے جلا نہ دتے ایہ چہرہ نورانی
 غش اتے غش ہین ڈٹھی جال پیوی موت تزاری
 کہے حیاتی میری بابل تین بن کیوں دیہاوسے
 آئیں گی میرے تائیں تانی چھوڑ سرائیں !
 عزرا پہلے اذن حضور سننے شہہ لکایا !
 معلوم ہوا جہول سننے میرے آپ پہاڑ رکھایا
 عزرائیل کہیا آسانی نکال رہا فرخ تیری
 تکلیف نزع دی جو سب تائیں یوں کھال تینوں
 اُمت پیاری تینوں جا میں نہ زایرات بھلاویں
 آیت الکرسی بعد نمازوں میں اک وار پڑھایا
 یتیم پتے وچہ منہ تھیں مائی سخن کدھ لیندی ہر
 خلیفہ اُمت میری دائل سونپاں تھہ خدا یا
 کینے تھکوں پاک کرو دل نہ ایمانن ہارو
 کچھ جواب نہ دتا حضرت انگل آپراٹھاسے
 کوئی کہندا اک ہزاراں برسوں کرن خیال
 یعنی خبر قیامت والی بھید اللہ نول آیا
 صرف توجہ اللہ طرفے اپنا آپ بھلا یا
 گورا ہی طرفے جاندا نور محمد مبارا

دیکھیا یاراں رہنیاں نہ سارا کہن کی ہویاں کاراں
 تون ہاراں میں غمخواراں دے گیوں لہج ہاراں
 پھیریاں تہاراں شہر بازاراں گیتاں نور نظاراں
 گریہ زاراں کرن ہزاراں ہوئے جان تہاراں
 روون ظہراں اندر باہراں جدایوں شاہ ایراراں
 پایاں واسہراں یاراں غلال صدیق اکبر سچیاں
 کار گزاراں ہوئے بیکاراں غمیاں باہجہ شماراں
 بہت کفاراں سمجھ اسراراں چھوڑے کفر انباراں
 رنگ تاراں ہوئے وساراں فہمیاں غم تلواراں
 لکھ اشعاراں رات نظاراں درد نہیں دوچاراں
 انا اللہ وانا الیہ راجعون پکاراں!
 ختم کتاب ہوئی رب فضلوں سب استوں و طیاتی
 اوگتہاریاں پر کر شفقت اپنا عشق لگاوتے
 میں کوئی بات نہ اپنی طرفوں چہر کتاب لکھانی
 کچھ تفسیر قرآنوں حالا کچھ اسلام کتابوں
 ہر عرفان کلام نرالی عامان سمجھ نہ آئے
 سمجھن والیوں کرو درستی بندہ ٹھکن والا
 سن انی سوچو فلسفہ بھائی انگریزی جاریہا
 اپنی عقل موافق بعضے لوکیں طعن کراون
 جواب آئندہ تیک قیامت میں نول خالق باری
 رواج زمانے دی گل کو گے دنیا نول خوش کریے
 پاک محمد سرور اہل پاک نسا لے!
 آیت حدیثوں اکثر عالم اپنی اپنی واری

واہ نہواراں تڑپیاں کر گیوں لاچاراں!
 گرن چہاراں جاناں واراں اے ساٹے سکاراں
 رحمت باراں تے گزاراں چلے گئے دلداراں
 آہاں ماراں کڈھن ساٹاں نلن جدایوں ناراں
 پیالی بیماریاں دیاں لاراں ہوش کئی ہوشیاراں
 عثمان بیاراں عمر جباراں حیدر ہے اقراراں
 جین ہاتھاراں اٹکل اشاراں چلے کہن مناراں
 شرم ساراں تے ایمانداراں لگتیاں بھراں لاراں
 در دیواراں کوہ حصاراں غم و پیر شاہ اسواراں
 واکھ جھلاراں ہنول ہاراں غم و پیر کرن کاراں
 غسل کفن دے پڑھن جتنا ہوئے رب تباراں
 زندگانی تدریسی دے کر عقل دماغے پائی
 ایسے دروں گزردے جس بحرول شعر ہوا
 زیادہ قصص اللامبیا و جہاں سے ایسے نقل کرائی
 شکستے جس دیکھے مشرکھول کتاباں بابل
 لکھی پیر قلندر کیسے جو بیوں فرماوے
 معانی منگاں فضلوں بخشے بیوں حق تعالیٰ
 نور ہدایت قصص نبیوں سی تہوں میں کہا
 کہندے بہت کتاباں ایسیاں بات نی کچھ ہوں
 طاقت دیرے تے کی بکھے باہجوں حکم غفاری
 لائق نہیں دتاواں تائیں پستے تھیں ڈریے
 انہی پاک کلام اتاری کل بست یا حال
 حکم خدا نے بکھے سنت نے جو کتاباں جاری

ہات ایہا ہور بات نہ کافی با اچھ رسول خدانے
 وقت او ہوجو وقت الہدو چہ گزرتے سو چکا
 علم عقل تندرستی دے کر جس انسان بنایا
 اگر اگر نور الہی دوسا کہتھوں آیا
 مال پیڑ شوقوں نور الہی میرا نام رکھایا
 لاج رکھیں تول نام اپنے دی تھیں کجہ میتوں
 غلطی نبیال ولیال دی وجہ تیرا را خدا یا
 چال تول بھٹے ہوئے بھٹے سرور عالم پارل
 وقت تڑہرے کلمہ طیب زبان لے رکھ جاری
 بس کہیں تول نہ دل کرو اپا اورک بس ہونی

بھاویں کل زمانہ لکھے اس دا انت نہ پٹے
 بے خبر ہوا اپنے آپوں ہو جائے یک رنگا
 حکم او ہرے وچہ جان جسم تول چاہیے شرح کرایا
 تجلا اپنا نور الہی وچہ نہرے چمکایا
 سمجھ گیا میں نام ایہ اس دار از جدول ہتھ آیا
 رحمت تھیں پا پر وہ او کن کھیں شہراں تینوں
 پان وسیلہ نبی محمد تول معاف کرایا
 میں مذہب دا بھی بن بی بخش طفیل اس پاروں
 اپنا آپ نہ یاد رہے میں عشقوں جا طرہ خماری
 بس ہون تھیں ہو بس پہلاں آخر قلم کھلونی

خاتمہ الکتاب بفضل خدا و ہا

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ

کتاب ہذا کے جملہ حق و حقوق حسب ضابطہ مصنف

سے حاصل کر لئے ہیں۔ کوئی صاحب طبع کرینکا

قصد نہ کرے۔

طالع
 اس

خط نور محمد اکبر کا

تھما بابا بھڑوں فلک نول کھلیریا
 حکمت نال پال دالے ہر جون جی
 بکھے کی صفت امدی گنہگار جی
 جہدے حق و حسد آیا لولاک ہے
 بکھے کی صفت امدی گنہگار جی!
 صدیق عمر عثمان حیدر قراروی
 بکھے کی صفت انہاں گنہگار جی
 بی بی فاطمہ دے دونوں لیرا عین تے
 بکھے کی صفت انہاں گنہگار جی
 کہہ کے حق باطل مٹایا اے
 کی کر سکتیں صفت او گنہسار یا

پہلا صفت رب دی میں لکھاں پیار یا
 خلقت پیدا کیتی اُس گونا گون جی
 پانی اُتے زمیناں نول دتا تار جی
 روجی نعت بکھتی میں رسول پاک ہے
 جہدی آشفاعت عاصیاں نول تاروی
 شان اعلیٰ اصحاب تے کباروی
 پھینا یا دین جنہاں جاناں نثار جی
 سلام لکھاں حسن حسین تے
 دونوں جنتاں دے سن سردار جی
 پیر پیراں دین نالے دا جوایا اے
 بس کر نور محمد پیکار یا

بطر زدیگرا

مار او داسی پور کیتھی سی ہو یا حال نسا نا
 پتوں وانگ جو یا تیرا ہے چھٹی اُس تے پائی
 دھن دھن بجاگ عاجز دے ہر دتی داد نصیبال
 میں بکھو نشانی اُس دے کولوں سینے نال لگایا
 کھلیا پھل وجود دے والا جامے و پیر نہ آوے
 اے پر چین قرار نہ آوے و پیر ذراں اسالوں
 عشق میرا و پیر ہر گناہے دیندا جوش ہلاکے
 عشق تیر نیچے کچھ کمانوں ڈاٹھی لانی کافی

وچھ حویلی کھڑا ہو یا سال میں چپ چاپ نما نا
 اپراں نول جلال دین تے آنو شخبر سنائی
 میں اُس کینا تلو بسم اللہ کیتا یاد غریبساں
 نواز شش نامہ کڈھا میں جلدی ہتھ میرے پکڑایا
 بڑی خوشی وچھ دل دے ہر تی بیان کیتا جاوے
 جلدی قلم دوات منگا کے لکھیا خط کسا نول
 نامہ اللہ دے من ہر ضروری دیوں درس پیارے
 فضول نہ سمجھیں ناری میری اے میر دل جانی

سارا قصہ وچہ عرقیے تحریر کراں میں مینوں
 لاہور شہر وچہ گیا ہیسال اے میرے دلدارا
 جس کارن میں گیا ہیسال نامے وڈا بھائی
 ڈر داوڑے بھائی گولوں کدھر سیر نہ جاواں
 صبح ہوئی جلال دین نے آپیغام سنائے
 مینوں بھی خط سداویں کہنے مخلص یارا گرم دا
 عوشی ہوئی سب عقل سن کے نامے حق ہمسایا
 میں کہہا ایسا میرے لے ایذا احسان بچھایا
 توارش نامہ تیرا جے کر پھسولوں بلدا مینوں
 مراد میری گل حاصل تھیندی غم اندوہ ونجیندا
 پھیند ہوئی کوئی رب صاحب دامن لے شکہ جانی
 میں بھی دعا کراں رب اگلے میرے دلدارا
 گل گانے دین دلبر کرے رحمت باراں

اک افسوس رہا اے دلبر ڈھانگا مینوں
 فروری می تارنخ اکھاٹی میں عاجز بے چارا
 ضروری کم آہا اک مینوں وچہ کپھری بھائی!
 آزار طبیعت بہت میری سی کی کجھ حال سناواں
 آخرا کم کپھریوں کر کے گھر لوں واپس آئے
 توارش نامہ آیا تیرے محسن تے محرم دا
 نال باواں سترلی عاجز پڑھ کر خط سنایا
 مینوں پھین لوکین سبھے ایہ خط کس نے پایا
 افسوس مذکور پھے جو لکھیا اوہا دوسال مینوں
 کر کے ڈھونڈ تھ تلاش تیری میں قدم بوسید کریندا
 پر منظور خدا کراں ایوں اے میرے دل جانی
 منگ ملاپ اللہ دے گولوں ہوئے میلنہارا
 صدقہ پاک محمد رتا جلدی میلیں یاراں!

دیگر نظمیں

مینوں بی قہمے من ہاڑا جلدی نال تاکید سچا دیوں
 لائیں وڈنبر و نترست کٹھی وچہ شہر لاہور سچا دیوں
 نور محمد ہیکر موت تیلیں جھیس کے انہوں جگا دیوں
 نال عقل شعور پھان لینا میرا یار خورشید و ماہ چھینے
 رسی نال کسے یار میرا حسن مائل تے کیردانا چھینے
 سبک بار دا حال اجاں سارا رو رو کے میں سنا چھینے

بالوسا دیار سدا واسطانی میرا خط لکھتے لکھا دیوں
 لگے جان دیال لول سو مہا ہوگ ڈنر باہر آواز بگا دیوں
 کئے سٹیو پھال حق پریت آسے سبھا رتہ لول انہوں کھار
 نکل لکھی میں مول میں سجانندی کسے سطور دیان تیا چھینے
 شہوانس دی کدی دن چون پختہ تیرا دیان تیا چھینے
 قدم بوسی کریں ہولوں سجانندی میرا سلام عا چھینے

کے گل دا کریں لگانا میں تیرا سان باغیاں خدا چھینے

نور محمد نے کیتی عرض جپھری تھو بھکے دین تیا چھینے

بطرز دیگر

احقر عباد احقر میکین مجھے کراں عرفی رہا پیار یا او
 رحمت شوق وصال ہی باگشت کراں عادلہ اریا او
 اک جان ازل سے تنگ کتی دہا عشق و غم ستارہا او
 اُسدی بزدی عید و چہان دیاں بہم نیال دیکھ رہا او

بیمار ہوں کر کے ہوئی براتی سال منوں پہل ساریا او
 تیرے مجھدی گوجہ گھر مراد میں دید علی غموار یا او
 مے نور محمد انور الہی با محمد دیدی سوزا گھارہا او
 بھاری پریت دی جس سے گلے اندر بھجن کئی رہا یا او

بطرز دیگر

گوریا سیال سارا صحت نہیں مہول ہوئے ایسا آکے کیتا مینوں کھانسی ہے لاچار جی !
 دیدیاں تے حکیمان کنیاں کوڑوں ہاں علاج کردارہا قییاں تے خلا ہاں نال دتا انہاں جی
 زوقا تے بٹھی کئی دیو ندے پکا مینوں ہور شیرے شربت مینوں دیو ندے ہرارجی
 چاندی تے فولاد کئی کھا دنے لول مار دیندے کھانسی نہیں کوئی کہے ہور ہی ازارجی
 سن کے حکیمان دیاں گلال میری جان جاوے غم نال جاوے میرا جین تے قسراجی
 نور محمد نے احوال سارا بکھیا ہے عارف سے واجدے نال رات دنے رہندا ہے ہمسار جی

بطرز دیگر

گھریا لے دھیرہ لیش میری اصلی پتہ ٹکاتا
 تحصیل قصور لاہور ضلعے دھیرہ سن اسے میر پیار
 اصلی پتہ نشان تھانوں بکھڑتا میں سارا

ڈاک خانہ بھی دھیرہ گھریا لے تینوں صبح سنانا
 منشی نور محمد مینوں کہندے کوئیں ساکے
 دھیرہ جواپ ضروری خط دالے میرے دلدارا

کتاب خانہ شرف الرشد شاہکونٹا ضلع شیخوپورہ
 مغربی پاکستان

(۱۵۹)

قصص الانبیاء

قصص الانبیاء

(منظوم)

مصنفہ

مولوی نور الہی صاحب چک ۶۵۹ ضلع لائل پور

ناشر

کتاب خانہ مشرف رشید شاہ کوٹ

قیمت ۳ روپے ۵۰ پیسے